فتنوں اور علاماتِ قیامت کی کتاب

اردو ترجمہ

كِتَابُ الفِتَنِ وأشرَاطِ السَّاعَةِ

مِن

الجامع الكامل

تالیف: أ۔ د۔ محمّد عبد الله الأعظمي
(المَعروف بِالضِّياء) رحمه الله

أستاذ الحَديثِ الشّريف وعَميد كلية الحَديث
بالجامعة الإسلامية في المَدينة المنوّرة سابقًا والمُدرّس في المسجد النبوي

دار ابن بشير
للبحث والتحقيق

فتنوں اور علاماتِ قیامت کی کتاب

اردو ترجمہ

كتاب الفتن و أشراط الساعة

من الجامع الكامل

تالیف

محدثِ مدینہ ڈاکٹر محمد عبداللہ اعظمی رحمہ اللہ (المعروف بالضیاء)

ترجمہ

حافظ تنویر الاسلام حفظہ اللہ

اشاعت .... اکتوبر 2022ء

دار ابن بشیر للبحث والتحقیق

حسین خانو الا ہتھاڑ

تحصیل و ضلع قصور، پنجاب۔ پاکستان

+92 302 4056 187

Email: ialhusainwy@gmail.com Web: www.ihitrust.com

فہرست مضامین

فتنوں کے متعلق من جملہ روایات کا بیان

جملہ احادیث کا بیان جو قیامت کی چھوٹی علامات کے بارے ہیں

احادیث میں قیامت کی عظیم نشانیوں میں جن چیزوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، ان کا مجموعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

الحمدللّٰه والصلاة والسلام علی رسول اللّٰه اما بعد :

جو انسان اخلاص کے ساتھ اپنے آپ کو دین اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دین کی خدمت کے لئے ضرور چن لیتا ہے۔ ہمارے دور کی بہت بڑی مثال میری نظر میں فضیلۃ الدکتور المحدث محمد عبداللہ الأعظمی رحمہ اللہ ہیں۔ کہ ایسے عظیم شخص جو ہندو گھرانے میں پیدا ہوئے، اسلام لانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے لیے اس قدر مخلص ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں دنیا کی عظیم یونیورسٹی جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخلے کے اسباب مہیا فرمائے۔ پھر وہ وقت بھی آیا کہ اسی جامعہ اسلامیہ کے کلیہ حدیث کے ڈین بھی رہے، پھر مسجد نبوی کے مدرس جیسا عظیم منصب بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تحقیق وتصنیف کے میدان میں انھیں ایسی توفیق عطا فرمائی کہ بیس سے زائد بے مثال اور منفرد کتب لکھیں۔ فوت ہوئے تو مسجد نبوی میں نماز جنازہ ادا کیا گیا اور بقیع الغرقد میں صحابہ کرام اور محدثین کے مابین دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ۔ ہم سب کے لیے اس میں نصیحت ہے کہ ہم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لیے مخلص کر لیں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی خیر و برکت والی مثالی زندگی عطا فرمائے گا۔ ان شاء اللہ

محدث اعظمی رحمہ اللہ کی کتب کی اشاعت:

مجھ فقیر کے لئے یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محدث مدینہ، ڈاکٹر محمد عبداللہ اعظمی رحمہ اللہ، المعروف بالضیاء جیسی عظیم شخصیت سے رابطہ کروایا، اور ان کی عظیم کتاب الجامع الکامل (انیس جلدوں کی اشاعت میرے فقیر کے مقدر میں آئی) اور دیگر کتب کو شائع کیا، مختصر تفصیل پیش خدمت ہے۔

1: الجامع الکامل طبع دوم (19 جلدیں) عربی مطبوع

2: مجموعة الرسائل عربی۔ اس میں محدث اعظمی کے تیرہ رسائل کو جمع کر کے شائع کیا۔ (مطبوع)

3: المدخل من الجامع الكامل (عربی مطبوع)

4: كتاب الطهارة من الجامع الكامل (عربی مطبوع)

5: كتاب الجنائز من الجامع الكامل (عربی مطبوع)

6: كتاب الفتن من الجامع الكامل (اردو مطبوع)

7: كتاب الادب العالی من الجامع الكامل (اردو مطبوع)

8: مختصر الجامع الكامل (3 جلدیں) عربی تکرار کے بغیر اور ہر مسئلہ میں صرف ایک حدیث لی گئی ہے۔ (زیر طبع ہے)

9: قرآن انسائیکلو پیڈیا (اردو مطبوع)

ایک یہ بھی عزم کیا تھا کہ محدث مدینہ کے حالات پر مفصل کتاب مرتب کرنی ہے۔ الحمدللہ وہ بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی اور (ہندو سے محدث مدینہ بننے تک کا سفر) شائع کی۔ محدث اعظمی کے مفصل حالات اور ان کی کتب کا منہج وتعارف راقم نے اپنی اس کتاب میں تفصیل کے ساتھ لکھ دیا ہے۔ ہماری یہ کتاب تین سو صفحات پر مشتمل شائع ہوچکی ہے۔ الحمدللہ۔ تفصیل کا طالب اس کی طرف رجوع کرے۔ بعض ساتھیوں نے توجہ دلائی کہ کتاب الفتن بھی الگ شائع کریں، پہلے اصل الجامع الکامل سے عربی میں شائع کرنے لگے تھے اس پر کام شروع کیا ہی تھا کہ پبلک کا خیال ذہن میں آیا اور دار ابن بشیر کی لجنہ نے اس کے اختصار کو اردو میں طبع کرنے کا فیصلہ کیا۔ تو تلخیص الجامع الکامل سے کتاب الفتن کا انتخاب کیا اور اس کے اردو ترجمہ کے لئے ہم نے ماہر دینی علوم، فضیلة مآب، شیخ تنویر الاسلام حفظہ اللہ فاضل مرکز التربیۃ الاسلامیہ فیصل آباد کا انتخاب کیا۔ الحمدللہ موصوف نہائت محنت سے کتاب کا سلیس اردو ترجمہ کیا۔ فجزاه الله خيرا۔

اللہ تعالیٰ اس مبارک کتاب کو ہماری محبوب شخصیت محدث اعظمی رحمہ اللہ، مترجم اور دار ابن بشیر کی لجنہ کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

آپ کا بھائی

ابو رميثه ابراهيم بن بشير بن يعقوب بن عمر الحسينوى

2022-9-23ء

كتاب الفتن و أشراط الساعة

جموع ماجآء فی الفتن
فتنوں کے متعلق من جملہ روایات کا بیان

باب المبادرةِ بالأعمال قبل ظهور الفتن
فتنوں کے ظاہر ہونے سے پہلے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرنے کا باب

15705...... ((عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ، یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِی كَافِرًا، أَوْ یُمْسِی مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ كَافِرًا، یَبِیعُ دِینَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْیَا))

صحیح : رواه مسلم: 118 .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان فتنوں سے پہلے پہلے جو تاریک رات کے حصوں کی طرح (چھا جانے والے) ہوں گے، (نیک) اعمال کرنے میں جلدی کرو۔ (ان فتنوں میں) صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر یا شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر، وہ اپنا دین (ایمان) حقیر دنیوی سامان کے بدلے میں بیچ دے گا۔''

15706...... ((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَكُونُ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ فِیهَا مُؤْمِنًا وَیُمْسِی كَافِرًا، وَیُمْسِی مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ كَافِرًا، یَبِیعُ أَقْوَامٌ دِینَهُمْ

بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا))

[حسن] سنن الترمذی: 2197- وابو یعلیٰ (4260) والحاکم (4/438-439

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے تاریک رات کی طرح فتنے (ظاہر) ہوں گے، جن میں آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا، شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا، کچھ لوگ بہت کم دنیاوی ساز و سامان کے بدلے اپنا دین فروخت کر دیں گے۔''

باب ان السعیدمن جنب الفتن

وہ شخص خوش بخت ہے جو فتنوں سے بچا لیا گیا

15707...... ((عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: اَيْمُ اللّٰهِ، لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، وَلَمَنْ ابْتُلِیَ فَصَبَرَ فَوَاهًا))

صحیح: رواہ ابوداود: 4263 .

سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''بلاشبہ انتہائی خوش بخت ہے وہ انسان جو فتنوں سے بچا لیا گیا۔ بڑا خوش بخت ہے وہ انسان جو فتنوں سے بچا لیا گیا، بڑا خوش بخت ہے وہ انسان جو فتنوں سے محفوظ رہا۔ اور جو شخص فتنوں میں مبتلا کیا گیا، پھر اس نے صبر کیا تو اس کا کیا ہی کہنا۔''

شرح الحدیث:...... علامہ ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمٰن اعظمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: واھا؛ یہ کلمہ گزری ہوئی چیز پر کف افسوس، رنج اور بطور حسرت کے مستعمل ہوتا ہے۔ بسااوقات یہ کلمہ کسی چیز کے متعلق تعجب کا اظہار کرتے ہوئے بھی بولا جاتا ہے۔

15708...... ((عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: مَا آمَنُ عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ الَّذِی

سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: لَقَلْبُ ابْنِ آدَمَ أَسْرَعُ تَقَلُّبًا مِنَ الْقِدْرِ إِذَا اسْتَجْمَعَتْ غَلَيَانًا))

حسن: رواه ابن ابی عاصم فی السنة(226)، والطبرانی فی الکبیر، (253/20)

سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کہتے: میں کسی پر بھی بے خوف نہیں رہا(ہر ایک کے بارے خوف ہے) رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سننے کے بعد کہ آپ نے فرمایا: ''ابن آدم کا دل الٹ پلٹ ہونے میں بھری ہوئی ہنڈیا سے زیادہ جوش مارتا ہے۔''

15709...... ((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ : سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ حَتَّى أَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ، فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: لاَ تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي، فَأَنْشَأَ رَجُلٌ، كَانَ إِذَا لاَحَى يُدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ:أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ، إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، حَتَّى رَأَيْتُهُمَا دُونَ الْحَائِطِ فَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ هَذَا الْحَدِيثَ عِنْدَ هَذِهِ الآيَةِ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدة:101]

متفق علیه، رواه البخاری (7089)، ومسلم: (2359)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:لوگوں نے نبی ﷺ سے سوالات کیے اور جب سوالات کرنے میں مبالغے سے کام لیا تو آپ ایک دن منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ''آج تم مجھ سے سوال بھی کرو گے میں تمہیں اس کا جواب دوں گا۔ پھر میں دائیں بائیں دیکھنے لگا تو ہر شخص اپنا سر اپنے کپڑے میں لپیٹ کر رو رہا تھا۔ آخر ایک شخص نے خاموشی توڑ دی۔ اس کا جب کسی سے جھگڑا ہوتا تو اسے اس کے باپ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کی

طرف منسوب کیا جاتا۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میرا والد کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تیرا والد حذافہ ہے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: ہم اللہ پر اس کے رب ہونے کے اعتبار سے، اسلام پر اس کے دین ہونے کے لحاظ سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ ہم برے فتنوں سے پناہ مانگتے ہیں۔ تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے خیر وشر جو آج دیکھی ہے، اس جیسی کبھی نہ دیکھی تھی۔ میرے سامنے جنت اور دوزخ کی صورت کو پیش کیا گیا یہاں تک کہ میں نے ان دونوں کو دیوار کے قریب دیکھا۔“ حضرت قتادہ نے کہا: یہ حدیث درج ذیل آیت کے ساتھ ذکر کی جاتی ہے۔ ایمان والو! ایسی چیزوں کے متعلق سوال نہ کرو اگر وہ تمہارے لیے ظاہر کردی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔“

15710...... ((عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ، مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوا: نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، قَالَ: تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوا: نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ)

صحيح: رواه مسلم: 2867

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمام فتنوں سے جوان میں سے ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اللہ کی پناہ مانگو۔ سب نے کہا: ہم فتنوں سے جو ظاہر ہیں اور پوشیدہ ہیں اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگو۔ سب نے کہا: ہم دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔“

باب الإبتعاد عن مواقع الفتن

فتنوں کی جگہوں سے دور رہنے کے متعلق باب

15711...... ((عَنْ أَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ

بِهَا شَعَفَ الجِبَالِ وَمَوَاقِعَ القَطْرِ ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الفِتَنِ))

صحيح: رواه مالك فى الاستئذان(16) والبخارى : 7088 قوله: شعف الجبال؛ شعفة كل شىء : أعلاه۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ وقت قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جنہیں وہ لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش برسنے کی جگہوں پر چلا جائے گا۔ وہ فتنوں سے اپنے دین کو بچانے کے لیے (آبادی سے) بھاگ نکلے گا۔''

فائدہ:...... پہاڑ کی چوٹی کو شعف کہتے ہیں، ہر چیز کی بالائی سطح کو بھی شعف کہا جاتا ہے۔

15712...... ((عَنْ أَبِى سَعِيدِ الخُدْرِىِّ ، قَالَ: جَاء أَعْرَابِىٌّ إِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَىُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ، وَرَجُلٌ فِى شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ: يَعْبُدُ رَبَّهُ ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ))

متفق عليه ، رواه البخارى: 6494۔ ومسلم: 1888

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کونسا شخص سب سے اچھا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ آدمی جو اپنی جان ومال کے ذریعے سے جہاد کرے، دوسرا وہ شخص جو کسی گھاٹی میں اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔''

15713...... ((عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَظَلَّتْكُمْ فِتَنٌ ، كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، أَنْجَى النَّاسِ مِنْهَا صَاحِبُ شَاهٍ يَأْكُلُ مِنْ رِسْلِ غَنَمِهِ ، أَوْ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ الدُّرُوبِ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ يَأْكُلُ مِنْ فَىْءِ سَيْفِهِ))

حسن: رواه الحاکم 92/2، 93

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم پر فتنے اس طرح سایہ فگن ہوں گے جیسا کہ اندھیری رات کا حصہ ہوتا ہے، لوگوں میں سب سے زیادہ فتنوں سے نجات وہی شخص پائے گا جو بکریوں کا مالک ہوگا، وہ اپنی بکریوں کے ریوڑ سے کھاتا ہو، یا وہ نجات پائے گا جو پہاڑوں کے تنگ راستے کے پیچھے رہتا ہو، اپنے گھوڑے کی لگام کو پکڑے ہوئے اُس کی سائے کی جگہ سے کھائے، (تھوڑی جگہ پر گزارہ کرلے۔)

باب الصبر عند الفتن

فتنوں کے زمانے میں صبر کرنے کا باب

15714...... ((عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الحَجَّاجِ، فَقَالَ: اصْبِرُوا، فَإِنَّهُ لاَ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ، حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))

صحيح: رواه البخاري: 7068

سیدنا زبیر بن عدی رحمہ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حجاج سے پہنچنے والی تکلیفوں کی شکایت کی۔ انہوں نے فرمایا: ''صبر کرو کیونکہ بعد میں آنے والا دور پہلے دور سے بدتر ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جاملو۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔''

باب أسباب النجاة من الفتن

فتنوں سے نجات پانے کے اسباب کا بیان

15715...... ((عَنِ الْعِرْبَاضِ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ،

ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ فَقَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ، تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ))

حسن: رواه أبو داود:(4607)، وأحمد (17145)، وصحّحه ابن حبان (5)، والحاكم (1/97)

سیدنا عرباض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف منہ کر لیا اور وعظ فرمایا، بڑا ہی بلیغ اور جامع وعظ، ایسا کہ اس سے ہماری آنکھیں بہہ پڑیں اور دل دہل گئے۔ ایک کہنے والے نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو گویا الوداعی وعظ تھا، تو آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ فرمایا: "میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کیے رہنا اور اپنے حکام کے احکام سننا اور ماننا، خواہ کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ بلاشبہ تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہا وہ بہت اختلاف دیکھے گا، چنانچہ ان حالات میں میری سنت اور میرے خلفاء کی سنت اپنائے رکھنا، خلفاء جو اصحاب رشد و ہدایت ہیں، سنت کو خوب مضبوطی سے تھامنا، بلکہ ڈاڑھوں سے پکڑے رہنا، نئی نئی بدعات و اختراعات سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا، بلاشبہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

15716...... ((عَنْ أَبِي وَاقِدٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَنَحْنُ جُلُوسٌ عَلَى بِسَاطٍ: إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ قَالُوا: كَيْفَ نَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَرَدَّ يَدَهُ إِلَى الْبِسَاطِ فَأَمْسَكَ بِهِ قَالَ: تَفْعَلُونَ هَكَذَا، وَذَكَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا أَنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ فَلَمْ يَسْمَعْهُ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ مُعَاذٌ: تَسْمَعُونَ مَا يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا: مَا قَالَ؟ قَالَ: يَقُولُ: إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ ، قَالُوا: فَكَيْفَ لَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ أَوْ كَيْفَ نَصْنَعُ؟ قَالَ: تَرْجِعُونَ إِلَى أَمْرِكُمُ الْأَوَّلِ))

صحيح: رواه الطحاوى فى شرح المشكل (1184)، والطبرانى فى الكبير 4344/20 .

سیدنا ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: ہم ایک چٹائی / بچھونے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”عنقریب فتنے رونما ہوں گے۔ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! تب ہم کیا کریں؟ تو آپ نے کہا: کہ آپ نے اپنا دست مبارک چٹائی کی طرف لوٹایا اور اُسے پکڑ کر فرمایا: تم اس طرح (فتن کے زمانہ میں) کرو، یعنی گھروں کو لازم پکڑ لو۔ پھر ایک دن رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو مخاطب کرتے ہوئے ذکر کیا: عنقریب فتنے رونما ہوں گے۔ لیکن اس بات کو (متوجہ ہو کر) زیادہ لوگوں نے نہ سنا، تو سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگو! کیا تم نے سنا جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے؟ حاضرین نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ عنقریب فتنے رونما ہوں گے۔ اس کے بعد صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے کیا حکم ہے یا ہم (ایسے حالات میں) کیا کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے پہلے معاملے کی طرح (کتاب وسنت) کی طرف واپس پلٹ آؤ۔“

15717...... ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ ذَكَرَ الْفِتْنَةَ، فَقَالَ :إِذَا رَأَيْتُمُ النَّاسَ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ، وَخَفَّتْ أَمَانَاتُهُمْ، وَكَانُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، قَالَ: فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: كَيْفَ أَفْعَلُ عِنْدَ ذَلِكَ، جَعَلَنِى اللّٰهُ فِدَاكَ؟ قَالَ: الْزَمْ بَيْتَكَ، وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَدَعْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ))

حسن: رواه ابو داود:4343۔ وأحمد: 6987

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم دیکھو کہ لوگ اپنے عہد و مواعید میں بیوفائی کرنے لگے ہیں، امانتوں کا معاملہ انتہائی خفیف اور ضعیف ہو گیا ہے (لوگ خائن بن گئے ہیں) اور ان کی آپس کی حالت اس طرح ہو گئی ہے۔ اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے کے اندر ڈال کر دکھایا (اختلافات بہت بڑھ گئے ہیں) عبداللہ کہتے ہیں کہ میں اٹھ کر آپ کے قریب ہو گیا اور عرض کیا: اللہ مجھے آپ پر فدا ہونے والا بنائے۔ میں ان حالات میں کیا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھر کو لازم پکڑنا، اپنی زبان کا مالک بن جانا (خاموش رہنا) اور نیکی پر عمل کرنا اور برائی سے بچنا اور اپنی ذات کی (اصلاح کی) فکر کرنا اور عام لوگوں کی فکر چھوڑ دینا۔''

15718 ...... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَنْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ إِذَا بَقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ؟، قَالَ: وَذَاكَ مَا هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ذَاكَ إِذَا مَرِجَتْ أَمَانَاتُهُمْ وعهودهم، وصاورا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، قَالَ: فَكَيْفَ بِي يا رسول الله؟ قالَ: تَعْلم مَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَتعملُ بِخَاصَّةِ نفسك، وَتَدَعُ عَوَامَ النَّاسِ))

حسن: رواه ابن حبان: 5950

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اے عبداللہ! تمہارا کیا حال ہو گا اگر تم گھٹیا لوگوں میں زندہ رہے؟ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ گھٹیا لوگ کون ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ وقت ہو گا جب لوگوں کی امانتوں اور وعدوں میں کھوٹ آجائے گا، اور لوگ اسی طرح ہوں گے۔ پھر آپ نے اپنی دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے کے اندر ڈال کر دکھایا۔ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایسے حالات میں میرے لیے کیا حکم ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نیکی پر عمل کرو اور برائی سے بچو اور خاص کر اپنی ذات کی (اصلاح کی) فکر کو لازم پکڑ اور عوام الناس کی فکر

چھوڑ دینا۔“

فائدہ:...... آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ اپنے گھر کو لازم پکڑ، اس کا مطلب ہے کہ فتنہ میں شرکت نہ کرو، لیکن آدمی کے لیے کاروبار زندگی اور دیگر ضروریات کے لیے گھر سے نکلنا جائز ہے۔ اس حدیث میں فرض نماز اور جمعہ کے اجتماعات میں شریک ہونے کی نفی نہیں ہے، جس طرح کہ بعض جاہل لوگوں نے سمجھا ہے، جنھوں نے اپنے لیے یہود ونصاری کی طرح خاص جگہ، خانقاہیں اور گرجے بنا رکھے ہیں یا ہندوؤں کی طرح پہاڑوں اور غاروں میں گوشہ نشینی اختیار کر رکھی ہے۔

من تمسك في الفتنة بعشر مايعلم فقد نجا

جس شخص نے فتنوں میں اپنے علم کا دسواں حصہ بھی پکڑ لیا، وہ فتنہ سے نجات پا گیا

15719...... ((عَنْ أَبِي ذَرٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ عُلَمَاؤُهُ كَثِيرٌ، خُطَبَاؤُهُ قَلِيلٌ، مَنْ تَرَكَ فِيهِ عُشَيْرَ مَا يَعْلَمُ هَوَى، أَوْ قَالَ: هَلَكَ، وَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقِلُّ عُلَمَاؤُهُ وَيَكْثُرُ خُطَبَاؤُهُ، مَنْ تَمَسَّكَ فِيهِ بِعُشَيْرِ مَا يَعْلَمُ نَجَا))

حسن: رواه احمد: 21372

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ایک ایسے زمانے میں ہو کہ اس میں علماء کثرت سے ہیں اور خطباء بہت کم تعداد میں ہیں۔ اس کے باوجود جس نے اپنے علم کا دس فیصد بھی ترک کیا وہ گمراہ ہوا یا فرمایا: وہ ہلاک ہو گیا۔ لیکن عنقریب لوگوں پر ایک وقت آئے گا جس میں علماء کم اور خطباء بہت زیادہ ہوں گے۔ جس شخص نے اس زمانے میں اپنے علم کا دسواں حصہ بھی پکڑ لیا یعنی عمل پیرا ہوا تو وہ نجات پا گیا۔“

باب التثبت فی الأ خبار من أسباب النجاة من الفتن

خبروں کی تصدیق کرنا،فتنوں سے نجات کے اسباب میں سے ہے

15720...... ((عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَال، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَان دَجَّالُون كَذَّابُونَ، يَأْتُونكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ، وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ، لا يُضِلُّونكُمْ، وَلَا يَفْتِنُونكُمْ))

صحيح: رواه مسلم فی المقدمة: 6، 7

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آخری زمانے میں (ایسے) دجال (فریب کار) کذاب ہوں گے جوتمہارے پاس ایسی احادیث لائیں گے جوتم نے سنی ہوں گی، نہ ہی تمہارے آباء نے۔تم ان سے بچ کر دور رہنا، (کہیں) وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔''

باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن وفي كل حال

فتنوں کے ظاہر ہونے کے وقت اور ہر حال میں مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا واجب ہے

15721...... ((عَنْ حُذَيْفَةَ بْنَ الیَمَان، يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِی، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا كُنَّا فِی جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهَذَا الخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَم قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: قَوْمٌ يَهْدُونَ

بِغَيْرِ هَدْيِي ، تَعرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ: فَهَل بَعْدَ ذَلِكَ الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ ، دُعَاةٌ عَلى أَبْوَابِ جهنَّم ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا ، قَالَ: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا ، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ المُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلاَ إِمَامٌ؟ قَالَ: فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الفِرَقَ كُلَّهَا ، وَلَوْ أَنْ تَعضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ ، حَتَّى يُدْرِكَكَ المَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ))

مفتق عليه: رواه البخاري: 7084- ومسلم : 1847

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں اس ڈر سے شر کے متعلق سوال کرتا تھا کہیں میری زندگی ہی میں شر پیدا نہ ہوجائے ، چنانچہ میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جاہلیت اور شر کے دور میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس خیر سے نوازا تو کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ آئے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں: ہاں، لیکن اس میں کچھ دخن ہوگا۔ میں نے پوچھا: اس کا دخن کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ لوگ ہوں گے جو میرے بتائے ہوئے طریقے کے برعکس چلیں گے۔ ان کی کچھ باتیں اچھی ہوں گی اور بعض باتوں میں تم برائی دیکھو گے۔ میں نے پوچھا: کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا دور آئے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، جہنم کے دروازوں پر اس کی دعوت دینے والے لوگ ہوں گے۔ جو ان کی دعوت قبول کرے گا وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے ان کی صفات میں بیان کردیں۔ آپ نے فرمایا: وہ ہمارے ہی جیسے ہوں گے اور ہماری زبانوں میں گفتگو کریں گے۔ میں نے پوچھا: اگر مجھے اس دور سے واسطہ پڑے تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم اس وقت مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑنا۔ میں نے کہا: اگر مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور نہ ان کا امام ہی ہو تو؟ آپ نے فرمایا: ایسے حالات

میں تمام فرقوں سے الگ رہو، اگرچہ تجھے درخت کی جڑیں چبانا پڑیں یہاں تک کہ اسی حالت میں تمہیں موت آجائے۔"

شرح الحدیث:...... علماء کرام نے حدیث حذیفہ کی مختلف شروحات اور تفصیلات بیان کیں ہیں، جن میں سے بہترین درج ذیل ہیں:

(1) حدیث میں خیر سے مراد عہد نبوی، خلفاء راشدین اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا زمانہ خلافت ہے۔

(2) پھر اس خیر کے بعد شر آنے میں خلیفہ راشد سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے آثار کی طرف اشارہ ہے۔ پھر اس شہادت کے بعد جو حوادثات پیش آئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: ((هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الخَيرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ)) کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا دور آئے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، جہنم کے دروازوں پر اس کی دعوت دینے والے لوگ ہوں گے۔ اس سے مراد اہل بدعت اور گمراہ لوگ ہیں۔ پھر اس شر کے بعد خیر آنے سے مراد سیدنا عمر بن عبد العزیز بن مروان رحمہ اللہ اور ان کے بعد کی خلافت ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: ((هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا)) کہ وہ وہ ہمارے ہی جیسے ہوں گے۔ وہ اپنی نسبت اسلام کی طرف کرنے والے ہوں گے۔ جیسا کہ خوارج، روافض اور قرامطہ ہیں۔ پھر اس کے بعد خیر وشر ہمارے زمانے تک ہر عہد حکومت میں جاری ہے، یہ سلسلہ قیامت تک اسی طرح چلتا رہے گا۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ پوچھنا: ((فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلاَ إِمَامٌ)) اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت اور امام نہ ہو؟ یہ تاریخ میں واقعہ ہو چکا ہے۔ سیدنا معاویہ بن یزید بن معاویہ بن ابوسفیان کی 14 ربیع الاول سن 64 ہجری کو بیعت کی گئی۔ جس طرح کہ کہا جاتا ہے کہ 20 دن باقی تھے۔ پھر معاویہ بن یزید 21 کی عمر میں فوت ہو گیا، اُس نے کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کیا، جب کہ اس کے بعد اہل شام ربیع الثانی کے بقیہ تقریباً 25 دن، جمادی اولیٰ،

جمادی الثانیہ اور رجب کے تقریباً 10 دن سمیت کسی خلیفہ وقت اور امام کے بغیر کے 95 دن تک رہے۔ یہاں تک کہ اہل شام نے دمشق میں مروان بن حکم کے ہاتھ پر بیعت کی، اور یہی اُس وقت اسلامی مملکت کا دار السلطنت تھا۔

فائدہ:...... (تلزم جماعة المسلمين) سے مراد ہمارے دور کی معروف رجسٹرڈ جماعت المسلمین نہیں، جس کا بانی مسعود الدین بی ایس کراچی والا ہے، اس کے باطل نظریات کی تردید میں ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی حفظہ اللہ کی کتب کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔ (**الحسنیوی**)

15722...... ((عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ حِينَ كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ، زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: اطْرَحُوا لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وِسَادَةً، فَقَالَ: إِنِّي لَمْ آتِكَ لِأَجْلِسَ، أَتَيْتُكَ لِأُحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ، لَقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ، وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً))

صحيح: رواه مسلم: 1851: 58

نافع سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: یزید بن معاویہ کے دور حکومت میں جب حَرہ کے واقعے میں جو ہوا سو ہوا تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عبداللہ بن مطیع کے پاس گئے، اس نے کہا: ابوعبدالرحمٰن! (سیدنا ابن عمر کی کنیت) کے لیے گدا بچھاؤ۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اس لیے تمہارے پاس نہیں آیا، میں تمہارے پاس (صرف) اس لیے آیا ہوں کہ تم کو ایک حدیث سناؤں، جو میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے (مسلمانوں کے حکمران کی) اطاعت سے ہاتھ کھینچا، وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں حاضر ہوگا کہ اس کے حق میں کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کی گردن میں کسی (مسلمان حکمران) کی بیعت نہیں تھی تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔''

15723...... ((عَنْ أَبِی ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ))

حسن: رواه ابوداود: 4758، واحمد: 21561، والحاکم: 117/1

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے جماعت سے بالشت بھر بھی علیحدگی اختیار کی اس نے اسلام کی رسی کو اپنے گلے سے اتار پھینکا۔''

15724...... ((عَنْ أَبِی ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَنْتُمْ وَأَئِمَّةٌ مِنْ بَعْدِی يَسْتَأْثِرُونَ بِهَذَا الْفَیْءِ؟ قُلْتُ: إِذَنْ وَالَّذِی بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَضَعُ سَيْفِی عَلَى عَاتِقِی ثُمَّ أَضْرِبُ بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ، أَوْ أَلْحَقَكَ، قَالَ: أَوَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِی))

حسن: رواه ابوداود: 4759، واحمد: 21558

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے بعد تمہارا کیا حال ہو گا جب کہ امام (خلیفہ) اس مال فے اور غنیمت کو ذاتی مال سمجھے گا۔ (یعنی شرعی تقاضوں کے مطابق خرچ اور تقسیم نہیں کریں گے)۔ میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ (سچا پیغمبر بنا کے) بھیجا تب تو میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھ لوں گا اور اس سے ماروں گا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آملوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتا دوں؟ صبر کرنا حتیٰ کہ مجھ سے آملو۔''

15725...... ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامِی فِيكُمْ، فَقَالَ: اسْتَوْصُوا بِأَصْحَابِی خَيْرًا، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَبْتَدِءُ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا، فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ بَحْبَحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ، لَا يَخْلُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِامْرَأَةٍ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا، وَمَنْ

سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ، فَهُوَ مُؤْمِنٌ))

صحيح: رواه احمد: 114، وابن حبان: 7252، والحاكم: 113/1

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ مقام پر خطبہ دیتے ہوئے کہا: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان اسی طرح کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا، جیسا کہ میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میرے صحابہ کے متعلق حسن سلوک کرو، پھر ان کے بعد والے لوگوں کے ساتھ پھر ان کے بعد والے جو لوگ آئیں۔ پھر اس کے بعد جھوٹ عام ہو جائے گا، حتی کہ ایک آدمی گواہی طلب کرنے سے پہلے ہی گواہی دینے لگے گا۔ جو شخص جنت کے درمیانی حصہ میں جانا چاہتا ہو وہ جماعت کو لازمی طور پر پکڑ کر رکھے، کیوں کہ شیطان اکیلے آدمی کے ساتھ رہتا ہے، دو کے ساتھ اس کا رہنا نسبتاً زیادہ دور ہوتا ہے، کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہوتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے، اور جسے اپنی نیکی سے خوشی ملے اور گناہ سے غم لاحق ہو حقیقت میں وہی مومن ہے۔''

15726...... ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ أُمَّتِي -أَوْ قَالَ هَذِهِ الْأُمَّةَ- عَلَى الضَّلَالَةِ أَبَدًا وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ))

حسن: رواه الحاكم: 115/1

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ میری امت یا کہا: اس امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا، اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔''

15727...... ((عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، وَمَنْ يُشْرِفْ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ))

متفق علیه: رواہ البخاری: 3601، ومسلم: 2886

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب فتنوں کا دور دورہ ہوگا۔ ان میں بیٹھنے والا کھڑا ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور جو اس میں جھانکے گا، فتنہ اسے بھی اُچک لے گا، اس لیے جو کوئی جہاں جگہ یا پناہ پائے وہاں چلا جائے (تاکہ اپنے دین کو فتنوں سے بچا سکے)۔''

15728...... ((عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ، هَذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ))

متفق علیه: رواہ البخاری: 3602، ومسلم: 2886

''حضرت نوفل بن معاویہ سے روایت ہے، انھوں نے سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی طرح بیان کیا، البتہ اس میں اتنا اضافہ ہے: نمازوں میں ایک نماز (عصر) ہے جس سے وہ فوت ہو جائے گویا اس کا اہل وعیال اور مال ومتاع سب لوٹ لیا گیا۔''

15729...... ((عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَفَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ، إِلَى مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ فِي أَرْضِهِ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا: هَلْ سَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ فِي الْفِتَنِ حَدِيثًا؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتَنٌ: أَلَا ثُمَّ تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي فِيهَا، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي إِلَيْهَا. أَلَا، فَإِذَا نَزَلَتْ أَوْ وَقَعَتْ، فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ، قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ؟ قَالَ: يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ، ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ، اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالَ:

فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتَّى يُنْطَلَقَ بِي إِلَى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ، أَوْ إِحْدَى الْفِئَتَيْنِ، فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ، أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي؟ قَالَ: يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ، وَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ))

صحيح: رواه مسلم: 2887

حضرت عثمان شحام رحمہ اللہ حدیث بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا: میں اور فرقد سبخی، امام مسلم بن ابی بکرہ کے ہاں گئے، وہ اپنی زمین میں تھے ہم ان کے ہاں اندر داخل ہوئے اور کہا: کیا آپ نے اپنے والد کو فتنوں کے بارے میں کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا؟ انھوں نے کہا: ہاں، میں نے (اپنے والد) سیدنا ابو بکرۃ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب فتنے برپا ہوں گے سن لو، پھر (اور) فتنے برپا ہوں گے، ان (کے دوران) میں بیٹھا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا، اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا یاد رکھو، جب وہ نازل ہوگا یا واقع ہوں گے تو جس کے (پاس) اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں کے پاس چلا جائے، جس کے پاس بکریاں ہوں وہ بکریوں کے پاس چلا جائے اور جس کی زمین وہ زمین میں چلا جائے۔ (سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کے بارے میں کیا خیال ہے جس کے پاس یہ اونٹ ہوں، نہ بکریاں، نہ زمین؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنی تلوار لے، اس کی دھار کو پتھر سے کند کر دے، اور پھر اگر بچ سکے تو بچ نکلے۔ اے اللہ! کیا میں نے (حق) پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے (حق) پہنچا دیا۔ اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا۔ کہا: تو ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر مجھے مجبور کر دیا جائے اور لے جا کر ایک صف میں یا ایک فریق کے ساتھ کھڑا کر دیا جائے اور کوئی آدمی مجھے اپنی تلوار کا نشانہ بنا دے یا کوئی تیر آئے اور مجھے مار ڈالے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اگر تم نے وار نہ کیا ہوا) تو وہ اپنے اور تمہارے گناہ سمیٹ لے جائے گا اور اہل جہنم میں سے ہو جائے گا۔''

15730...... ((عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ عِنْدَ فِتْنَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ:

أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي وَبَسَطَ يَدَهُ إِلَيَّ لِيَقْتُلَنِي؟ قَالَ: كُنْ كَابْنِ آدَمَ))

حسن: رواه الترمذی: 2194، واحمد: 1609

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں رونما ہونے والے فتنہ کے وقت کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب ایک ایسا فتنہ ہوگا جس میں بیٹھنے والا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، میں نے عرض کیا: آپ بتائیے اگر کوئی میرے گھر میں گھس آئے اور قتل کرنے کے لیے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھائے تو میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم کے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جانا۔''

15731...... ((عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، فَكَسِّرُوا قِسِيَّكُمْ، وَقَطِّعُوا أَوْتَارَكُمْ، وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ، فَإِنْ دُخِلَ يَعْنِي عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ، فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ))

حسن: رواه ابوداود: 4259، والترمذی: 2204، وابن ماجه: 3961، واحمد: 19730۔

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک قیامت سے پہلے فتنے ہوں گے اتنے سیاہ کالے جیسے اندھیری رات (یعنی حق اور باطل گڈمڈ ہو جائے گا) آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر۔ شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر۔ اس میں بیٹھا ہوا

کھڑے ہونے والے کی نسبت بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ سو اپنی کمانوں کو توڑ دینا اور تانتوں کو کاٹ پھینکنا اور اپنی تلواروں کو پتھروں پر مارنا (اور کند کر لینا) اگر کوئی تم پر چڑھ آئے تو سیدنا آدم علیہ السلام کے دو میں سے بہتر بیٹے (ہابیل) کی مانند ہو جانا۔"

15732...... ((عَنْ عُدَيْسَةَ ابْنَةِ أُهْبَانَ بْنِ صَيْفِيٍّ، أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ أَبِيهَا فِي مَنْزِلِهِ، فَمَرِضَ، فَأَفَاقَ مِنْ مَرَضِهِ ذَلِكَ، فَقَامَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِالْبَصْرَةِ، فَأَتَاهُ فِي مَنْزِلِهِ، حَتَّى قَامَ عَلَى بَابِ حُجْرَتِهِ، فَسَلَّمَ، وَرَدَّ عَلَيْهِ الشَّيْخُ السَّلَامَ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: كَيْفَ أَنْتَ يَا أَبَا مُسْلِمٍ؟ قَالَ: بِخَيْرٍ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَلَا تَخْرُجُ مَعِي إِلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ فَتُعِينَنِي؟ قَالَ: بَلَى إِنْ رَضِيتَ بِمَا أُعْطِيكَ، قَالَ عَلِيٌّ: وَمَا هُوَ؟ فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا جَارِيَةُ هَاتِ سَيْفِي، فَأَخْرَجَتْ إِلَيْهِ غِمْدًا، فَوَضَعَتْهُ فِي حِجْرِهِ، فَاسْتَلَّ مِنْهُ طَائِفَةً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: إِنَّ خَلِيلِي عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَابْنَ عَمِّكَ، عَهِدَ إِلَيَّ إِذَا كَانَتْ فِتْنَةٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، أَنْ اتَّخِذْ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ، فَهَذَا سَيْفِي، فَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ بِهِ مَعَكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِيكَ، وَلَا فِي سَيْفِكَ، فَرَجَعَ مِنْ بَابِ الْحُجْرَةِ، وَلَمْ يَدْخُلْ))

حسن: رواه الترمذی: 2203، وابن ماجه: 3960، واحمد: 20670

عدیسہ بنت اہبان بن صیفی بیان کرتی ہیں کہ وہ اپنے والد کے ساتھ اپنے گھر میں تھی، کہ اُن کا والد بیمار ہو گیا، پھر انھیں اس مرض سے افاقہ ہوا، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ بصرہ میں میرے والد کے گھر ملنے کے لیے آئے، انھوں نے دروازے پر کھڑے ہو کر سلام کیا، انھوں نے سلام کا جواب دیا، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے ابو مسلم! تم کیسے ہو؟ انھوں نے جواب دیا: میں خیریت سے ہوں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم میرے ساتھ ان لوگوں (سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں) کے خلاف میری مدد لیے نکلو گے؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں! اگر آپ اُس چیز

کے ساتھ ہوں جو میں آپ کو دوں؟ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ چیز کیا ہے؟ شیخ ابو مسلم نے کہا: اے لونڈی! میری تلوار لاؤ۔ وہ میان میں تلوار نکال کر آپ کی طرف لائی اور آپ کی گود میں رکھ دی، انھوں نے تلوار کا کچھ حصہ میان سے باہر نکالا، پھر اُس کا اگلا حصہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف بلند کرتے ہوئے انہوں نے کہا: میرے محبوب اور تیرے چچا کے بیٹے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے یہ نصیحت کی تھی کہ جب مسلمانوں میں باہم فتنہ وفساد برپا ہو جائے تو تم لکڑی کی تلوار بنا لو۔ بس یہ رہی میری تلوار، پھر بھی اگر آپ چاہتے ہیں تو میں آپ کے ساتھ (لکڑی کی تلوار لے کر) چلنے کو تیار ہوں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے نہ تو آپ کی ضرورت ہے اور نہ آپ کی تلوار کی۔ بس وہ حجرہ کے دروازے سے واپس پلٹ گئے اور وہ داخل بھی نہیں ہوئے۔

15733...... ((عَنْ أَبِی بُرْدَةَ، قَالَ: مَرَرْتُ بِالرَّبَذَةِ، فَإِذَا فُسْطَاطٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: لِمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ، فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ إِنَّكَ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ بِمَكَان، فَلَوْ خَرَجْتَ إِلَى النَّاسِ فَأَمَرْتَ، وَنَهَيْتَ. فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّهُ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ، وَفُرْقَةٌ، وَاخْتِلَافٌ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأْتِ بِسَيْفِكَ أُحُدًا، فَاضْرِبْ بِهِ عُرْضَهُ، وَاكْسِرْ نَبْلَكَ، وَاقْطَعْ، وَتَرَكَ، وَاجْلِسْ فِي بَيْتِكَ فَقَدْ كَانَ ذَلِكَ وَقَالَ يَزِيدُ مَرَّةً: فَاضْرِبْ بِهِ حَتَّى تَقْطَعَهُ، ثُمَّ اجْلِسْ فِي بَيْتِكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ، أَوْ يُعَافِيَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَدْ كَانَ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفَعَلْتُ مَا أَمَرَنِی بِهِ ثُمَّ اسْتَنْزَلَ سَيْفًا كَانَ مُعَلَّقًا بِعَمُودِ الْفُسْطَاطِ، فَاخْتَرَطَهُ فَإِذَا سَيْفٌ مِنْ خَشَبٍ، فَقَالَ: قَدْ فَعَلْتُ مَا أَمَرَنِی بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاتَّخَذْتُ هَذَا أُرْهِبُ بِهِ النَّاسَ))

حسن: رواه احمد: 16029

سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں ربذہ نامی جگہ سے گزرا کہ وہاں ایک خیمہ لگا ہوا تھا، میں نے کہا: یہ کس کا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ محمد بن مسلمہ کا ہے۔ چنانچہ میں نے اُن سے اجازت طلب کی اور اُن کے پاس داخل ہوا، میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ اس طرح یہاں خیمہ میں؟ کاش! آپ لوگوں کی طرف نکلتے اور انھیں امر بالمعروف ونھی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتے۔ تو محمد بن مسلمہ رحمہ اللہ نے کہا: بلا شبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب فتنے، فرقہ بندی اور اختلاف رونما ہوگا۔ جب حالات ایسے پیدا ہو جائیں تو تم اپنی تلوار کو احد پہاڑ لا کر اُس کی دھار کو مارو، اپنے تیر کو توڑ کر اُس کے ٹکڑے کر دو، ان حالات میں تم الگ ہو کر اپنے گھر کو لازم پکڑ لو۔'' راوی حدیث یزید نے ایک مرتبہ یوں بیان کیا ہے: تم تلوار کو پتھر پر مارو یہاں تک کہ تم اِسے توڑ دو، تم الگ ہو کر اپنے گھر کو لازم پکڑ لو، یہاں تک کہ تمہارے پاس کوئی گناہ گار ہاتھ (قتل کرنے والا) پہنچ جائے، یا اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت عطا کر دے، یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے، میں نے ویسا ہی کیا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے۔ پھر انھوں تلوار کو اتارا، جو کہ خیمہ کی لکڑی کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی، انھوں نے میان سے باہر نکالی تو وہ لکڑی کی تھی۔ انھوں نے کہا: بلا شبہ میں نے ویسا ہی کیا ہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا۔ اس لکڑی کی تلوار کو بھی میں نے اس لیے بنایا ہے کہ میں اس کے ذریعے لوگوں کو خوف زدہ کر سکوں۔''

15734...... ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: أَوْصَانِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنْ أَنَا أَدْرَكْتُ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ مِنْ أَنْ أَعْمِدَ إِلَى أُحُدٍ، فَأَكْسِرَ سَيْفِي وَأَقْعُدَ فِي بَيْتِي، فَإِنْ دُخِلَ عَلَيَّ فِي بَيْتِي، قَالَ: اقْعُدْ فِي مَخْدَعِكَ، فَإِنْ دُخِلَ عَلَيْكَ فَاجْثُو عَلَى رُكْبَتَيْكَ، وَتَقُولُ: بُؤْ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ، وَذٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ، فَقَدْ كَسَرْتُ سَيْفِي فَإِذَا دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي دَخَلْتُ مَخْدَعِي، فَإِذَا دَخَلَ عَلَيَّ مَخْدَعِي جَثَوْتُ عَلَى رُكْبَتِي، وَقُلْتُ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنْ أَقُولَ))

حسن: رواه البزار: 3377

سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: مجھے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی ہے کہ اگر میں ان فتنوں میں سے کچھ پاؤں تو میں کسی جانب الگ ہو جاؤں، اپنی تلوار کو توڑ دوں اور یہ کہ میں اپنے گھر میں بیٹھ جاؤں۔ اگر فتنے میرے گھر پر بھی داخل ہو جائیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی بل میں گھس جانا (اندرونی کمرہ)، اگر پھر بھی فتنے داخل ہوں تو تم اپنے گھٹنوں کے بل دوزانو ہو کر بیٹھ جاؤ۔ اگر پھر بھی فتنے داخل ہوں تو تم یوں کہو: میں اپنے اور تمہارے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، تم اہل جہنم میں ہو گے، اور یہی ظالموں کا بدلہ ہے۔ یقیناً میں نے اپنی تلوار توڑ دی ہے، جب فتنے میرے گھر داخل ہوئے تو میں اپنی بل یعنی اندرونی کمرے میں داخل ہو گیا، جب فتنے میرے اندرونی کمرے میں مجھ پر داخل ہوئے تو میں اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ میں نے وہی کہا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

15735...... ((عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ، رَجُلٍ مِنْ بَجِيلَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَكُونُ بَعْدِي فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ تَصْدِمُ الرَّجُلَ كَصَدْمِ جِبَاهِ فُحُولِ الثِّيرَانِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُسْلِمًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُسْلِمًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ ،فَكَيْفَ نَصْنَعُ عِنْدَ ذٰلِكَ ، قَالَ: ادْخُلُوا بُيُوتَكُمْ وَاخْمِلُوا ذِكْرَكُمْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَى أَحَدِنَا بَيْتَهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيُمْسِكْ بِيَدَيْهِ وَلْيَكُنْ عَبْدَ اللّٰهِ الْمَقْتُولَ، وَلَا يَكُنْ عَبْدَ اللّٰهِ الْقَاتِلَ، فَإِنَّ الرَّجُلَ يَكُونُ فِي قُبَّةِ الْإِسْلَامِ فَيَأْكُلُ مَالَ أَخِيهِ وَيَسْفِكُ دَمَهُ وَيَعْصِي رَبَّهُ وَيَكْفُرُ بِخَالِقِهِ فَتَجِبُ لَهُ جَهَنَّمُ))

حسن: رواہ ابن ابی شیبۃ: 38558، وابو یعلیٰ: 1523، الطبرانی فی الکبیر: 1724

سیدنا جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ بجیلہ قبیلہ کے آدمی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ''عنقریب میرے بعد فتنے تاریک رات کے حصہ کی مانند رونما ہوں گے۔ وہ آدمی سے مد مقابل کی طرح ٹکرائیں گے، جیسا کہ نرسانڈ لڑتے ہیں، جن میں آدمی صبح کو مومن اور رات کو کافر ہوگا؛ اور رات کو ایمان کی حالت میں ہوگا اور صبح کافر ہو جائے گا۔ مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایسے وقت میں ہم کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے گھروں کو داخل ہو جاؤ اور گمنام ہو جاؤ۔'' پھر مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر فتنے ہم پر ہمارے گھروں میں بھی داخل ہو جائیں؟ تو رسول اللہ نے فرمایا: ''بس چاہیے کہ وہ آدمی اپنے دونوں ہاتھوں کو روک لے۔ وہ قاتل کی بجائے مقتول عبد اللہ بن جائے۔ بلاشبہ ایک آدمی اسلام کے پرچم تلے ہی رہتا ہے؛ پھر وہ اپنے بھائی کا ناحق مال کھاتا، اس کا ناجائز خون بہاتا، اپنے رب کی نافرمانی کرتا اور اپنے خالق کو ناراض کرتا ہے، حتی کہ اس پر جہنم واجب ہو جاتی ہے۔''

15736۔۔۔۔ ((عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْطَى مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ سَيْفًا فَقَالَ: قَاتِلِ الْمُشْرِكِينَ مَا قُوتِلُوا، فَإِذَا رَأَيْتَ سَيْفَيْنِ اخْتَلَفَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَاضْرِبْ حَتَّى يَنْثَلِمَ وَاقْعُدْ فِي بَيْتِكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ أَوْ يَدٌ خَاطِئَةٌ ثُمَّ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فَحَذَا لِي عَلَى مِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))

حسن: رواہ الطبرانی فی الکبیر، 230/12

ابو جمرہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ کو ایک تلوار دی اور فرمایا: ''تم مشرکین وکفار سے قتال کرو جب تک وہ برسر پیکار ہوں۔ لیکن جب تم دیکھو کہ مسلمانوں کے درمیان دو تلواروں کا اختلاف یعنی پھوٹ پڑ جائے تو تم اپنی کو توڑ دو یہاں تک کہ وہ زنگ آلود ہو جائے۔ پھر تم اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ

یہاں کہ تمہیں فیصلہ کن موت آجائے یا کوئی خطا کار یعنی قاتل ہاتھ تم تک پہنچ جائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث سننے کے بعد میں سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا، تو انھوں نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث بیان کی۔''

15737...... ((عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُحَمَّدُ، إِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَقْتَتِلُونَ عَلَى الدُّنْيَا فَاعْمَدْ بِسَيْفِكَ عَلَى أَعْظَمِ صَخْرَةٍ فِي الْحَرَّةِ، فَاضْرِبْ بِهَا، حَتَّى يَنْكَسِرَ، ثُمَّ اجْلِسْ فِي بَيْتِكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ أَوْ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ فَفَعَلْتُ مَا أَمَرَنِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))

صحیح: رواہ الطبرانی فی الاوسط: 1311، وفی الصغیر: 144/1

سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے محمد! جب تم دیکھو کہ لوگ باہم دنیا داری کی وجہ سے قتل وقتال کرنے لگیں، تو تم پتھریلی زمین کی بڑی چٹان پر اپنی تلوار کو گاڑ دو، اُسے وہاں مارو یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے۔ پھر تم اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ، حتی کہ تمہارے تک کوئی گناہ گار ہاتھ یا فیصلہ کردینے والی موت آجائے۔ راوی حدیث کہتے ہیں: میں نے ویسا ہی کیا ہے جیسے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔''

15738...... ((عَنْ عَمْرِو بْنِ وَابِصَةَ الْأَسَدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: إِنِّي بِالْكُوفَةِ فِي دَارِي، إِذْ سَمِعْتُ عَلَى بَابِ الدَّارِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَلِجُ فَقُلْتُ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَالِجْ، فَلَمَّا دَخَلَ، فَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَيَّةَ سَاعَةٍ زِيَارَةٌ هَذِهِ؟ وَذَلِكَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ۔قَالَ: طَالَ عَلَيَّ النَّهَارُ، فَتَذَكَّرْتُ مَنْ أَتَحَدَّثُ إِلَيْهِ، قَالَ: فَجَعَلَ يُحَدِّثُنِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُحَدِّثُهُ، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنِي، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَكُونُ فِتْنَةٌ، النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمُضْطَجِعِ، وَالْمُضْطَجِعُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَاعِدِ، وَالْقَاعِدُ فِيهَا

خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي خَيرٌ مِنَ الرَّاكِبِ، قَتْلاهَا كُلُّهَا فِي النَّارِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَتى ذَلِكَ؟ قَالَ: ذَلِكَ أَيَّامَ الْهَرْجِ قُلْتُ: وَمَتَى أَيَّامُ الْهَرْجِ؟ قَالَ: حِينَ لا يَأْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ قُلْتُ: فَبِمَ تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ الزَّمَانَ، ؟ قَالَ: اكْفُفْ نَفْسَكَ وَيَدَكَ، وَادْخُلْ دَارَكَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ دَارِي؟ قَالَ: فَادْخُلْ بَيْتَكَ ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي؟ قَالَ: فَادْخُلْ مَسْجِدَكَ فَاصْنَعْ هَكَذَا أَوْ قَبَضَ بِيَمِينِهِ عَلَى الْكُوعِ، وَقُلْ: رَبِّيَ اللّٰهُ حَتَّى تَمُوتَ عَلَى ذَلِكَ))

حسن: رواه عبد الرزاق: 20727، ومن طريقه الحاكم: 4/426، 427

عمرو بن وابصہ اسدی رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: میں کوفہ میں اپنے میں گھر تھا کہ دروازے پر سے سلام سنا اور اُس نے کہا کیا میں اندر داخل ہو جاؤں؟ میں نے سلام کا جواب دیا اور کہا: داخل ہو جائیں۔ جب وہ اندر آئے تو سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے، میں نے کہا: اے ابو عبد الرحمٰن! یہ کون سا وقت ہے زیارت کا؟ جب کہ دوپہر ہو چکی ہے! انھوں نے کہا: مجھ پر دن لمبا ہو گیا۔ میں نے یاد کیا کہ کون ہے جسے میں حدیث بیان کروں، وہ مجھے حدیث سنائے اور میں اُس کو حدیث رسول سناؤں۔ چنانچہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مجھے حدیث بیان کرنے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عنقریب اس قدر فتنے ہوں گے کہ ان میں سونے والا لیٹنے والے سے بہتر ہو گا، لیٹنے والا بیٹھنے والے سے بہتر ہو گا، بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہو گا۔ کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہو گا۔ ان فتنوں میں پیدل چلنے والا سوار آدمی سے بہتر ہو گا۔ اُن فتنوں میں مقتول سب جہنمی ہوں گے۔ میں نے کہا: اے اللہ رسول! یہ کب ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہرج کے دنوں میں ہو گا۔ میں نے کہا: ہرج کے ایام کب ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: جب آدمی اپنے ساتھی کے فتنے سے بھی محفوظ نہیں ہو گا۔ میں نے کہا:

اے اللہ رسول! اگر میں ایسے وقت کو پالوں تو آپ مجھے کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے نفس اور ہاتھ کو روک لو، اور اپنے گھر میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے کہا: اگر فتنے مجھ پر میرے گھر میں بھی داخل ہو گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی (علاقہ کی) مسجد میں داخل ہو جاؤ، اسی پر عمل پیرا رہو، یا آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو انگوٹھے کی جانب ملاتے ہوئے مٹھی بند کی، (تم اس طرح بند ہو جاؤ)۔ اور تم کہو! اللہ میرا رب ہے، یہاں تک کہ تمہیں اسی حالت پر موت آ جائے۔

15739...... ((عَنْ أَبِی ذَرٍّ، قَالَ: رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَأَرْدَفَنِی خَلْفَهُ، وَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، أَرَأَيْتَ إِنْ أَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ شَدِيدٌ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقُومَ مِنْ فِرَاشِكَ إِلَى مَسْجِدِكَ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: تَعَفَّفْ قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، أَرَأَيْتَ إِنْ أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ شَدِيدٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْعَبْدِ، يَعْنِی الْقَبْرَ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: اصْبِرْ. قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، يَعْنِی حَتَّى تَغْرَقَ حِجَارَةُ الزَّيْتِ مِنَ الدِّمَاءِ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: اقْعُدْ فِی بَيْتِكَ، وَأَغْلِقْ عَلَيْكَ بَابَكَ: قَالَ: فَإِنْ لَمْ أُتْرَكْ؟ قَالَ: فَأْتِ مَنْ أَنْتَ مِنْهُمْ، فَكُنْ فِيهِمْ قَالَ: فَآخُذُ سِلَاحِی؟ قَالَ: إِذَنْ تُشَارِكُهُمْ فِيمَا هُمْ فِيهِ، وَلَكِنْ إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَرُوعَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ، فَأَلْقِ طَرَفَ رِدَائِكَ عَلَى وَجْهِكَ حَتَّى يَبُوءَ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ))

صحيح: مسند احمد: 21325، 21445، وصححه ابن حبان: 5960، 6685۔
والحاكم: 423424/4

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گدھے پر سوار ہوئے اور آپ نے مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا، اور فرمایا: ''تمہارا کیا خیال ہے اگر لوگ شدید بھوک میں مبتلا ہوں، لیکن

تم اپنی مسجد سے بیٹھنے کی جگہ سے اٹھنے کی استطاعت نہ رکھتے ہو، پھر تم کیا کرو گے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پاک دامنی اختیار کرتے ہوئے بچو۔ آپ نے فرمایا: اے ابوذر! تمہارا کیا خیال ہے اگر لوگ شدید موت میں مبتلا ہوں، گھر انسان کی قبر بن جائے تو تم ایسے حالات میں کیا کرو گے؟ میں نے کہا: اللہ ورسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صبر کرو۔ آپ نے فرمایا: اے ابوذر! اگر لوگ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں، یہاں تک کہ پتھر خون میں ڈوب جائے تو تم کیا کرو گے؟ میں نے کہا: اللہ ورسول اللہ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ، اپنے اوپر گھر کا دروازہ بند کرلو۔ انھوں نے کہا: اگر میں ایسا نہ کروں؟ آپ نے فرمایا: پھر تم بھی عام لوگوں میں سے ہو جاؤ گے۔ انھوں نے کہا: کیا اپنے اسلحے کو پکڑ لوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھی اُن میں شریک ہو جاؤ گے، جس میں لوگ مبتلا ہیں۔ اگر تمہیں ڈر ہو کہ تلوار کی شعائیں خوف دلائیں گی تو تم اپنی چادر کی ایک جانب اپنے چہرے پر ڈال لو، حتی کہ وہ اپنے اور تمہارے گناہ کا اعتراف کرلے۔

باب التحذير من ان يتكلم الانسان بكلمة تكون سببا فى فرقة المسلمين وسفك دمائهم

فتنوں میں انسان کو ایسی کلام کرنے سے بچنا چاہیے جو مسلمانوں کے درمیان تفرقہ بازی اور خون بہانے کا سبب بنے

15740...... ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ، قُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ، فَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ، فَقَالَتْ: الحَقْ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ، وَأَخْشَى أَنْ يَكُونَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ، فَلَمْ تَدَعْهُ حَتَّى ذَهَبَ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ قَالَ: مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هَذَا الأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ، فَلَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ

وَمِنْ أَبِيهِ، قَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ: فَهَلَّا أَجَبْتَهُ؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَحَلَلْتُ حُبْوَتِي، وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ: أَحَقُّ بِهٰذَا الأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الإِسْلَامِ، فَخَشِيتُ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الجَمْعِ، وَتَسْفِكُ الدَّمَ، وَيُحْمَلُ عَنِّي غَيْرُ ذٰلِكَ، فَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ فِي الجِنَانِ))

صحيح: صحيح البخاری: 4108

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو ان کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا: آپ نے دیکھا کہ لوگوں نے کیا کیا ہے؟ مجھے تو حکومت کا کچھ حصہ بھی نہیں ملا۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لوگوں کے اجتماع میں شرکت کرو۔ وہ تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ تمہارے رک جانے سے مزید اختلاف ہوگا۔ آخر کار ان کے اصرار کرنے پر وہ اجتماع میں گئے۔ جب لوگ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر کے چلے گئے تو امیر معاویہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اس (خلافت کے) موضوع پر جس نے کوئی بات کرنی ہے وہ اپنا سر اٹھائے، یقیناً ہم اس سے اور اس کے باپ سے خلافت کے زیادہ حق دار ہیں۔ سیدنا حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس وقت آپ نے اس بات کا جواب کیوں نہ دیا؟ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے تو گرہ کھول کر بات کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ انہیں جواب دوں: خلافت کا تم سے زیادہ حق دار وہ شخص ہے جس نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام کی سربلندی کے لیے جنگ لڑی تھی لیکن مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ مبادا میری اس بات سے مسلمانوں کے درمیان اختلاف بڑھ جائے اور خونریزی ہو جائے اور میری طرف ایسی بات منسوب کر دی جائے جو میں نے نہ کہی ہو، نیز مجھے وہ اجر وثواب یاد آ گیا جو صبر کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنتوں میں تیار کر رکھا ہے۔“

شرح الحدیث:...... یہ فرمان: نَسْوَاتُهَا، اس کلمہ میں ردوبدل ہوا (قلب) ہوا ہے، درست کلمہ 'نَوْسَاتُهَا' ہے۔ جس کا معنی بال ہیں، اسی لفظ تَنْطِفُ کا معنی ہے: پانی کا ٹپکنا اور

گرنا، گویا انھوں نے غسل کیا تھا۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرمانا (قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ) کہ آپ نے دیکھا کہ لوگوں نے کیا کیا ہے؟ اس سے مراد سیدنا علی اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان جنگ صفین میں جو قتال ہوا ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان کہ (فَحَلَلْتُ حُبْوَتِي) میں نے تو گرہ کھول کر بات کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ انہیں جواب دوں۔ حبوۃ: عربی میں ایسے کپڑے کو کہا جاتا ہے جو کمر پر ڈالا جاتا ہے، جس کے دونوں کونے پنڈلیوں کے ساتھ ملانے کے بعد باندھ دیے جاتے ہیں۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان کہ (مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الإِسْلَام) جس نے تم سے اور تمہارے باپ سے اسلام کی سربلندی کے لیے جنگ لڑی تھی۔ اس سے مراد ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ ہیں، تمام جنگوں میں چوٹی کی جنگ خندق کی ہے۔

باب التمسك بدينه ايام الفتن كالقابض علىٰ الجمرة

فتنوں کے دور میں اپنے دین کو مضبوطی سے پکڑنا (عمل کرنا) آگ کا انگارا پکڑنے کے مترادف ہوگا

15741...... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، يَبِيعُ قَوْمٌ دِينَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا قَلِيلٍ، الْمُتَمَسِّكُ يَوْمَئِذٍ بِدِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى خَبَطِ الشَّوْكِ اَوْ جَمْرِ الْغَضى))

حسن: رواه احمد: 9073

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عرب کے لیے ہلاکت ہے ایسی شر وفتنہ سے جو بہت قریب ہے۔ فتنے اندھیری رات کی طرح ہوں گے، جن میں آدمی صبح کو مومن اور رات کو کافر ہوگا۔ ایک قوم اپنے دین کو دنیا کے حقیر بدلے کی خاطر بیچ

ڈالے گی۔ ان حالات میں دین پر عمل کرنے والے کی مثال ایسے ہوگی جیسا کہ کانٹے کو ہاتھ پر مسلنے والا ہو، یا جھاؤ کے درخت کی سخت لکڑی کو مسلنے والا ہو۔“

15742...... ((عَنْ أَبِى أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ، كَيْفَ تَقُولُ فِى هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ﴾ [المائدة:105]؟ قَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْهَا خَبِيرًا، سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: بَلِ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا، وَهَوًى مُتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً، وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِى رَأْيٍ بِرَأْيِهِ، فَعَلَيْكَ يَعْنِى بِنَفْسِكَ، وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ، فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، الصَّبْرُ فِيهِ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيهِمْ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ، وَزَادَنِى غَيْرُهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ))

حسن: (الا قوله مثل اجر خمسين رجلا،): رواه ابوداود: 4341، والترمذی: 3058، وبن ماجه: 4014

ابوامیہ شعبانی کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوثعلبہ! آپ اس آیت کریمہ ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ﴾ کے سلسلے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! تم نے اس کے متعلق فی الواقع صاحب علم وخبر سے پوچھا ہے۔ میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ”بلکہ تمہیں چاہیے کہ نیکی کا حکم دیے جاؤ اور برائی سے روکتے رہو، حتیٰ کہ جب دیکھو کہ حرص اور بخیلی کی اتباع ہونے لگی ہے، لوگ خواہشات نفسانی کے درپے ہو گئے ہیں اور دنیا ہی کو ترجیح دینے لگے ہیں (آخرت کو بھول گئے ہیں) اور ہر رائے والا اپنی رائے اور بات میں عجب پسندی کا شکار ہو گیا ہے۔ (اس پر خوش اور مصر ہے) تو پھر اپنے آپ کو لازم پکڑ لو اور عوام کی فکر چھوڑ دو (دوسروں کی

گمراہی تمہیں نقصان نہیں دے گی)۔ بلاشبہ تمہارے بعد صبر کے دن آنے والے ہیں، ان میں (دین وشریعت پر) صبر کرنا (اس پر ثابت قدم رہنا) ایسے ہوگا جیسے آگ کا انگارہ پکڑنا۔ ان لوگوں میں (دین کے تقاضوں پر) عمل کرنے والے کو تمہارے جیسے پچاس عمل کرنے والوں کا ثواب ملے گا۔ (عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ عتبہ کے علاوہ) مجھے دوسرے نے بتایا کہ سیدنا ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان لوگوں میں سے پچاس عاملوں کے برابر ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا تمہارے پچاس عاملوں کے برابر۔''

باب فضل العبادة فی الهرج

قتل وغارت کے زمانے میں عبادت کرنے کی فضیلت

15743...... ((عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، رَدَّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ))

صحیح: رواہ مسلم: 2948

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہوئے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر طرف پھیلی ہوئی قتل وغارت گری کے دوران عبادت (پر توجہ مرکوز) کرنا، میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے۔''

شرح الحدیث:...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ (فِي الْهَرْجِ) امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہاں ہرج سے مراد فتنہ، لوگوں کے معاملات کا خلط ملط ہونا ہے۔ خاص طور پر فتنوں میں کثرت سے عبادت کرنے کی فضیلت کا سبب یہ ہے کہ زیادہ تر لوگ عبادت سے غافل اور دیگر امور میں مشغول ہوتے ہیں، عبادت کے لیے بہت کم لوگ فارغ ہوتے ہیں۔

باب اخبار النبی ﷺ فيما يكون الىٰ قيام الساعة من الفتن وغيرها

قیامت تک آنے والے فتنوں اور دیگر امور کے متعلق جو نبی کریم ﷺ نے پیش گوئیاں فرمائی ہیں

15744...... ((عَنْ أَبِیْ زَيْدٍ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ، وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَنَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ، فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا))

صحیح: رواہ مسلم: 2892

سیدنا ابو زید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر براجماں ہوئے تو ہمیں خطبہ دیا: یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا آپ (منبر سے) اترے ہمیں نماز پڑھائی پھر دوبارہ منبر پر رونق افروز ہوئے اور (آگے) خطبہ ارشاد فرمایا: ''یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا پھر آپ اترے نماز پڑھائی اور پھر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ آپ نے جو کچھ ہوا اور جو ہونے والا تھا (سب) ہمیں بتادیا، ہم میں سے زیادہ جاننے والا وہی ہے جو حافظہ (یاد داشت) میں دوسروں سے بڑھ کر ہے۔''

15745...... ((عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَامَ فِينَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا، فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ، حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ، وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ، حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ))

صحيح: رواه الطبراني، وابن مندة في اماليه۔ ومن طريقهما ابن حجر في تغليق التعليق :487/3

سیّدنا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان ایک مقام پر کھڑے ہوئے اور ہمیں مخلوق کی ابتدا سے بیان کرنا شروع فرمایا: ''حتیٰ کہ جنتی اپنی منازل میں اور اہل جہنم اپنے ٹھکانوں میں داخل ہوگئے، یعنی وہاں تک پوری تفصیل آپ نے بیان فرمائی، جس نے اس تفصیل کو یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جس نے اسے بھولنا تھا وہ بھول گیا۔''

15746...... ((عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً، مَا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيتُ، فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَآهُ فَعَرَفَهُ))

صحيح: رواه البخاري: 6604، ومسلم: 2891، والسياق لمسلم۔

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: ایک بار رسول اللہ ﷺ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور آپ نے اپنے کھڑے ہونے کے اس وقت سے لے کر قیامت تک ہونے والی کوئی (اہم) بات نہ چھوڑی مگر اسے بیان فرمادیا جس نے اس (بیان) کو یاد رکھا اس نے اسے یاد رکھا اور جس نے اسے بھلا دیا اس نے اسے بھلا دیا۔ وہ سب کچھ میرے ان ساتھیوں کے علم میں آیا، پھر ان میں سے کوئی چیز پیش آتی ہے جو میں بھول چکا ہوتا ہوں تو جب اسے دیکھتا ہوں تو وہ مجھے یاد آ جاتی ہے بالکل اسی طرح جیسے انسان کسی غائب ہو جانے والے شخص کا چہرہ یاد رکھتا ہے جب اسے دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔''

15747...... ((عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ، إِلَّا

أَنِّی لَمْ أَسْأَلْهُ: مَا یُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِینَةِ مِنَ الْمَدِینَةِ؟))

صحیح: رواہ مسلم: 2891

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم ہونے تک جو کچھ ہونے والا ہے اس کی مجھے خبر دی اور ان میں سے کوئی چیز نہیں مگر میں نے آپ سے اس کے بارے میں سوال کیا البتہ میں نے آپ سے یہ سوال نہیں کیا کہ اہل مدینہ کو مدینہ سے کون سی چیز باہر نکالے گی۔''

15748...... ((عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِقَالَ: وَاللّٰهِ إِنِّی لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِکُلِّ فِتْنَةٍ هِیَ کَائِنَةٌ، فِیمَا بَیْنِی وَبَیْنَ السَّاعَةِ، وَمَا بِی إِلَّا أَنْ یَکُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَسَرَّ إِلَیَّ فِی ذَلِكَ شَیْئًا، لَمْ یُحَدِّثْهُ غَیْرِی، وَلَکِنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَهُوَ یُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِیهِ عَنِ الْفِتَنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَهُوَ یَعُدُّ الْفِتَنَ: مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا یَکَدْنَ یَذَرْنَ شَیْئًا، وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ کَرِیَاحِ الصَّیْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا کِبَارٌ)) قَالَ حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ: فَذَهَبَ أُولَئِكَ الرَّهْطُ کُلُّهُمْ غَیْرِی۔

صحیح: رواہ مسلم: 2891

''سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: اللہ کی قسم! میں اب سے لے کر قیامت تک وقوع پذیر ہونے والے تمام فتنوں کے بارے میں باقی سب لوگوں کی نسبت زیادہ جانتا ہوں۔اور (انھیں بیان کرنیمیں) میرے لیے اس کے سوا اور کوئی (مانع) نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کوئی چیز راز کے طور پر مجھے بتائی تھی جو آپ نے میرے علاوہ کسی اور کو نہیں بتائی تھی۔(ایسی باتیں میں کبھی بیان نہیں کروں گا) البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں جہاں میں موجود تھا فتنوں کو شمار کر رہے تھے۔ان میں سے تین (فتنے) ایسے ہیں جو تقریباً کسی چیز کو باقی نہیں چھوڑیں گے اور ان میں سے کچھ فتنے ایسے ہیں جو موسم گرما کی آندھیوں کی طرح ہیں ان میں کچھ چھوٹے ہیں اور کچھ بڑے ہیں۔سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

میرے سوا وہ سب لوگ (جو اس مجلس میں موجود تھے) رخصت ہو گئے۔"

15749...... ((عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ كَمَا قَالَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: أَنَا، قَالَ: إِنَّكَ لَجَرِيءٌ، وَكَيْفَ قَالَ؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ، يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ، وَالصَّلَاةُ، وَالصَّدَقَةُ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ، إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا لَكَ وَلَهَا، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: أَفَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ، قَالَ: ذَلِكَ أَحْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا، قَالَ: فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ: هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ، قَالَ: فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ: مَنِ الْبَابُ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ: سَلْهُ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: عُمَرُ))

متفق علیه: رواه البخاری: 525، ومسلم: 144

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: ہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انھوں نے کہا: فتنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد جس طرح آپ نے خود فرمایا تھا تم میں سے کسی کو یاد ہے؟ (سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے عرض کی: مجھے۔ (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: تم بہت جرات مند ہو۔ (یہ بتاؤ کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح ارشاد فرمایا تھا؟ میں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے: "انسان اپنے گھر والوں اپنے مال اپنی جان اور اپنے ہمسائے کے بارے میں جس فتنے میں مبتلا ہوتا ہے تو روزہ نماز، صدقہ، نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا اس کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری مراد اس سے نہیں میری مراد تو اس (فتنے) سے ہے جو سمندر کی

موجوں کی طرح اُمڈ کر آتا ہے۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کو اس فتنے سے کیا (خطرہ) ہے؟ آپ کے اور اس فتنے کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ انھوں نے کہا: وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ کہا: میں نے جواب دیا نہیں بلکہ توڑا جائے گا۔ (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا: پھر اس بات کی زیادہ توقع ہے کہ وہ (دروازہ دوبارہ) کبھی بند نہیں کیا جا سکے گا۔ (شقیق نے) کہا: ہم نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ دروازہ کون ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، اسی طرح جیسے وہ یہ بات جانتے تھے کہ صبح کے بعد رات ہے۔ میں نے ان کو ایک حدیث بیان کی تھی وہ کوئی اٹکل پچو بات نہ تھی۔ کہا: پھر ہم اس بات سے ڈر گئے کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھیں وہ دروازہ کون تھا؟ ہم نے مسروق سے کہا: آپ ان (سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ) سے پوچھیں: انھوں نے پوچھا تو (سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: (وہ دروازہ) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے۔"

15750...... ((عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْفِتَنَ؟ فَقَالَ قَوْمٌ: نَحْنُ سَمِعْنَاهُ، فَقَالَ: لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَجَارِهِ؟ قَالُوا: أَجَلْ، قَالَ: تِلْكَ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ، وَلٰكِنْ أَيُّكُمْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الَّتِي تَمُوجُ مَوْجَ الْبَحْرِ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: فَأَسْكَتَ الْقَوْمُ، فَقُلْتُ: أَنَا، قَالَ: أَنْتَ لِلّٰهِ أَبُوكَ قَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا، فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا، نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا، نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، حَتَّى تَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ، عَلَى أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ، وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ، مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا، وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا، إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ، قَالَ حُذَيْفَةُ: وَحَدَّثْتُهُ، أَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا يُوشِكُ أَنْ يُكْسَرَ

، قَالَ عُمَرُ: أَكَسْرًا لا أَبَا لَكَ؟ فَلَوْ أَنَّهُ فُتِحَ لَعَلَّهُ كَانَ يُعَادُ، قُلْتُ: لا بَلْ يُكْسَرُ ، وَحَدَّثْتُهُ أَنَّ ذَلِكَ الْبَابَ رَجُلٌ يُقْتَلُ أَوْ يَمُوتُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ قَالَ أَبُو خَالِدٍ: فَقُلْتُ لِسَعْدٍ: يَا أَبَا مَالِكٍ، مَا أَسْوَدُ مُرْبَادٌّ؟ قَالَ: شِدَّةُ الْبَيَاضِ فِي سَوَادٍ ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا الْكُوزُ مُجَخِّيًا؟ قَالَ: مَنْكُوسًا))

صحيح: رواه مسلم: 144، 231 .

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے پوچھا: تم میں سے کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے سنا؟ کچھ لوگوں نے جواب دیا: ہم نے یہ ذکر سنا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید تم وہ آزمائش مراد لے رہے ہو جو آدمی کو اس کے اہل، مال اور پڑوسی (کے بارے) میں پیش آتی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس فتنے (اہل، مال اور پڑوسی کے متعلق امور میں سرزد ہونے والی کوتاہیوں) کا کفارہ نماز، روزہ اور صدقہ بن جاتے ہیں۔ لیکن تم میں سے کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس فتنے کا ذکر سنا ہے جو سمندر کی طرح موجزن ہوگا؟ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس پر سب لوگ خاموش ہو گئے، تو میں نے کہا: میں نے (سنا ہے۔) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو تیرا باپ اللہ ہی کا (بندہ) ہے (کہ اسے تم سا بیٹا عطا ہوا۔) سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: فتنے دلوں پر ڈالے جائیں گے، چٹائی (کی بنتی) کی طرح تنکا تنکا (ایک ایک) کر کے، اور جو دل ان سے سیراب کر دیا گیا (اس نے ان کو قبول کر لیا اور اپنے اندر بسا لیا)، اس میں ایک سیاہ نقطہ پڑ جائے گا، اور جس دل نے ان کو رد کر دیا، اس میں سفید نقطہ پڑ جائے گا یہاں تک کہ دل دو طرح کے ہو جائیں گے: (ایک دل) سفید، چکنے پتھر کے مانند ہو جائے گا۔ جب تک آسمان و زمین قائم رہیں گے، کوئی فتنہ اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ دوسرا: کالا مٹیالے رنگ کا اوندھے لوٹے کے مانند (جس پر پانی کی بوند بھی نہیں ٹکتی) جو نہ کسی نیکی کو پہچانے گا اور نہ کسی برائی سے انکار کرے گا، سوائے اس بات کے جس کی خواہش سے وہ (دل) لبریز ہوگا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے

عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ آپ کے اور ان فتنوں کے درمیان بند دروازے ہیں، قریب ہے کہ اسے توڑ دیا جائے گا؟ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تیرا باپ نہ رہے، کیا توڑ دیا جائے گا؟ اگر اسے کھول دیا گیا تو ممکن ہے کہ اسے دوبارہ بند کیا جا سکے۔ میں نے کہا: نہیں، بلکہ توڑ دیا جائے گا۔ اور میں نے انہیں بتا دیا: وہ دروازہ آدمی ہے جسے قتل کر دیا جائے گا یا فوت ہو جائے گا۔ (حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے انہیں) حدیث (سنائی کوئی)، مغالطے میں ڈالنے والی باتیں نہیں۔

شرح الحدیث:...... ابو خالد رحمہ اللہ نے کہا: میں نے سعدؒ سے پوچھا: ابو مالکؒ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: کالے رنگ میں سفیدی (گندمی رنگ) کہا: میں نے پوچھا: الْكُوزُ مُجَخِّيًا سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: الٹا کیا ہوا کوزہ۔''

15751...... عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ، رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الآخَرَ: حَدَّثَنَا: أَنَّ الأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ، فَتُقْبَضُ الأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ المَجْلِ، كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ، فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ، فَلاَ يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الأَمَانَةَ، فَيُقَالُ: إِنَّ فِي بَنِي فُلاَنٍ رَجُلًا أَمِينًا، وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ، وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ، لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الإِسْلاَمُ، وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ، فَأَمَّا اليَوْمَ: فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلاَنًا وَفُلاَنًا))

متفق عليه: رواه البخاری: 6497، واللفظ له، مسلم: 130:143

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دو حدیثیں

بیان فرمائیں ان میں سے ایک کا ظہور میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری، پھر انہوں نے قرآن سے اس کی حیثیت کو معلوم کیا، پھر انہوں نے حدیث سے اس کی اہمیت کا پتہ چلایا۔ آپ ﷺ نے ہم سے اس کے اٹھ جانے کے متعلق بھی بیان کیا، فرمایا: آدمی ایک بار سوئے گا کہ امانت اس کے دل سے ختم ہو جائے گی، صرف اس کا دھندلا سا نشان باقی رہے گا۔ پھر ایک اور نیند لے گا تو امانت اٹھالی جائے گی، صرف آبلے کی طرح اس کا ایک نشان باقی رہ جائے گا جیسے کوئلے کو اپنے پاؤں پر لڑھکائے اور وہ پھول جائے تو اُسے ابھرا ہوا دیکھے گا لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا۔ لوگ صبح کے وقت خرید وفروخت کریں گے تو ان کے ہاں کوئی بھی امانت دار نہیں ہوگا، کہا جائے گا: فلاں قبیلے میں ایک امانت دار ہے۔ اور ایک آدمی کے متعلق کہا جائے گا: وہ کس قدر عقل مند ہے۔ کس قدر بلند حوصلہ اور کس قدر بہادر ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔ (سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا) مجھ پر ایک ایسا زمانہ بھی گزرا ہے جبکہ میں اس بات کی پروا نہیں کرتا تھا کہ کسی سے خرید وفروخت کروں۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اسے (بے ایمانی سے) روکتا تھا اور اگر وہ عیسائی ہوتا تو اسکا مدد گار میری طرف امانت واپس کرتے لیکن اب حالات یہ ہیں کہ میں فلاں اور فلاں کے علاوہ کسی دوسرے سے خرید وفروخت نہیں کرتا۔ فربری نے امام بخاری رحمہ اللہ کے حوالے سے اصمعی اور ابو عمرو وغیرہ کا قول نقل کیا ہے کہ جذر قلوب الرجال میں جذر سے مراد ہر چیز کی جڑ اور اصل ہے۔ وکت ہلکے اور خفیف داغ کو کہتے ہیں جبکہ کام کرتے وقت ہاتھ میں پڑ جانے والا اچھالا جب بڑا موٹا ہو جائے تو اسے مجل کہتے ہیں۔''

شرح الحديث:...... آپ ﷺ کا یہ فرمان کہ (فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ) جذر سے مراد ہر چیز کی اصل اور جڑ ہے۔ آپ ﷺ کا یہ فرمان کہ (مِثْلَ الوَكْتِ) نقطہ کی مانند نشان کو کہا جاتا ہے، جو اُس کے علاوہ کوئی رنگ سے ہو۔

آپ ﷺ کا یہ فرمان کہ (الْمَجَل) یہ باب سمع کے وزن پر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اُس

کے ہاتھ میں کام کاج کرنے کی وجہ سے آبلہ پڑ گیا ہے، جیسا کہ تھوڑے پانی کا چھالا ہوتا ہے۔

15752...... ((حُذَيْفَةَ بْنَ اليَمَانِ، يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهَذَا الخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَم قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا، قَالَ: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ المُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلاَ إِمَامٌ؟ قَالَ: فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ، حَتَّى يُدْرِكَكَ المَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ))

متفق عليه: رواه البخاري: 7084، ومسلم: 1847

"سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں اس ڈر سے شر کے متعلق سوال کرتا تھا کہیں میری زندگی ہی میں شر پیدا نہ ہو جائے۔ چنانچہ میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! ہم جاہلیت اور شر کے دور میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس خیر سے نوازا تو کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ آئے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں آپ نے فرمایا: ہاں، لیکن اس میں کچھ دخن ہوگا، میں نے پوچھا: اس کا دخن کیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا: کچھ لوگ ہوں گے جو میرے بتائے ہوئے طریقے کے برعکس چلیں گے۔ ان کی کچھ باتیں اچھی ہوں گی اور بعض باتوں میں تم برائی دیکھو گے۔ میں نے پوچھا: کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا دور آئے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، جہنم کے دروازوں پر اس

کی دعوت دینے والے لوگ ہوں گے۔ جو ان کی دعوت قبول کرے گا وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے لیے ان کی صفات بیان کریں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ ہمارے ہی جیسے ہوں گے اور ہماری زبانوں میں گفتگو کریں گے۔ میں نے پوچھا: اگر مجھے اس دور سے واسطہ پڑے تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم اس وقت مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑنا۔ میں نے کہا: اگر مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور نہ ان کا امام ہی ہو تو؟ آپ نے فرمایا: ایسے حالات میں تمام فرقوں سے الگ رہو، اگرچہ تجھے درخت کی جڑیں چبانا پڑیں یہاں تک کہ اسی حالت میں تمہیں موت آجائے۔''

شرح الحديث:...... اس حدیث میں آپ ﷺ کا یہ فرمان (تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ) کہ تم اس وقت مسلمانوں کو لازم پکڑنا۔ اس کی شرح میں امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جماعت مسلمین سے مراد وہ لوگ ہیں جو کسی شخص کو امیر بنانے میں اکٹھے ہوں۔ اس کے بعد جس شخص نے بھی اُس امیر کی بیعت توڑی وہ جماعت سے خارج ہو گیا۔ حدیث میں یہ فرمان ہے کہ جب مسلمانوں کا کوئی امام نہ ہو گا تو تمام لوگ فرقوں اور گروہ بندی میں بٹ جائیں گے۔ ایسی صورت حال میں تم فرقہ بندی میں کسی کی اطاعت نہ کرنا، اگر استطاعت ہو تو تمام فرقوں سے الگ تھلگ ہو جاؤ، اس خوف سے کہ کہیں فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

(دیکھئے! فتح الباری: 37/10)

15753...... ((عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيرِ الَّذِي نَحْنُ فِيهِ مِنْ شَرٍّ نَحْذَرُهُ قَالَ: يَا حُذَيْفَةُ عَلَيْكَ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَتَعَلَّمْهُ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ خيرا لك))

صحيح: رواه ابن حبان: 323/1، ح: 117۔ والبيهقى فى الشعب: 1719

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا اس خیر (والے دور) کے بعد جس میں ہم ہیں، کوئی شر ہو گا جس سے ہم بچیں؟ تو آپ ﷺ نے

فرمایا: اے حذیفہ! تم کتاب اللہ کو لازم پکڑو، اِسے سیکھو اور جو کچھ اس میں اس کی پیروی کرو۔ یہ بات تین مرتبہ دہراتے ہوئے فرمائی، میں نے کہا: جی ہاں۔"

15754...... ((عن أبی الطفیل قال: انطلقت أنا وعمرو بن صلیع حتی أتینا حذیفة، قال: سمعت رسول الله ﷺ یقول: إن هذا الحی من مضر، لا تدعُ لله فی الأرض عبدًا صالحًا إلا افتنته وأهلكته، حتی یدركها الله بجنود من عباده، فیذلها حتی لا تَمْنَع ذنبَ تلعة))

صحیح: رواه الطیالسی: 421، وعنه احمد: 233116، وصححه الحاكم: 469/4، 470

"ابوطفیل سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں اور عمرو بن صلیع گھر سے نکلے اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: یقیناً یہ مضر قبیلہ زمین پر اللہ کے کسی نیک بندے کو نہیں چھوڑے گا، مگر اُسے فتنے میں ڈالے گا اور ہلاک کر دے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے کسی لشکر کے ذریعے انھیں گھیر لے گا، ان کو ذلیل کرے گا حتی کہ یہ قبیلہ پانی کی سب سے نشیبی جگہ کو بھی نہیں روک پائے گا۔ (ہر طرف سے اللہ تعالیٰ ذلیل وخوار کر دے گا)۔

شرح الحدیث:...... علامہ سندی رحمہ اللہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یہ فرمان کہ (ذَنَبَ) یہ کلمہ ذال اور نون کے زبر کے ساتھ ہے، اس کی اضافت تلعة کی طرف ہے، جس کا معنی پانی کا اوپر سے نیچے کی طرف بہنا ہے۔ یہ قول بھی ہے کہ یہ کلمہ (تلعة) متضاد استعمال ہوتا ہے، یعنی زمین کی ڈھلوان اور اونچائی سطح دونوں پر مستعمل ہے۔ **اذباب المسایل**، اس کا معنی وادی کی سب سے نشیبی جگہ ہے۔

اس حدیث میں اس قبیلہ کے ذلیل کرنے کی انتہاء اور غایت ہے، کہ انھیں ذلت، ضعف اور قلت وکمزوری اس قدر ہو گی کہ تھوڑی سی جگہ کے بھی مالک نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ وادی کی نشیبی جگہ جو کمتر درجے کی ہوتی ہے، اُس کے بھی مالک نہیں ہوں گے، چہ

جائے کہ وہ کسی شہر یا ملک کر قابض ہوں، یقیناً اللہ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہے۔

15755...... ((عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: اُدْنُوا يَا مَعْشَرَ مُضَرَ، فَوَاللّٰهِ لَا تَزَالُونَ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ تَفْتِنُونَهُ وَتَقْتُلُونَهُ حَتَّى يَضْرِبَكُمُ اللّٰهُ وَمَلَائِكَتُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ حَتَّى لَا تَمْنَعُوا بَطْنَ تَلْعَةٍ قَالُوا: فَلِمَ تُدْنِينَا وَنَحْنُ كَذَلِكَ؟ قَالَ: إِنَّ مِنْكُمْ سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ وَإِنَّ مِنْكُمْ سَوَابِقَ كَسَوَابِقِ الْخَيْلِ))

صحيح: رواه ابن ابی شيبة: 38556، والبزار: 2858

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: اے مضر کی جماعت! تم قریب ہو جاؤ، اللہ کی قسم! تم ہمیشہ ہر مومن کو فتنے میں مبتلا کرو گے اور انھیں قتل کرو گے، یہاں تک کہ تمھیں اللہ تعالیٰ، اُس کے فرشتے اور اہل ایمان مار ڈالیں گے، حتی کہ تم وادی کی ایک نشیبی' کے بھی مالک نہیں رہو گے۔ انھوں نے کہا: اگر ہم ایسے ہی ہیں تو پھر تم نے ہمیں اپنے قریب کیوں کیا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: کیوں کہ تم میں سے اولاد آدم کے سردار ہیں اور تم میں سے کچھ لوگ گھوڑوں کی نیک اعمال میں سبقت لے جانے والے بھی ہیں۔

15756...... ((عَنْ حُذَيْفَةَ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا تَسْأَلُونِي؟ فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، إِنَّ اللهَ بَعَثَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا النَّاسَ مِنَ الْكُفْرِ إِلَى الْإِيمَانِ، وَمِنَ الضَّلَالَةِ إِلَى الْهُدَى، فَاسْتَجَابَ لَهُ مَنِ اسْتَجَابَ، فَحَيِيَ مِنَ الْحَقِّ مَا كَانَ مَيْتًا، وَمَاتَ مِنَ الْبَاطِلِ مَا كَانَ حَيًّا، ثُمَّ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فَكَانَتِ الْخِلَافَةُ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ))

صحيح: مسند احمد: 23432۔

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: اے لوگو! تم مجھ سے سوال کیوں نہیں کرتے؟ بلاشبہ لوگ تو نبی کریم ﷺ سے خیر کے متعلق کرتے تھے، لیکن میں آپ سے شر کے بارے سوال کرتا تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو مبعوث فرمایا، جس نے لوگوں کو

کفر سے ایمان کی طرف اور گمراہی سے ہدایت کی طرف دعوت دی۔ بس جس نے آپ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اسے قبول کیا، اس کے حق جو مٹ چکا تھا، اُس کا احیا ہو گیا اور باطل جو بھی زندہ تھا، وہ مٹ گیا۔ پھر نبوت چلی گئی، اور خلافت نبوت کے طریقے پر آئی۔“

شرح الحدیث:......قولہ: ”فكانت الخلافة علىٰ منهاج النبوة“ آپ ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ خلافت نبوت کے منہج پر ہوگی۔ یہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد خلفائے راشدین کا زمانہ ہے۔ اس حدیث میں خلفائے راشدین کی مدح اور تعریف ہے۔

15757...... ((عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ بَشِيرٌ رَجُلًا يَكُفُّ حَدِيثَهُ، فَجَاءَ أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ، فَقَالَ: يَا بَشِيرُ بْنَ سَعْدٍ أَتَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْأُمَرَاءِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا أَحْفَظُ خُطْبَتَهُ، فَجَلَسَ أَبُو ثَعْلَبَةَ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا، فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً، فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُونَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا، ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ ثُمَّ سَكَتَ)) قَالَ حَبِيبٌ: فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَكَانَ يَزِيدُ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فِي صَحَابَتِهِ، فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ أُذَكِّرُهُ إِيَّاهُ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي أَرْجُو أَنْ يَكُونَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، يَعْنِي عُمَرَ، بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ، فَأُدْخِلَ كِتَابِي عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَسُرَّ بِهِ وَأَعْجَبَهُ

حسن: رواہ احمد: 18406، واسنادہ حسن، مگر جن احادیث میں یہ قول ہے کہ (ثم تکون خلافة علی

منہاج النبوۃ) کہ نبوت کے بعد خلافت منہاج نبوت پر قائم ہوگی۔ یہ الفاظ شاذ ہیں۔ کیوں کہ صحیح احادیث میں خلافت کے ختم ہونے کے بعد اور بادشاہی آنے پر پھر خلافت نبوت کے طریقے پر ہونے کا ذکر نہیں ہے۔ ''سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، اور بشیر بن سعد ایک ایسے آدمی تھے جو اپنی بیان کرتے سے گریز کرتے تھے، چنانچہ سیدنا ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ تشریف لائے، انھوں نے کہا: اے بشیر بن سعد! کیا تمھیں امراء یعنی حکمرانوں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے؟ تو سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ یاد ہے۔ چنانچہ اس کے بعد سیدنا ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے، پھر سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے اندر نبوت ہوگی جب تک اللہ چاہے گا، پھر جب اللہ اِسے اٹھانا چاہے گا تو اِسے اٹھا لے گا۔ پھر نبوت کے منہاج پر خلافت کا نظام ہوگا، یہ بھی رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ رہے، پھر اللہ تعالیٰ اِسے بھی جب اٹھانا چاہے گا تو اِس کو ختم فرما دے گا۔ پھر کاٹ کھانے والی ملوکیت کا نظام ہوگا، یہ بھی جب تک اللہ تعالیٰ کا چاہے گا، باقی رہے گا، پھر اللہ کریم اِسے بھی ختم کر دے گا جب وہ اس کو ختم کرنا چاہے گا۔ پھر اس کے بعد ظلم اور جبر کی بادشاہی حکومت ہوگی۔ یہ بھی باقی رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ باقی رہے۔ پھر یہ نظام بھی ختم ہو جائے گا جب اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ اِسے ختم فرما دے۔ اس کے بعد پھر خلافت نبوت کے منہاج پر ہوگی۔ اس کو بیان کرنے کے بعد آپ خاموش ہو گئے۔ حبیب بن سالم رحمہ اللہ جو سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: جب سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ خلیفہ بنے، تو آپ کے ساتھیوں میں سے سیدنا یزید بن نعمان بن بشیر رحمہ اللہ بھی تھے، میں نے انھیں یہی حدیث لکھ کر بھیجی، اور انھیں اس کے متعلق یاد دلایا۔ میں (حبیب) نے انھیں کہا: میں امید کرتا ہوں کہ کاٹنے بادشاہی اور جبری حکومت کے بعد امیر المومنین خلیفہ وقت سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ ہی ہیں۔ چنانچہ تم میری اس لکھی ہوئی حدیث کو سیدنا عمر بن عبد العزیز پر پیش کرو۔ اِسے دیکھ کر عمر بن عبد العزیز خوش ہوئے اور انھوں نے

اِسے پسند بھی کیا۔

15758...... ((عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ، حَتَّى لَا يُدْرَى مَا صِيَامٌ، وَلَا صَلَاةٌ، وَلَا نُسُكٌ، وَلَا صَدَقَةٌ، وَلَيُسْرَى عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةٍ، فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ، وَتَبْقَى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ، يَقُولُونَ: أَدْرَكْنَا آبَاءَ نَا عَلَى هٰذِهِ الْكَلِمَةِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَنَحْنُ نَقُولُهَا فَقَالَ لَهُ صِلَةُ: مَا تُغْنِي عَنْهُمْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَهُمْ لَا يَدْرُونَ مَا صَلَاةٌ، وَلَا صِيَامٌ، وَلَا نُسُكٌ، وَلَا صَدَقَةٌ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ، ثُمَّ رَدَّهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا، كُلَّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حُذَيْفَةُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: يَا صِلَةُ، تُنْجِيهِمْ مِنَ النَّارِ ثَلَاثًا))

صحيح:سنن ابن ماجه:4049۔ والحاكم: 473/4

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام اس طرح مٹ جائے گا، جس طرح کپڑا بوسیدہ ہو جاتا ہے، حتی کہ لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں رہے گا کہ روزے کیا ہوتے ہیں یا نماز یا قربانی یا صدقہ کیا ہوتا ہے۔؟ اللہ کی کتاب کو ایک ہی رات میں اٹھالیا جائے گا اور زمین میں اس کی ایک آیت بھی نہیں رہے گی۔ لوگوں میں کچھ بوڑھے مرد اور عورتیں رہ جائیں گی جو کہیں گی: ہم نے اپنے بزرگوں کو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہتے دیکھا تھا، ہم بھی کہتے ہیں۔ (سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد) سیدنا صلہ بن زفر نے کہا: انہیں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهَ سے کیا فائدہ ہوگا جب انہیں نماز، روزے، قربانی اور صدقے کا بھی علم نہیں ہوگا؟ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے منہ پھیر لیا۔ انہوں نے تین بار یہ سوال کیا اور ہر دفعہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے منہ پھیرتے رہے۔ تیسری بار ان کی طرف متوجہ ہو کر تین بار فرمایا: اے صلہ! (اس دور میں) یہی کلمہ ان لوگوں کو جہنم سے بچا لے گا۔''

15759...... ((عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ: جِئْتُ يَوْمَ الْجَرَعَةِ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلْتُ لَيُهْرَاقَنَّ الْيَوْمَ هَاهُنَا دِمَاءٌ فَقَالَ ذَاكَ الرَّجُلُ كَلَّا وَاللّٰهِ قُلْتُ بَلَى وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ قُلْتُ بَلَى وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَحَدِيثُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيهِ قُلْتُ بِئْسَ الْجَلِيسُ لِي أَنْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِي أُخَالِفُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَنْهَانِي ثُمَّ قُلْتُ مَا هَذَا الْغَضَبُ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ وَأَسْأَلُهُ فَإِذَا الرَّجُلُ حُذَيْفَةُ))

صحيح: مسلم: 2893-

محمد (بن سیرین) سے روایت ہے، انھوں نے کہا: سیدنا جندب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جرعہ کے دن وہاں آیا تو (وہاں) ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے کہا: آج یہاں بہت خونریزی ہوگی۔ اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! ہرگز نہیں ہوگی۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! ضرور ہو گی، اس نے کہا: واللہ! ہرگز نہیں ہوگی۔ میں نے کہا: واللہ! ضرور ہوگی۔ اس نے کہا: واللہ! ہرگز نہیں ہوگی۔ یہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے، جو آپ نے مجھے ارشاد فرمائی تھی۔ میں نے جواب میں کہا: آج تم میرے لیے آج کے بدترین ساتھی (ثابت ہوئے) ہو۔ تم مجھ سے سن رہے ہو کہ میں تمھاری مخالفت کررہا ہوں اور تم نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، اس کی بنا پر مجھے روکتے نہیں؟ پھر میں نے کہا: یہ غصہ کیسا؟ چنانچہ میں (ٹھیک طرح سے) ان کی طرف متوجہ ہوا اور ان کے بارے میں پوچھا تو وہ آدمی سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے۔

شرح الحديث:...... علامہ ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمٰن اعظمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الجرعة، یہ کوفہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ جرعہ سے مراد وہ دن ہے جس میں اہل کوفہ اپنے گورنر کو ملنے کے لیے باہر نکلے تھے، جسے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے تعینات کیا تھا، لیکن اہل کوفہ اُسے ماننے سے انکار کر دیا اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا کہ اُن پر سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو گورنر

مقرر کریں، چنانچہ انھوں نے سیدنا ابوموسیٰ کو مقرر کر دیا۔

یہ قول: 'أُخَالِفُكَ' اس کے بارے امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے شہر کے تمام معتمد نسخوں میں لفظ خا کے ساتھ یہ کلمہ واقع ہوا ہے۔ لیکن قاضی کہتے ہیں: یہ کلمہ ہمارے تمام شیوخ کی روایت میں 'أُحَالِفُكَ' بغیر نقطہ یعنی حا کے ساتھ آیا ہے، جو حلف سے نکلا ہے جس کا معنی قسم ہے۔

قاضی مزید یہ بات بھی کہتے ہیں کہ یہ کلمہ بعض روایوں نے خا نقطہ کے ساتھ بھی روایت کیا ہے، جب کہ دونوں طرح ہی درست ہے۔ لیکن بغیر نقطے کے پڑھنا زیادہ سیاق کلام سے ظاہر ہوتا ہے، تا کہ ہم دونوں کے درمیان قسم کا تکرار ہونے کی وجہ سے بھی مفہوم اخذ ہوتا ہے۔

15760...... ((عَنْ أَبِی ثَوْرٍ، قَالَ: بَعَثَ عُثْمَانُ یَوْمَ الْجَرَعَةِ بِسَعِیدِ بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: فَخَرَجُوا إِلَیْهِ فَرَدُّوهُ، قَالَ: فَکُنْتُ قَاعِدًا مَعَ أَبِی مَسْعُودٍ، وَحُذَیْفَةَ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: مَا کُنْتُ أَرَی أَنْ یَرْجِعَ لَمْ یُهْرِقْ فِیهِ دَمًا، قَالَ: فَقَالَ حُذَیْفَةُ: وَلَکِنْ قَدْ عَلِمْتُ لَتَرْجِعَنَّ عَلَی عُقْبَیْهَا لَمْ یُهْرِقْ فِیهَا مَحْجَمَةَ دَمٍ، وَمَا عَلِمْتُ مِنْ ذَلِكَ شَیْئًا إِلَّا شَیْئًا عَلِمْتُهُ وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَیٌّ، حَتَّی إِنَّ الرَّجُلَ لَیُصْبِحُ مُؤْمِنًا، ثُمَّ یُمْسِی مَا مَعَهُ مِنْهُ شَیْءٌ، وَیُمْسِی مُؤْمِنًا، وَیُصْبِحُ مَا مَعَهُ مِنْهُ شَیْءٌ، یُقَاتِلُ فِئَتَهُ الْیَوْمَ، وَیَقْتُلُهُ اللّٰهُ غَدًا، یَنْکُسُ قَلْبُهُ تَعْلُوهُ اسْتُهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: أَسْفَلُهُ؟ قَالَ: اسْتُهُ))

حسن: رواه احمد: 23348، والحاکم: 158/2

ابوثور رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے یوم جرعہ کو سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو (کوفہ پر) مقرر کیا، اہل کوفہ ان کے استقبال کے لیے نکلے، لیکن انھوں نے ماننے سے انکار کر دیا۔ جب کہ میں ابومسعود اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں خیال نہیں کرتا کہ وہ واپس جائے کہ خون بہے گا۔ ابوثور کہتے ہیں کہ سیدنا

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ وہ ضرور اپنے پاؤں واپس پلٹ جائے تا کہ کوئی بڑا خون خرابہ نہ ہو۔ اس کے بارے جو میں جانتا ہوں وہ تم بھی جانتے ہو، جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حتی کہ آدمی ایمان کی حالت میں صبح کرے گا، پھر وہ رات اِس حال میں کرے گا کہ ایمان میں سے کچھ بھی اس کے پاس نہیں ہوگا۔ ایسے ایک آدمی رات ایمان کی حالت میں کرے گا اور صبح ہونے تک ایمان میں سے کچھ بھی اُس کے پاس نہیں ہوگا۔ وہ آج اپنے ہی گروہ (مسلمان) سے قتال کرتا ہے، جب کہ آئندہ کل اللہ تعالیٰ اُسے مار دے گا۔ اللہ اُس کے دل کو اوندھا کر دے گا۔''

15761...... ((عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَمَّارٍ: أَرَأَيْتُمْ صَنِيعَكُمْ هَذَا الَّذِى صَنَعْتُمْ فِى أَمْرِ عَلِيٍّ، أَرَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ أَوْ شَيْئًا عَهِدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَلَكِنْ حُذَيْفَةُ أَخْبَرَنِى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِى أَصْحَابِى اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا، فِيهِمْ ثَمَانِيَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِى سَمِّ الْخِيَاطِ، ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ وَأَرْبَعَةٌ لَمْ أَحْفَظْ مَا قَالَ شُعْبَةُ فِيهِمْ)) وَ فِى رِوَايَةٍ عَنْهُ: قُلْنَا لِعَمَّارٍ: أَرَأَيْتَ قِتَالَكُمْ، أَرَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ؟ فَإِنَّ الرَّأْيَ يُخْطِءُ وَيُصِيبُ، أَوْ عَهْدًا عَهِدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ فِى أُمَّتِى قَالَ شُعْبَةُ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: حَدَّثَنِى حُذَيْفَةُ، وَقَالَ غُنْدَرٌ: أُرَاهُ قَالَ: فِى أُمَّتِى اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا، حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِى سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ، سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِى أَكْتَافِهِمْ، حَتَّى يَنْجُمَ مِنْ صُدُورِهِمْ

صحيح: رواه مسلم: 2779: 9

''قیس (بن عباد) سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے اپنے اس کام پر غور کیا جو آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے معاملے میں کیا ہے؟ (ان کا بھرپور ساتھ دیا ہے اور ان کے مخالفین سے جنگ تک کی ہے) یہ آپ کے اپنے غور وفکر سے اختیار کی ہوئی آپ کی رائے تھی یا ایسی چیز تھی جس کی ذمہ داری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ لوگوں کے سپرد کی تھی؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسی ذمہ داری ہمارے سپرد نہیں کی جو انہوں نے تمام لوگوں کے سپرد نہ کی ہو، لیکن سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی، کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ساتھیوں میں سے بارہ افراد منافق ہیں، ان میں سے آٹھ ایسے ہیں جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے (کبھی داخل نہیں ہوں گے)، ان میں آٹھ ایسے ہیں (کہ ان کے شر سے نجات کے لیے ان کے کندھوں کے درمیان ظاہر ہونے والا سرخ) پھوڑا تمہاری نجات کے لیے تمہیں کفایت کرے گا اور چار۔ (آگے کا حصہ) مجھے (اسود بن عامر کو) یاد نہیں کہ شعبہ نے ان (چار) کے بارے میں کیا کہا تھا۔'' قیس بن عباد سے دوسری روایت یہ ہے: ہم لوگوں نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی حمایت میں) اپنی جنگ کو کیسے دیکھتے ہیں، کیا یہ ایک رائے ہے جو آپ نے غور وفکر سے اختیار کی ہے؟ تو رائے غلط بھی ہو سکتی ہے اور صحیح بھی، یا کوئی ذمہ داری ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کوئی ایسی (خصوصی) ذمہ داری نہیں دی تھی جو تمام لوگوں کے سپرد نہ کی ہو اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: بیشک میری امت میں ۔۔ شعبہ نے کہا: اور میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے کہا تھا: مجھے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے (یہ) حدیث سنائی۔ اور غندر نے کہا: مجھے لگتا ہے کہ انہوں نے کہا: میری امت میں بارہ منافق ہیں، وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ اس کی خوشبو پائیں گے، جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل نہ ہو جائے۔ ان میں سے آٹھ ایسے ہیں (کہ ان کے شر سے بچاؤ کے لیے) تمہاری کفایت ایک ایسا پھوڑا کرے گا جو آگ کے جلتے ہوئے دیے کی طرح (اوپر

سے سرک) ہوگا، ان کے کندھوں میں ظاہر ہوگا یہاں تک کہ ان کے سینوں سے نکل آئے گا۔"

15762...... ((عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ؟ وَبَيْنَ حُذَيْفَةَ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ؟ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: أَخْبِرْهُ إِذْ سَأَلَكَ، قَالَ: كُنَّا نُخْبَرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ، فَإِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ، وَأَشْهَدُ بِاللّٰهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ، وَعَذَرَ ثَلَاثَةً، قَالُوا: مَا سَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَلِمْنَا بِمَا أَرَادَ الْقَوْمُ، وَقَدْ كَانَ فِي حَرَّةٍ فَمَشَى فَقَالَ: إِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ، فَلَا يَسْبِقْنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوهُ، فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ))

صحيح: رواه مسلم: 11:2779

"ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: عقبہ والوں میں سے ایک شخص اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے درمیان (اس طرح کا) جھگڑا ہو گیا جس طرح عام لوگوں کے درمیان ہو جاتا ہے۔ (گفتگو کے دوران میں) انہوں نے (اس شخص سے) کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ عقبہ والوں کی تعداد کتنی تھی؟ (سیدنا ابو طفیل رضی اللہ عنہ نے) کہا: لوگوں نے اس سے کہا: جب وہ آپ سے پوچھ رہے ہیں تو انہیں بتاؤ۔ (پھر سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے خود ہی جواب دیتے ہوئے) کہا: ہمیں بتایا جاتا تھا کہ وہ چودہ لوگ تھے اور اگر تم بھی ان میں شامل تھے تو وہ کل پندرہ لوگ تھے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ان میں سے بارہ دنیا کی زندگی میں بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ میں تھے اور (آخرت میں بھی) جب گواہ کھڑے ہوں گے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین لوگوں کا عذر قبول فرما لیا تھا جنہوں نے کہا تھا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کرنے والے کا اعلان نہیں سنا تھا اور اس بات سے بھی بے خبر تھے کہ ان لوگوں کا ارادہ کیا ہے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حرہ میں تھے، آپ چل پڑے اور

فرمایا: پانی کم ہے، اس لیے مجھ سے پہلے وہاں کوئی نہ پہنچے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے (وہاں پہنچ کر) دیکھا کہ کچھ لوگ آپ سے پہلے وہاں پہنچ گئے ہیں تو آپ نے اس روز ان پر لعنت کی۔"

شرح الحدیث:...... یہ قول کہ "أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ" اس کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ عقبہ وہ مشہور بیعت عقبہ نہیں، جو منٰی میں انصار کی بیعت والا ہے، بلکہ یہ عقبہ تبوک میں راستے ایک جگہ کا نام ہے۔ غزوہ تبوک میں جہاں منافقین عذر بنانے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہوئے تھے، پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو ان سے بچالیا۔

15763...... ((عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: إِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ بَعْدَ الْإِيمَانِ))

صحیح: رواه البخاري: 7114

"سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: منافقت تو نبی ﷺ کے عہد مبارک میں تھی، آج تو ایمان کے بعد کفر اختیار کرنا ہے۔"

15764...... ((عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: إِنَّ الْمُنَافِقِينَ الْيَوْمَ شَرٌّ مِنْهُمْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانُوا يَوْمَئِذٍ يُسِرُّونَ وَالْيَوْمَ يَجْهَرُونَ))

صحیح: رواه البخاري: 7113

"سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: آج کل کے منافق رسول اللہ ﷺ کے دور کے منافقین سے زیادہ بدتر ہیں۔ وہ اپنی شرارتوں کو چھپا کر عمل کرتے تھے اور یہ لوگ اعلانیہ ان کا ارتکاب کرتے ہیں۔"

15765...... ((عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ وَدَجَّالُونَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ: مِنْهُمْ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، وَإِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي))

صحیح: رواه احمد: 23358، والطحاوی فی مشکل الآثار: 2953، والطبرانی فی

الكبير: 188/3

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ستائیس کذاب اور دجال ہوں گے، جن میں چار عورتیں ہوں گی۔ جان لو! میں خاتم الانبیاء ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

15766...... ((عَنْ حُذَيْفَةَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي زَمَانٌ يَتَمَنَّوْنَ فِيهِ الدَّجَّالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، مِمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: مِمَّا يَلْقُونَ مِنَ الضَّنَاءِ أَوِالْعَنَاءِ))

حسن: رواه الطبرانی فی الاوسط: 4301

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر ایسا (کٹھن) زمانہ آئے گا کہ وہ دجال کی تمنا کرنے لگ جائیں گے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، ایسے کیوں ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مشقت یا بیماری میں پڑنے کی وجہ سے (ایسی خواہش کرنے لگیں گے)۔ (لوگ برائی میں غرق ہوں گے اور نیک عمل کرنا مشکل ہوگا)

15767...... ((عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، فَقَالَ لَهُ عُقْبَةُ: حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الدَّجَّالِ قَالَ: إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ، وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً، فَنَارٌ تُحْرِقُ، وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا، فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ، فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا، فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ، فَقَالَ عُقْبَةُ: وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ تَصْدِيقًا لِحُذَيْفَةَ))

متفق علیه: رواه البخاری: 3450، ومسلم: 2935، 2934۔ واللفظ لمسلم۔

''ربعی بن حراش نے سیدنا عقبہ بن عمرو ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی، (ربعی نے) کہا:

میں ان (عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، عقبہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ نے دجال کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے جو حدیث سنی ہے، وہ مجھے بیان کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دجال نکلے گا اس کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ ہوگی۔ جو لوگوں کو پانی نظر آرہا ہوگا (وہ) آگ ہوگی۔ اور جو لوگوں کو آگ نظر آرہی ہوگی۔ وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا تم میں سے جو شخص اس کو پائے وہ اس میں کود جائے جو اسے آگ نظر آرہی ہو۔ بلاشبہ وہ میٹھا پاکیزہ پانی ہوگا۔ سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا۔ اور میں نے (بھی) یہ حدیث سنی تھی۔"

عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ وہی ہیں جو ابو مسعود بدری کی کنیت سے مشہور ہیں۔

15768...... ((عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ، مَعَهُ نَهرَان يَجْرِيَان، أَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ، مَاءٌ أَبْيَضُ، وَالْآخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ، نَارٌ تَأَجَّجُ، فَإِمَّا أَدْرَكَنَّ أَحَدٌ، فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغَمِّضْ، ثُمَّ لْيُطَأْطِءْ رَأْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ، فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ))

صحيح: رواه مسلم: 2934: 105

"ربعی بن حراش نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کچھ دجال کے ساتھ ہوگا اسے میں خود اس کی نسبت بھی زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں۔ اس کے ساتھ دو چلتے ہوئے دریا ہوں گے۔ دونوں میں سے ایک بظاہر سفید رنگ کا پانی ہوگا اور دوسرا بظاہر بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی۔ اگر کوئی شخص اس کو پالے تو اس دریا کی طرف آئے جسے وہ آگ (کی طرح) دیکھ رہا ہے اور اپنی آنکھ بند کرے۔ پھر اپنا سر جھکائے اور اس میں سے پیے تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔ اور دجال بے نور آنکھ والا ہے اس کے اوپر موٹا ناخونہ (گوشت کا ٹکڑا

جو آنکھ میں پیدا ہو جاتا ہے) ہوگا۔اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا۔: کافر۔اسے ہر مومن لکھنے (پڑھنے) والا ہو یا نہ لکھنے (پڑھنے) والا پڑھ لے گا۔"

15769...... ((عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، جُفَالُ الشَّعَرِ، مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ))

صحيح: رواه مسلم: 2934۔ اس میں یہ قول 'جُفَالُ الشَّعَرِ' بہت زیادہ بال ہونا ہے۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دجال کی بائیں آنکھ (بھی) عیب دار ہوگی اور بال گھنے گچھے دار ہوں گے، اس کے ہمراہ ایک جنت ہوگی اور ایک دوزخ ہوگی۔اس کی دوزخ (حقیقت میں) جنت ہوگی اور اس کی جنت اصل میں دوزخ ہوگی۔"

15770...... ((عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: لَفِتْنَةُ بَعْضِكُمْ أَخْوَفُ عِنْدِي مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، إِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ فِتْنَةٍ صَغِيرَةٍ وَلَا كَبِيرَةٍ إِلَّا تَتَّضِعُ لِفِتْنَةِ الدَّجَّالِ، فَمَنْ نَجَا مِنْ فِتْنَةِ مَا قَبْلَهَا نَجَا مِنْهَا، وَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ مُسْلِمًا، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عينيه: كافر، مهجاة ك، ف، ر))

حسن: رواه البزار: 2807، وصححه ابن حبان: 6807، واللفظ له

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ آپ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "تمہارا آپس کا فتنہ میرے نزدیک دجال کے فتنے سے زیادہ خوفناک ہوگا، اس لیے کہ ہر کوئی چھوٹا یا بڑا فتنہ دجال کے فتنے کے لیے راہ ہموار کرتا ہے، لہٰذا جو شخص دجال سے پہلے والے فتنوں سے نجات پا گیا وہ فتنہ دجال سے بھی بچ جائے گا، وہ کسی مسلمان کو تکلیف نہیں دے سکے گا، اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کافر، یعنی ک، ف ر۔"

15771...... ((عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَكُونُ فِتَنٌ عَلَى أَبْوَابِهَا دُعَاةٌ إِلَى النَّارِ، فَأَنْ تَمُوتَ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلِ شَجَرَةٍ، خَيرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتْبَعَ أَحَدًا مِنْهُمْ))

حسن: رواه ابن ماجه: 3981

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسے فتنے رونما ہوں گے کہ ان کے دروازوں پر جہنم کی طرف بلانے والے داعی ہوں گے۔ ان میں سے کسی کی پیروی کرنے سے بہتر ہے کہ تم کسی درخت کی جڑ چباتے ہوئے مر جاؤ۔''

15772...... ((عَنْ حُذَيْفَةَ: إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، فَأَحْدَقَهُ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ، فَقَالَ: إِنِّي أَرَى الَّذِي تُنْكِرُونَ، إِنِّي قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ هَذَا الْخَيرَ الَّذِي أَعْطَانَا اللّٰهُ، أَيَكُونُ بَعْدَهُ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: السَّيْفُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ثُمَّ مَاذَا يَكُونُ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ لِلَّهِ خَلِيفَةٌ فِي الْأَرْضِ فَضَرَبَ ظَهْرَكَ، وَأَخَذَ مَالَكَ، فَأَطِعْهُ، وَإِلَّا فَمُتْ، وَأَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مَعَهُ نَهرٌ وَنَارٌ، فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ، وَجَبَ أَجْرُهُ، وَحُطَّ وِزْرُهُ، وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ، وَجَبَ وِزْرُهُ، وَحُطَّ أَجْرُهُ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ هِيَ قِيَامُ السَّاعَةِ))

حسن: رواه ابو داود: 4244، واللفظ له، واحمد: 23430، والحاكم: 432/4، 433

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: دیگر صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق پوچھا کرتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے متعلق سوال کیا کرتا تھا (کہ کہیں اس میں مبتلا نہ ہو جاؤں) تو ان لوگوں نے ان کو غور سے دیکھا۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں خوب سمجھتا ہوں جو تمہیں برا لگتا ہے۔ میں نے عرض کیا تھا: اے اللہ

کے رسول! یہ خیر جو اللہ نے ہمیں عنایت فرمائی ہے کیا اس کے بعد شر ہو گا جیسے کہ اس سے پہلے تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا تو اس سے بچاؤ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تلوار۔ راوی قتیبہ نے اپنی روایت میں کہا: میں (حذیفہ رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: کیا تلوار سے کوئی فائدہ ہو گا؟ فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: کیا؟ فرمایا: صلح ہو گی جس میں (بباطن) خیانت ہو گی اور دھوکا ہو گا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کے بعد کیا ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر زمین میں اللہ کا کوئی خلیفہ ہو اور وہ تمہاری کمر پر مارے اور تمہار مال چھین لے تب بھی اس کی اطاعت کرنا۔ ورنہ اس حال میں مر جانا کہ تم (جنگل میں) کسی درخت کی جڑ چبا کر گزارہ کرنے والے ہو۔ میں نے عرض کیا: پھر کیا ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دجال آئے گا، اس کے پاس نہر ہو گی اور آگ۔ جو اس کی آگ میں پڑا اس کا اجر ثابت ہوا اور اس کے گناہ ختم ہوئے اور جو اس کی نہر میں پڑا اس کے گناہ ثابت ہوئے اور اجر ضائع ہو گئے۔ میں نے عرض کیا: پھر کیا ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر قیامت آ جائے گی۔"

15773...... ((عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: قُلْتُ: بَعْدَ السَّيْفِ؟ قَالَ: بَقِيَّةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ، وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ۔ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ، قَالَ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَضَعُهُ عَلَى الرِّدَّةِ الَّتِي فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ عَلٰى أَقْذَاءٍ، يَقُولُ: قَذًى، وَ هُدْنَةٌ، يَقُولُ: صُلْحٌ، عَلَى دَخَنٍ عَلَى ضَغَائِنَ))

خالد بن خالد یشکری سے یہ حدیث روایت ہے کہ انھوں نے کہا: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے (رسول اللہ ﷺ سے) کہا کہ تلوار کے بعد (کیا ہو گا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ باقی بچیں گے جن کے دلوں میں فساد ہو گا۔ بظاہر صلح کریں گے مگر باطن میں دھوکا ہو گا۔ پھر حدیث بیان کی۔ کہا کہ جناب قتادہ رحمہ اللہ اس حدیث کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں پیش آنے والے فتنہ ارتداد پر محمول کیا کرتے تھے۔

حسن۔ ابوداود: 4245۔ من حديث عبد الرزاق وهو في مصنفه: 2071۔ وعند

أحمد: 23429 ۔

قذاء، قذی کی جمع ہے۔ اس تنکے کو کہتے ہیں جو آنکھ میں پڑ جاتا ہے۔ ھدنۃ کا معنی صلح اور دخن کا معنی سینے کا بغض جلن اور کڑھن ہے۔

15774...... ((عَنْ نصرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ ، قَالَ: أَتَيْتُالْيَشْكُرِيَّ فِي رَهْطٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ ، قَالَ: فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ ؟ قَالَ: قُلْنَا : بَنُو لَيْثٍ ، قَالَ: فَسَأَلْنَاهُ وَسَأَلَنَا ، ثُمَّ قُلْنَا: أَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثِ حُذَيْفَةَ ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ أَبِي مُوسَى قَافِلِينَ ، وَغَلَتِ الدَّوَابُّ بِالْكُوفَةِ ، فَاسْتَأْذَنْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي أَبَا مُوسَى ، فَأَذِنَ لَنَا ، فَقَدِمْنَا الْكُوفَةَ بَاكِرًا مِنَ النَّهَارِ ، فَقُلْتُ لِصَاحِبِي : إِنِّي دَاخِلٌ الْمَسْجِدَ ، فَإِذَا قَامَتِ السُّوقُ خَرَجْتُ إِلَيْكَ ، قَالَ : فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ، فَإِذَا فِيهِ حَلْقَةٌ كَأَنَّمَا قُطِعَتْ رُءُوسُهُمْ ، يَسْتَمِعُونَ إِلَى حَدِيثِ رَجُلٍ ، قَالَ : فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ ، قَالَ : فَجَاءَ رَجُلٌ ، فَقَامَ إِلَى جَنْبِي ، قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هَذَا ؟ قَالَ : أَبَصْرِيٌّ أَنْتَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ . قَالَ : قَدْ عَرَفْتُ ، لَوْ كُنْتَ كُوفِيًّا لَمْ تَسْأَلْ عَنْ هَذَا ، هَذَاحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ . قَالَ : فَدَنَوْتُ مِنْهُ ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ ، وَأَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ ، وَعَرَفْتُ أَنَّ الْخَيْرَ لَنْ يَسْبِقَنِي ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، أَبَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ ؟ قَالَ : يَا حُذَيْفَةُ ، تَعَلَّمْ كِتَابَ اللّٰهِ ، وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ، ثَلَاثَ مِرَارٍ . قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، أَبَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ ؟ قَالَ: فِتْنَةٌ وَشَرٌّ ، قَالَ : قُلْتُ ؛ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَبَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ ؟ قَالَ: يَا حُذَيْفَةُ ، تَعَلَّمْ كِتَابَ اللّٰهِ ، وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ، ثَلَاثَ مِرَارٍ ، قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، أَبَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ ؟ قَالَ: هُدْنَةٌعَلَى دَخَنٍ ، وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ ، قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، الْهُدْنَةُ عَلَى دَخَنٍ مَا هِيَ ؟ قَالَ: لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ ، قَالَ: قُلْتُ : يَا

رَسُولَ اللّٰهِ، أَبعْدَ هَذَا الْخيرِ شَرٌّ ؟ قَالَ: يَا حُذَيْفَةُ، تَعَلَّمْ كِتَابَ اللّٰهِ، وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ، ثَلاثَ مِرَارٍ. قَالَ: قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَبعْدَ هَذَا الْخَيرِ شَرٌّ ؟ قَالَ: فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ، عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلى أَبْوَابِ النَّارِ، وَأَنْتَ أَنْ تَمُوتَ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلٍ خَيرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتبَعَ أَحَدًا مِنْهُمْ))

حسن: رواه أبوداود: 4246۔ وأحمد: 23282۔ وصححه ابن حبان:5963۔

نصر بن عاصم لیثی نے بیان کیا کہ ہم بنولیث کے چند لوگ خالد بن خالد یشکری کے ہاں گئے۔ انہوں نے پوچھا: آپ کون لوگ ہیں؟ ہم نے بتایا کہ بنولیث سے ہیں۔ ہم آپ کی خدمت میں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث معلوم کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ تو انہوں نے وہ حدیث بیان کی، کہا کہ ہم (بنولیث کے لوگ) سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ واپس لوٹے۔ جب کہ کوفہ میں جانور (خچر وغیرہ) مہنگے تھے۔ تو میں اور میرے ساتھی نے سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اجازت چاہی تو انہوں نے ہمیں اجازت دے دی۔ تو میں نے اپنے ساتھی (نصر بن عاصم) سے کہا کہ میں مسجد جاتا ہوں اور جب منڈی شروع ہوگی، میں تمہارے پاس آ جاؤں گا۔ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہاں ایک حلقہ لگا ہوا ہے، گویا ان کے سر کٹے ہوئے (ہمہ تن گوش)، ایک آدمی کی بات بڑے غور سے سن رہے ہیں۔ میں بھی ان میں جا کھڑا ہوا تو ایک آدمی میرے پہلو میں آ کھڑا ہوا۔ میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ اس نے کہا: کیا تم بصرہ کے ہو؟ میں نے کہا۔ ہاں۔ اس نے کہا: میں جان گیا ہوں، اگر تم کوفہ کے ہوتے تو اس شخص کے بارے میں نہ پوچھتے۔ چنانچہ میں اس گفتگو کرنے والے کے قریب ہو گیا (اور وہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے) تو میں نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کر رہے تھے کہ لوگ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھتے تھے اور میں شر کے بارے میں سوال کرتا تھا۔ اور مجھے یقین تھا کہ میں خیر سے محروم نہیں رہوں گا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حذیفہ! اللہ کی کتاب سیکھ (اور

پڑھا کر) اور جو اس میں ہے اس کی پیروی کر۔ آپ ﷺ نے یہ تین بار فرمایا۔ کہتے ہیں کہ میں نے پھر دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حذیفہ! اللہ کی کتاب سیکھ (اور پڑھا کر) اور جو اس میں ہے اس کی اتباع کر۔ اور حدیث بیان کی، اس میں ہے، سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فتنہ ہوگا اور فساد ہوگا۔ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا اس شر کے بعد خیر ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حذیفہ! اللہ کی کتاب سیکھو اور جو اس میں ہے اس کی اتباع کرتے رہو۔ تین بار فرمایا۔ کہتے ہیں: اے اللہ کے رسول! کیا اس شر کے بعد خیر ہوگی؟ فرمایا: صلح ہوگی خیانت والی۔ اتفاق و اجتماع ہوگا مگر کدورت والا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! الهدنة علی الدخن سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے دل پہلے کی سی کیفیت پر واپس نہیں آئیں گے۔ کہتے ہیں، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ فرمایا: فتنہ ہوگا اندھا اور بہرا۔ اور اس کے قائد دوزخ کے دروازوں کی طرف دعوت دینے والے ہوں گے۔ اے حذیفہ! اگر تم اس حال میں مر جاؤ کہ تم کسی درخت کی جڑ کو چبانے والے ہو تو یہ کیفیت تمہارے لیے اس سے بہتر ہوگی کہ ان میں سے کسی کی اتباع کرو۔"

15775...... ((عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَإِنْ لَمْ تَجِدْ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةً فَاهْرُبْ حَتَّى تَمُوتَ، فَإِنْ تَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ. وَقَالَ فِي آخِرِهِ: قَالَ: قُلْتُ: فَمَا يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ؟ قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَتَجَ فَرَسًا لَمْ تُنْتَجْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ))

حسن: رواه أبو داود: 4247۔ وأحمد: 23425۔

سبیع بن خالد نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ان ایام میں کوئی خلیفہ نہ پاؤ تو بھاگ جانا حتیٰ کہ مر جاؤ۔ اور اگر تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تم کسی درخت کی جڑ چبانے والے ہوئے (تو یہ بہتر ہو

گا)۔ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا: اس کے بعد کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی نے چاہا کہ اس کی گھوڑی بچہ جنے، تو وہ بچہ نہیں جن پائے گی کہ قیامت آ جائے گی۔ (یعنی بہت جلد ایسا ہوگا)۔

شرح الحدیث:...... حدیث میں یہ قول کہ لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَتَجَ یعنی اگر کسی نے چاہا کہ اس کی گھوڑی بچہ جنے۔ اس میں قرب قیامت کا بیان ہے کہ اس سے پہلے علامات کبری ظاہر ہو جائیں گی۔ جیسا کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی احادیث کے نفس مضمون سے کمی پیشی اور اختصار یہی مفہوم سمجھا جا سکتا ہے۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی مروی احادیث کو ایک ہی جگہ نقل کرنے سے یہ فائدہ ہوا ہے کہ آپ کبھی فتن کی احادیث کو مطول (لمبی) اور کبھی مختصر بیان کرتے ہیں؛ اسی طرح سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھی اور شاگرد بھی ان احادیث کا حسب ضرورت اختصار کرتے تھے۔

مگر یہ تمام روایات صحیح سند سے ثابت ہیں؛ لیکن بعض کلمات میں راویوں کی طرف سے وہم داخل ہو گیا ہے۔

یہ قول کہ لکع بن لکع؛ یہ کلمہ زفر کے وزن پر ہے۔ اس سے مراد وہ شخص ہے جس کی کوئی معلوم نہ ہو اور نہ ہی اس کے اخلاق کی تعریف کی گئی ہو۔

15776...... ((مُعَاوِيَةَيَقُولُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ، وَإِنَّمَا مَثَلُ عَمَلِ أَحَدِكُم كَمَثَلِ الْوِعَاءِ ،إِذَا طَابَ أَعْلَاهُ طَابَ أَسْفَلُهُ، وَإِذَا خَبُثَ أَعْلَاهُ خَبُثَ أَسْفَلُهُ))

حسن: رواه أحمد: 16853۔ واللفظ له، وابن ماجه: 4035، 4199۔ وصححه ابن حبان: : 392؛ 690۔

سیدنا معاویہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ دنیا میں باقی صرف آزمائشیں اور فتنے ہی باقی بچیں گے۔ تمہارے اعمال کی مثال مشکیزہ کی

مانند ہوگی؛ کہ جب اس کا اوپر کا حصہ ٹھیک رہتا ہے تو نیچے کا بھی اچھا ہوتا ہے اور اگر اس کا اوپر کا حصہ خراب ہو جائے تو نچلا حصہ بھی بدنما بن جاتا ہے۔"

15777......أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنْ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يُرِيدُ أَزْوَاجَهُ لِكَيْ يُصَلِّينَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ))

صحيح البخاری: 7069۔

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گھبرا کر بیدار ہوئے تو فرمایا: "سبحان اللہ! اس رات اللہ تعالیٰ نے کیسے کیسے خزانے اتارے ہیں اور کس طرح کے فتنے نازل کیے ہیں؟ کوئی شخص ہے جو ان حجروں میں محو استراحت (سوئی ہوئی) خواتین (آپ کی بیویوں) کو جگائے تاکہ یہ اٹھ کر نماز پڑھیں؟ بہت سی دنیا میں لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔"

15778......عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، أَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ، أَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ، فَإِنْ يَهْلَكُوا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ، وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا. قَالَ: قُلْتُ: أَمِمَّا بَقِيَ؟ أَوْ مِمَّا مَضَى؟ قَالَ: مِمَّا مَضَى))

حسن: سنن ابو داود: 4254، وأحمد: 3730، 3731؛ والحاكم: 4/ 521 و 3/ 114۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی چکی پینتیس، چھتیس یا سینتیس تک چلے گی۔ پھر اگر ہلاک ہوئے تو ہلاک ہونے والوں کی یہی راہ ہوگی اور اگر ان کا دین قائم رہا تو ستر سال تک قائم رہے گا۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: کیا یہ ستر سال مزید ہوں گے یا سابقہ مدت بھی اس میں شامل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ مدت کے ساتھ۔"

شرح الحدیث:...... فتنہ سن 35؛ یا 36 یا 37 ہجری کے بعد واقع ہوا ہے۔ اس میں شک کا پہلو نہیں بلکہ ایسا ہی ہوا جیسے جب اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی مشیت یہ تھی کہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت سن 35 کے بعد یہ فتنے واقع ہوئے۔ چنانچہ آپ کی شہادت مسلمانوں کی تفریق اور باہمی اختلاف کا بنیادی سبب ہے۔

☆...... یہ فرمان کہ ((فان یصطلحوا فیما بینهم)) یعنی وہ آپس میں اس معاملہ میں صلح نہیں کریں گے۔ چنانچہ ان میں (برے اعمال کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ عالمگیر سنت جاری ہو جائے گی، یعنی خون خرابہ اور باہمی قتل وقتال۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور انعام کے ساتھ اس امت کو مرتد ہونے اور ہلاکت سے محفوظ فرمالے گا۔ پھر تا قیامت جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا اس امت کو باقی رکھے گا۔

15779...... ((عَنْ كُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ لِلْإِسْلَامِ مِنْ مُنْتَهَى؟ قَالَ: أَيُّمَا أَهْلِ بَيْتٍ؟ وَقَالَ: فِي مَوْضِعٍ آخَرَ قَالَ: نَعَمْ، أَيُّمَا أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ، أَوِ الْعُجْمِ أَرَادَ اللّٰهُ بِهِمْ خَيْرًا، أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامَ ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ تَقَعُ الْفِتَنُ كَأَنَّهَا الظُّلَلُ، قَالَ: كَلَّا وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ: بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، ثُمَّ تَعُودُونَ فِيهَا أَسَاوِدَ صُبًّا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ))

صحيح: رواه أحمد: 15917، 15918۔ وصححه الحاكم: 1/34، 4/ 454، 455۔

کرز بن علقمہ خزاعی بیان کرتے ہیں کہ کہ ایک دیہاتی شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اسلام کی کوئی انتہاء بھی ہے؟ تو آپ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: ”جی ہاں، عرب اور عجم میں سے جس گھرانے کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر و ہدایت کا ادارہ فرمائے گا ان پر اسلام کو داخل کر دے گا؛ یعنی انھوں ہدایت سے سرفراز فرمائے گا۔ اس نے کہا: ایسا کیوں ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: کیوں کہ فتنے سایے کی مانند واقع ہوں گے۔ اس بدو صحابی نے پھر کہا: اے اللہ کے رسول! ہرگز نہیں؟ تو آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری

جان ہے۔تم ضرور ان فتنوں میں پڑو گے۔ (اساود صبا) تم ایک دوسرے کی گردنوں کو مارو گے یعنی آپس کا قتل کرو گے۔

((وفی روایة فی آخرها: وَأَفْضَلُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ مُؤْمِنٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ، يَتَّقِي رَبَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ))

مزید ایک روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: فتنے کے ایام میں افضل مومن وہ ہے جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ ہو جائے اور اپنے رب کا خوف رکھے اور لوگوں کو ان کے شر کی وجہ سے چھوڑ دے۔

شرح الحديث:...... اس میں کلمہ اساود؛ یہ اسود کی جمع ہے۔جس کا معنی زندگی ہے۔ صبا؛ یہ کلمہ صاد پر پیش اور یا پر شد کے ساتھ پڑھا جائے گا۔گویا لوگوں پر زندگی انڈیلی جائے گی۔

15780...... ((عن عَبْد اللهِ بْن عُمَرَ يَقُولُ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ، فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا، حَتَّى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ، فَقَالَ قَائِلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ ؟ قَالَ: هِيَ هَرَبٌ وَحَرَبٌ. ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ ؛دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْس مِنِّي، وَإِنَّمَا أَوْلِيَائِي الْمُتَّقُونَ، ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلَى ضِلَعٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ، لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً، فَإِذَا قِيلَ : انْقَضَتْ تَمَادَتْ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى فُسْطَاطَيْنِ: فُسْطَاطِ إِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ، وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا إِيمَانَ فِيهِ، فَإِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ))

صحيح: سنن أبو داود: 4242، وأحمد: 6168، والحاكم: 4/466۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔آپ نے فتنوں اور آزمائشوں کا ذکر فرمایا اور بہت تفصیل سے بیان کیا حتیٰ کہ آپ

ﷺ نے احلاس کے فتنے کا بھی ذکر کیا۔ تو کہنے والے نے کہا: اے اللہ کے رسول! احلاس کا فتنہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بھاگم بھاگ اور غارت گری۔ پھر وسعت و فراخی (مال و زر) کا فتنہ آئے گا، جس کا ظہور میرے اہل بیت کے ایک فرد کے پاؤں تلے سے ہوگا۔ اس کا دعویٰ ہوگا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ وہ مجھ سے نہیں ہوگا۔ بلاشبہ میرے ولی اور دوست صرف متقی لوگ ہیں۔ پھر لوگ ایک آدمی پر صلح کرلیں گے جیسے کہ سرین ہو پسلی پر (یعنی نامعقول اور نااہل ہوگا جس طرح کہ سرین ایک پسلی پر نہیں ٹک سکتی)۔ پھر ایک فتنہ اٹھے گا گھٹا ٹوپ اندھیرا، اس امت میں سے کوئی نہیں بچے گا مگر اسے اس کا طمانچہ پڑ کر رہے گا۔ پس جب سمجھا جائے گا کہ یہ فتنہ ختم ہوگیا وہ اور بڑھ جائے گا۔ آدمی صبح کرے گا تو مومن ہوگا اور شام ہوگی تو کافر ہو جائے گا حتیٰ کہ لوگ دو خیموں (فریقوں) میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک خیمہ ایمان کا، جس میں کوئی نفاق نہیں ہوگا، اور دوسرا نفاق کا جس میں کوئی ایمان نہ ہوگا، اور جب یہ احوال ہوں تو دجال کا انتظار کرنا۔ آج آیا کہ کل۔''

شرح الحديث:...... یہ قول کہ يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي؛ اس قسم کے دعوے تاریخ اسلام میں بہت زیادہ ہیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو اس طرح کے کذاب اور دجال لوگوں سے ڈرایا ہے۔ پھر آپ نے ایک عام قاعدہ بیان فرمایا ہے: وَإِنَّمَا أَوْلِيَائِي الْمُتَّقُونَ۔ میرے دوست تو صرف متقی لوگ ہیں۔ اس میں نبی کریم کے ثابت شدہ نسب مبارک کی نفی نہیں ہے۔

15781......((عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ))

متفق علیه: صحيح البخاري: 7060، ومسلم: 2885

''سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ مدینہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے تو فرمایا: میں جو کچھ دیکھتا ہوں کیا تم بھی دیکھتے ہو؟ صحابہ نے کہا:

نہیں۔ آپ نے فرمایا: میں فتنے دیکھ رہا ہوں کہ وہ بارش کے قطروں کی طرح تمہارے گھروں میں داخل ہو رہے ہیں۔''

باب تعرض الفتن على القلوب

فتنے دلوں پر وارد ہونے کے متعلق باب

15782...... ((عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْفِتَنَ؟ فَقَالَ قَوْمٌ: نَحْنُ سَمِعْنَاهُ، فَقَالَ: لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَجَارِهِ. قَالُوا: أَجَلْ، قَالَ: تِلْكَ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ، وَلَكِنْ أَيُّكُمْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الَّتِي تَمُوجُ مَوْجَ الْبَحْرِ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: فَأَسْكَتَ الْقَوْمُ، فَقُلْتُ: أَنَا. قَالَ: أَنْتَ لِلّٰهِ أَبُوكَ، قَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا، فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتَّى تَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ، عَلَى أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ، وَالْآخَرُ أَسْوَدَ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا، لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا، وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا، إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ۔))

صحیح مسلم: 144۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا: ہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے پوچھا: تم میں سے کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے سنا؟ کچھ لوگوں نے جواب دیا: ہم نے یہ ذکر سنا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید تم وہ آزمائش مراد لے رہے ہو جو آدمی کو اس کے اہل، مال اور پڑوسی (کے بارے) میں پیش آتی ہے؟ انہوں نے کہا: جی

ہاں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس فتنے (اہل، مال اور پڑوسی کے متعلق امور میں سرزد ہونے والی کوتاہیوں) کا کفارہ نماز، روزہ اور صدقہ بن جاتے ہیں۔ لیکن تم میں سے کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس فتنے کا ذکر سنا ہے جو سمندر کی طرح موجزن ہوگا؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس پر سب لوگ خاموش ہو گئے، تو میں نے کہا: میں نے (سنا ہے۔) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے، تیرا باپ اللہ ہی کا (بندہ) ہے (کہ اسے تم سا بیٹا عطا ہوا۔) حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: فتنے دلوں پر ڈالے جائیں گے، چٹائی (کی بنتی) کی طرح تنکا تنکا (ایک ایک) کر کے، اور جو دل ان سے سیراب کر دیا گیا (اس نے ان کو قبول کر لیا اور اپنے اندر بسا لیا)، اس میں ایک سیاہ نقطہ پڑ جائے گا، اور جس دل نے ان کو رد کر دیا، اس میں سفید نقطہ پڑ جائے گا یہاں تک کہ دل دو طرح کے ہو جائیں گے: (ایک دل) سفید، چکنے پتھر کے مانند ہو جائے گا۔ جب تک آسمان و زمین قائم رہیں گے، کوئی فتنہ اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ دوسرا: کالا مٹیالے رنگ کا اوندھے لوٹے کے مانند (جس پر پانی کی بوند بھی نہیں ٹکتی) جو نہ کسی نیکی کو پہچانے گا اور نہ کسی برائی سے انکار کرے گا، سوائے اس بات کے جس کی خواہش سے وہ (دل) لبریز ہوگا۔''

باب تجيء الفتن ويرقق بعضها بعضا

فتنے آئیں گے اور کچھ فتنے دوسروں کو نیچا کریں گے

15783......((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ، وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ، وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هَذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا، وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا، وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا، وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ، فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هَذِهِ مُهْلِكَتِي، ثُمَّ تَنْكَشِفُ، وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ، فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هَذِهِ هَذِهِ، فَمَنْ

أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ، وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ، وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ، وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا، فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ، وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ))

صحيح: رواه مسلم: 1844

''سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے پہلے بھی ہر نبی پر فرض تھا کہ وہ اپنی امت کے حق میں جو بھلائی کی بات جانتا ہے اس کی طرف ان کی رہنمائی کرے، اور ان کے حق میں جو برا ہے اس سے ان کو ڈرائے۔ رہی تمہاری یہ امت تو اس کی عافیت آغاز میں رکھی گئی ہے اور آخری دور میں اسے آزمائش کا اور ایسے معاملات کا سامنا ہوگا جنھیں تم اچھا نہ سمجھو گے، ایسا فتنہ درپیش ہوگا کہ کچھ آزمائشیں دوسروں کو نیچا کر دیں گے، ایسا فتنہ آئے گا کہ کہ مومن کہے گا: یہ میری تباہی کا سامان ہے، پھر وہ چھٹ جائے گا، پھر ایک اور فتنہ آئے گا تو مومن بندہ کہے گا: یہ یہ اصل میں تباہی ہے۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے آگ سے دور رد یا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو اس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہو، (آخری دم تک ایمان کی حفاظت کرے) اور وہ لوگوں کے پاس وہی بات /دعوت لے کر جائے جو وہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پاس لایا جائے۔ اور جو شخص ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہوئے، دل کی گہرائیوں سے کسی امام (مسلمان حکمران) کی بیعت کرے تو استطاعت رکھتے ہوئے اس کی اطاعت کرے، پھر اگر کوئی دوسرا شخص آجائے اور اس کی امامت چھننا چاہے، تو تم اس دوسرے کی گردن اڑادو۔''

باب لا يأتي زمان إلا الذي بعده شر منه

بعد والا زمانہ پہلے سے زیادہ بدتر ہوگا

15784: عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: أَتَيْنَاأَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا

نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ، فَقَالَ : اصْبِرُوا ؛ فَإِنَّهُ لا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ، سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صحيح: رواه البخاري: 7068 .

سیدنا زبیر بن عدی رحمہ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حجاج سے پہنچنے والی تکلیفوں کی شکایت کی۔ انہوں نے فرمایا: صبر کرو، کیونکہ بعد میں آنے والا دور پہلے دور سے بدتر ہوگا، یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

باب قول النبي ﷺ لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ تم میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگ جاؤ

15785: عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ۔

متفق عليه: رواه البخاري: 7077؛ و مسلم: 66 .

سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگ جاؤ۔“

15786: عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اسْتَنْصِتِ النَّاسَ، ثُمَّ قَالَ: لا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

متفق عليه: رواه البخاري: 7080، ومسلم: 65۔

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ”لوگوں کو خاموش کراؤ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔“

15787: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَرْتَدُّوابَعْدِى كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

صحيح: رواه البخاری: 7079

سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میرے بعد الٹے پاؤں پھر کر کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔“

15788: عَنْ أَبِى بَكْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: أَلَا تَدْرُونَ أَىُّ يَوْمٍ هَذَا ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، فَقَالَ: أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ ؟ قُلْنَا : بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ : أَىُّ بَلَدٍ هَذَا ؟ أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ ؟ . قُلْنَا : بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ : فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ وَأَبْشَارَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِى شَهْرِكُمْ هَذَا، فِى بَلَدِكُمْ هَذَا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ؟ . قُلْنَا : نَعَمْ. قَالَ : اللّٰهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ ؛ فَإِنَّهُ رُبَّ مُبَلِّغٍ يُبَلِّغُهُ مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ . فَكَانَ كَذَلِكَ، قَالَ : لَا تَرْجِعُوا بَعْدِى كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

متفق عليه: رواه البخاری: 7078، ومسلم: 1679۔

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ آج کون سا دن ہے؟ صحابہ کرام نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، ہم نے سمجھا شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا: کیا یہ قربانی کا دن نہیں؟ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں، پھر آپ نے فرمایا: یہ کون سا شہر ہے؟ کیا یہ

حرمت والا شہر نہیں؟ ہم نے کہا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری عزت اور تمہارے بدن تم پر حرام ہیں جس طرح اس دن کی حرمت اس مہینے اور اس شہر میں ہے۔ خبردار! کیا میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا۔ یہاں موجود لوگ میرا یہ پیغام غیر لوگوں کو پہنچا دیں کیونکہ بسا اوقات سننے والے سے وہ شخص زیادہ یاد رکھتا ہے جسے حکم پہنچایا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا: میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔"

15789:...... عن وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ يَقُولُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((أَتَزْعُمُونَ أَنِّي مِنْ آخِرِكُمْ وَفَاةً؟ أَلَا إِنِّي مِنْ أَوَّلِكُمْ وَفَاةً، وَتَتْبَعُونِي أَفْنَادًا يُهْلِكُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا))

صحيح: رواه أحمد: 16978؛ وابو يعلى: 7488، 7490، وصححه ابن حبان: 6646۔

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا: "کیا تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ میں تم میں سے آخر میں فوت ہوں گا؟ یاد رکھو! میں تم سب سے پہلے فوت ہونے والا ہوں، اور تم ایک ایک جماعت کر کے میرے پیچھے آنے والے ہو۔ اس حال میں کہ تمہارا بعض بعض کو ہلاک کرے گا۔

شرح الحديث:...... أفنادا: یہ کلمہ فند کی جمع ہے، جس کا معنی متفرق جماعتیں ہیں کہ ایک کے بعد دوسری جماعت آئے۔ آپ یہ فرمان: أَلَا إِنِّي مِنْ أَوَّلِكُمْ وَفَاةً اس میں آپ نے اپنے فوت ہونے کی پیش گوئی فرمائی ہے؛ کہ کبار صحابہ کرام سے بھی پہلے آپ فوت ہو جائیں گے۔ مثلا: سیدنا ابوبکر صدیق؛ عمر فاروق؛ عثمان غنی اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم اجمعین وغیرہم؛ اور دیگر بہت سے صحابہ کرام سے پہلے آپ فوت ہو گئے۔ گویا ویسا ہی ہوا جیسا کہ آپ نے مطلع کیا تھا۔

آپ کی وفات کے بعد صحابہ کرام میں سب سے آخر میں فوت ہونے والے صحابی ایک صدی ہجری بعد فوت ہوئے ہیں۔

15790:...... ((عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزْعُمُونَ أَنِّي مِنْ آخِرِكُمْ وَفَاةً، أَلَا وَإِنِّي مِنْ أَوَّلِكُمْ وَفَاةً، وَلَتَتْبَعُنِّي أَفْنَادًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ))

حسن: رواه ابويعلىٰ الموصلى: 7366، والطبرانى فى الكبير: 19905

''سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ میں تم میں سے آخر میں فوت ہوں گا؟ یادرکھو! میں تم سب سے پہلے فوت ہونے والا ہوں، اورتم ضرور میرے پیچھے آنے والے ہوایک ایک کر کے۔ اس حال میں کہ تمہارا بعض بعض کو ہلاک کرے گا۔

إذا التقى المسلمان بسيفهما فكلاهما فى النار

جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر آپسؑ میں لڑ پڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں

15791:...... عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أَنْصُرُ هَذَا الرَّجُلَ، قَالَ: ارْجِعْ؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَاالْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ۔ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ۔

متفق عليه: رواه البخارى: 31؛ ومسلم: 2888۔

سیدنا احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں اس شخص (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کے لیے چلا۔ راستے میں مجھے سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ملے۔ انہوں نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: میرا

ارادہ اس شخص کی مدد کرنے کا ہے۔ انہوں نے فرمایا: واپس ہو جاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب دو مسلمان اپنی اپنی تلواریں لے کر آپس میں لڑ پڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو قاتل ہے (اس کا جہنمی ہونا سمجھ میں آتا ہے) لیکن مقتول کا کیا جرم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی خواہش بھی دوسرے ساتھی کو قتل کرنے کی تھی۔

15792:...... عَنْ أَبِى بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ السِّلَاحَ فَهُمَا فِى جُرْفِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا جَمِيعًا۔

صحيح: رواه مسلم: 2888،

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب وہ مسلمانوں میں سے ایک نے اپنے بھائی پر اسلحہ کشی کی تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہیں پھر جب ان میں سے ایک نے (موقع پاتے) دوسرے کو قتل کر دیا تو دونوں اکٹھے جہنم میں داخل ہوں گے۔

باب إذا وضع السيف فى هذه الامة لم يرفع عنها الى يوم القيامة

یہ باب ہے کہ جب اس امت میں ایک بار تلوار چل پڑی تو قیامت تک نہیں اٹھائی جائے گی

15793:...... عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِى أُمَّتِى لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

صحيح: سنن أبوداود: 4252؛ و الترمذي: 2202؛ وابن ماجه: 3952؛ وصححه ابن حبان: 6832۔

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اور جب میری امت میں ایک بار تلوار پڑ گئی تو قیامت تک اٹھائی نہیں جائے گی۔

باب واخبار النبی ﷺ بقتل اصحابه

نبی کریم ﷺ کا اپنے صحابہ کے قتل کے متعلق خبر دینا

15794:...... ((عَنْ طَارِقِ بن أشيم أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بِحَسْبِ أَصْحَابِى الْقَتْلُ))

صحيح: رواه احمد: 15876، وابن ابى شيبة: 38509، ك

سیدنا طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے صحابہ کے لیے قتل کا فتنہ کافی ہوگا۔''

شرح الحديث:...... ((بِحَسْبِ أَصْحَابِى الْقَتْلُ)) اس قول میں آپ ﷺ نے واضح کیا ہے کہ میرے صحابہ ایسا گناہ نہیں کریں گے کہ جس کی بنا پر وہ دنیا میں سزا دیے جائیں، مثلاً: قصاص اور رجم وغیرہ، لیکن میرے اصحاب میں غزوات اور جہاد کے سبب قتل ہو گا اور آپس کے اختلافات رونما ہوں گے۔ یقیناً بعد میں ایسا ہی ہوا جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے خبر دی تھی۔

باب قول النبی ﷺ ویلٌ للعرب من شر قد اقترب

نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ عرب کی تباہی اُس فتنہ سے ہوگی جو بہت قریب ہے

15795:...... ((عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً قِيلَ: أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ))

متفق عليه: رواه البخاری: 7059، ومسلم: 2880۔

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک مرتبہ نبی ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ انور سرخ تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا: ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، عربوں کی تباہی اس آفت سے ہوگی جو قریب ہی آ لگی ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار سے اتنا سوراخ ہوگیا ہے۔ امام سفیان نے نوے یا سو کا اشارہ کر کے بتایا: پوچھا کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جب بدکاری اور خباثت زیادہ بڑھ جائے گی۔''

15796:...... ((عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَیْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ یَدَهُ، تَقَرَّبُوا یَا بَنِی فَرُّوخَ إِلَی الذِّكْرِ فَإِنَّ الْعَرَبَ قَدْ أَعْرَضَتْ وَاللّٰهِ، وَاللّٰهِ إِنَّ مِنْكُمْ رِجَالًا لَوْ كَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَیَّا لَنَالُوهُ))

صحیح: رواه ابوداود: 4249، واحمد: 9691، والطحاوی فی شرح المشكل: 2299

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عرب کے لیے ہلاکت ہے، ایسے فتنے سے جو بہت قریب ہے، وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ اے عجم کے لوگو! تم اللہ کے ذکر کے قریب ہو جاؤ، بلاشبہ عرب کے لوگوں نے تو اعراض کر لیا ہے، لیکن تم میں ایسے رجال کار بھی ہیں کہ اگر علم ثریا ستارے پر ہو تو وہ اُسے حاصل کر لیں۔''

شرح الحدیث:...... یَا بَنِی فَرُّوخَ: اس سے مراد عجمی لوگ ہیں۔ عرب یہ نام اس لیے رکھتے ہیں کہ جزیرہ عرب کے اردگرد کثرت کے ساتھ عجمی لوگ ہیں۔ لیکن ان لوگوں کی اصل معلوم نہیں، کیوں کہ عجم والے اہل عرب کی طرح اپنے نسب ناموں کا اہتمام نہیں کرتے۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی وہ اولاد ہے جنھوں نے عرب کی زمین میں رہائش اختیار نہیں کی، لیکن میں نے اس کی کوئی مستند دلیل نہیں پائی۔

((لَوْ كَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَيَّا لَنَالُوهُ)) اس فرمان کے متعلق صحیح حدیث میں کچھ یوں تفصیل ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا: ((رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ)) تو ان میں سے کئی لوگ یا ایک آدمی وہاں تک پہنچ جاتا۔ (رواه البخاري: 4897، ومسلم: 231/2546)

یہ حدیث کے الفاظ سابقہ متن کی تائید کرتے ہیں۔ اس کے بعد درحقیقت ایسا ہی ہوا جیسا کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا تھا، عجم کے لوگوں میں سے بے شمار لوگ فقہ، حدیث، تفسیر، لسانیات اور دیگر علوم وفنون میں مشہور ومعروف ہوئے ہیں۔

15797:...... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، مِنْ فِتْنَةٍ عَمْيَاءَ صَمَّاءَ بَكْمَاءَ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، وَيْلٌ لِلسَّاعِي فِيهَا مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

حسن: رواه نعيم بن حماد في الفتن: 461، وصححه ابن حبان: 6705،

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عرب کے لیے ہلاکت ہے، ایسے فتنے سے جو بہت قریب ہے، ایسے فتنے سے جو اندھا، بہرا اور گونگا ہوگا، جس میں بیٹھا ہوا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا، پیدل چلنے والے بھاگنے والے سے بہتر ہوگا۔ اور قیامت کے دن اللہ کی طرف سے ہلاکت ہے ان فتنوں میں کوشش کرنے والے کے لیے۔“

شرح الحديث:...... اور اس میں یہ فرمان کہ: الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي۔ یہ حدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی متفق علیہ ہے، جیسا کہ اپنی جگہ پر مذکور ہے۔

15798:۔۔۔۔۔۔: ((عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ: وَیْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ، یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا، وَیُمْسِی كَافِرًا، یَبِیعُ قَوْمٌ دِینَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْیَا قَلِیلٍ، الْمُتَمَسِّكُ یَوْمَئِذٍ بِدِینِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى خَبَطِ الشَّوْكِ اَوْ جَمْرِ الْغَضی))

حسن: رواه احمد: 9073، وجعفر الفریابی فی صفة المنافق: 100

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عرب کے لیے ہلاکت ہے ایسی شر وفتنہ سے جو بہت قریب ہے۔ فتنے اندھیری رات کی طرح ہوں گے، جن میں آدمی صبح کو مومن اور رات کو کافر ہوگا۔ ایک قوم اپنے دین کو دنیا کے حقیر بدلے کی خاطر بیچ ڈالے گی۔ ان حالات میں دین پر عمل کرنے والے کی مثال ایسے ہوگی جیسا کہ کانٹے کو ہاتھ پر مسلنے والا ہو، یا جھاؤ کے درخت کی سخت لکڑی کو مسلنے والا ہو۔''

شرح الحدیث:۔۔۔۔۔۔ اس حدیث میں آپ ﷺ کا یہ فرمان کہ: ((فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ . . . . . یَبِیعُ قَوْمٌ دِینَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْیَا قَلِیلٍ)) اسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں درج کیا ہے۔ (رواہ مسلم فی الایمان: 118، ورواہ الحاکم 439/4، 440، والدانی فی الفتن: 53) دوسری سند کے ساتھ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: ((وَیْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، مُوْتُوْا انِ اسْتَطَعْتُمْ)) اس میں (مُوْتُوْا انِ اسْتَطَعْتُم) کے الفاظ کی زیادتی شاذ ہے۔

باب فتنة القتال من اجل الدنیا

یہ باب ہے کہ (حصول) دنیا کی وجہ سے قتل وقتال کا فتنہ ہوگا

15799:۔۔۔۔۔۔: ((عَنْ أَبِی الْمِنْهَالِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ ابْنُ زِیَادٍ وَمَرْوَانُ بِالشَّأْمِ، وَوَثَبَ ابْنُ الزُّبَیْرِ بِمَكَّةَ، وَوَثَبَ الْقُرَّاءُ بِالْبَصْرَةِ، فَانْطَلَقْتُ مَعَ أَبِی إِلَى أَبِی بَرْزَةَ الأَسْلَمِیِّ، حَتَّى دَخَلْنَا عَلَیْهِ فِی دَارِهِ، وَهُوَ جَالِسٌ فِی

ظِلِّ عُلِّيَّةٍ لَهُ مِنْ قَصَبٍ، فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ، فَأَنْشَأَ أَبِي يَسْتَطْعِمُهُ الحَدِيثَ فَقَالَ: يَا أَبَا بَرْزَةَ، أَلاَ تَرَى مَا وَقَعَ فِيهِ النَّاسُ؟ فَأَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ: إِنِّي احْتَسَبْتُ عِنْدَ اللهِ أَنِّي أَصْبَحْتُ سَاخِطًا عَلَى أَحْيَاءِ قُرَيْشٍ، إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ العَرَبِ، كُنْتُمْ عَلَى الحَالِ الَّذِي عَلِمْتُمْ مِنَ الذِّلَّةِ وَالقِلَّةِ وَالضَّلاَلَةِ، وَإِنَّ اللهَ أَنْقَذَكُمْ بِالإِسْلاَمِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى بَلَغَ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ، وَهَذِهِ الدُّنْيَا الَّتِي أَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ، إِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِالشَّأْمِ، وَاللهِ إِنْ يُقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنَّ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ، وَاللهِ إِنْ يُقَاتِلُونَ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنْ ذَاكَ الَّذِي بِمَكَّةَ وَاللهِ إِنْ يُقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا))

صحيح: رواه البخاري: 7112.

''سیدنا ابومنہال سے روایت ہے انہوں کہا: جب ابن زیاد اور مروان شام میں تھے ادھر سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں اٹھ کھڑے تھے (خلافت قائم کی) اور خارجیوں نے بصرہ پر قبضہ کر رکھا تھا تو میں اپنے والد کے ہمراہ سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب ہم ان کے گھر پہنچے تو وہ ایک کمرے کے سائے میں تشریف فرما تھے جو بانس کا بنا ہوا تھا۔ ہم ان کے پاس بیٹھ گئے اور میرے والد نے ان سے سلسلہ گفتگو چھیڑنے کے لیے کہا: اے ابو برزہ! آپ دیکھتے نہیں لوگوں نے کیا رکھا ہے؟ پہلی بات جو میں نے آپ کے منہ سے سنی وہ یہ تھی میں قریش والوں سے اللہ کی خاطر ناراض ہوں اللہ تعالیٰ آپ پر مجھے اجر دے گا۔ عرب کے باشندو! تم جانتے ہو کہ تم ذلت وقلت اور ضلالت کے کس عالم میں تھے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے نجات دی یہاں تک کہ تم اس مرتبہ تک پہنچ گئے جو تمہارے سامنے ہے، پھر اس دنیا نے تمہیں تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ یہ شخص جو شام میں حاکم بن بیٹھا ہے اللہ کی قسم! وہ محض دنیا کے لیے شمشیر بکف ہے۔ اور یہ خارجی لوگ جو تمہارے درمیان ہیں، اللہ کی قسم! یہ بھی حصول دنیا کے لیے لڑ رہے ہیں اور وہ صاحب (ابن

زبیر رضی اللہ عنہ) جو مکہ میں ہیں اللہ کی قسم! ان کے لڑنے کی غرض بھی محض دنیا ہے۔''

باب ظهور الفتن إذا كُسِرَ الباب المغلق

فتنوں کا ظہور تب ہوگا جب بند دروازے کو توڑ دیا جائے گا

157800:...... ((عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الفِتْنَةِ، قُلْتُ أَنَا كَمَا قَالَهُ: قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهَا لَجَرِيءٌ، قُلْتُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ، وَالأَمْرُ وَالنَّهْيُ ۔ قَالَ: لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ، وَلَكِنِ الفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ البَحْرُ، قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: أَيُكْسَرُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: يُكْسَرُ، قَالَ: إِذًا لاَ يُغْلَقَ أَبَدًا، قُلْنَا: أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ البَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا أَنَّ دُونَ الغَدِ اللَّيْلَةَ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ، فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: البَابُ عُمَرُ))

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے فرمایا: تم میں سے کس کو فتنے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا فرمان یاد ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے اسی طرح یاد ہے جس طرح کہ آپ نے فرمایا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ تم ہی اس قسم کی بات کرنے کے متعلق جراءت کر سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا: (آپ نے فرمایا تھا:) انسان کا وہ فتنہ جو اس کے گھر بار، مال و اولاد اور اس کے ہمسایوں میں ہوتا ہے، اسے تو نماز، روزہ، صدقہ و خیرات، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مٹا دیتا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا مقصد اس قسم کے فتنے کے متعلق معلومات حاصل کرنا نہیں بلکہ میں اس فتنے کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں جو سمندر کی طرح موجزن ہوگا۔ سیدنا حذیفہ

رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے امیر المومنین! اس فتنے سے آپ کو کوئی خطرہ نہیں، کیونکہ اس کے اور آپ کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ کہ وہ دروازہ کھولا جائے یا توڑا جائے گا؟ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ توڑا جائے گا۔ اس پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ گویا ہوئے: تو پھر کبھی بند نہ ہوگا۔ ہم لوگوں نے (سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے) کہا: آیا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دروازے کو جانتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں! جیسے کل آنے والے دن سے پہلے رات آتی ہے۔ میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی جو مغالطے میں ڈالنے والی باتیں نہیں۔ ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس دروازے کے متعلق سوال کرنے سے مرعوب تھے، لہٰذا ہم نے (اپنے ساتھی) مسروق سے کہا، چنانچہ انھوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دروازے کی بابت پوچھا تو انھوں نے فرمایا: وہ دروازہ خود سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے۔"

وفی روایة زاد حذیفة وقال: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا، فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا، نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا، نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، حَتَّى تَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ، عَلَى أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ، وَالْآخَرُ أَسْوَدُ

مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ، مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا، وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا، إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ، قَالَ حُذَيْفَةُ: وَحَدَّثْتُهُ، أَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا يُوشِكُ أَنْ يُكْسَرَ، قَالَ عُمَرُ: أَكَسْرًا لَا أَبَا لَكَ؟ فَلَوْ أَنَّهُ فُتِحَ لَعَلَّهُ كَانَ يُعَادُ، قُلْتُ: لَا بَلْ يُكْسَرُ، وَحَدَّثْتُهُ أَنَّ ذَلِكَ الْبَابَ رَجُلٌ يُقْتَلُ أَوْ يَمُوتُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ))

متفق علیه: رواه البخاری: 525، ومسلم: 144، 26. والروایة الثانیة عند مسلم: 144، 231

"مزید ایک روایت میں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں کہ میں نے رسول

اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”فتنے دلوں پر ڈالے جائیں گے، چٹائی (کی بنتی) کی طرح تنکا تنکا (ایک ایک) کر کے، اور جو دل ان سے سیراب کر دیا گیا (اس نے ان کو قبول کر لیا اور اپنے اندر بسا لیا)، اس میں ایک سیاہ نقطہ پڑ جائے گا، اور جس دل نے ان کو رد کر دیا، اس میں سفید نقطہ پڑ جائے گا یہاں تک کہ دل دو طرح کے ہو جائیں گے: (ایک دل) سفید، چکنے پتھر کے مانند ہو جائے گا۔ جب تک آسمان و زمین قائم رہیں گے، کوئی فتنہ اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ دوسرا: کالا مٹیالے رنگ کا اوندھے لوٹے کے مانند (جس پر پانی کی بوند بھی نہیں ٹکتی) جو نہ کسی نیکی کو پہچانے گا اور نہ کسی برائی سے انکار کرے گا، سوائے اس بات کے جس کی خواہش سے وہ (دل) لبریز ہوگا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ آپ کے اور ان فتنوں کے درمیان بند دروازے ہے، قریب ہے کہ اسے توڑ دیا جائے گا؟ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تیرا باپ نہ رہے! کیا توڑ دیا جائے گا؟ اگر اسے کھول دیا گیا تو ممکن ہے کہ اسے دوبارہ بند کیا جا سکے۔ میں نے کہا: نہیں! بلکہ توڑ دیا جائے گا۔ اور میں نے انہیں بتا دیا: وہ دروازہ آدمی ہے جسے قتل کر دیا جائے گا یا فوت ہو جائے گا۔ (حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے انہیں) حدیث (سنائی کوئی)، مغالطے میں ڈالنے والی باتیں نہیں۔“

شرح الحدیث:...... اس حدیث سے یہ مفہوم اخذ ہوتا ہے کہ اسلام اور فتنوں کے درمیان بند دروازہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ جب آپ کو شہید کر دیا گیا تو وہ دروازہ ٹوٹ گیا، پھر فتنے شروع ہو گئے۔ جس کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا فتنہ واقعہ ہوا، درج ذیل حدیث میں نبی کریم ﷺ نے اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔

15801:...... ((عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِلَى حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ المَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ، وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ الحَائِطَ جَلَسْتُ عَلَى بَابِهِ، وَقُلْتُ: لَأَكُونَنَّ اليَوْمَ بَوَّابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَأْمُرْنِي، فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَى حَاجَتَهُ، وَجَلَسَ عَلَى قُفِّ البِئْرِ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ

وَدَلَّاهُمَا فِي البِئْرِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ، فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَوَقَفَ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ، قَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ، فَجَاءَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي البِئْرِ، فَجَاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ فَدَلَّاهُمَا فِي البِئْرِ، فَامْتَلَأَ الْقُفُّ، فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهُ))

متفق عليه: رواه البخاري: 7097، ومسلم: 2403، 29ك، واللفظ للبخاري۔

''سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ مدینہ طیبہ کے باغات میں سے کسی باغ کی طرف اپنی کسی ضرورت کے لیے تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا۔ جب آپ باغ میں داخل ہوئے تو میں اس کے دروازے پر بیٹھ گیا اور اس نے (دل میں) کہا: آج میں نبی ﷺ کا چوکیدار بنوں گا، حالانکہ آپ نے مجھے حکم نہیں دیا تھا، چنانچہ نبی ﷺ تشریف لے گئے، اپنی حاجت کو پورا کیا پھر واپس آ کر کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ آپ نے اپنی دونوں پنڈلیاں کھول کر انہیں کنویں میں لٹکا لیا۔ اس کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اندر جانے کی اجازت طلب کی۔ میں نے ان سے کہا: میں آپ کے لیے اجازت لے کر آتا ہوں۔ چنانچہ وہ کھڑے رہے اور میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا اللہ کے نبی! ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت سنا دو۔ چنانچہ وہ اندر گئے اور نبی ﷺ کی دائیں جانب آ کر انہوں نے بھی اپنی پنڈلیاں کھول کر انہیں کنویں میں

لٹکا لیا۔ اتنے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ میں نے ان سے کہا: ٹھہرو، میں آپ کے لیے اجازت لے لوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو۔ چنانچہ وہ بھی آئے کنویں کی منڈیر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب بیٹھے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں۔ اب کنویں کی منڈیر بھر گئی اور وہاں کوئی جگہ باقی نہ رہی۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آئے۔ میں نے ان سے بھی کہا: آپ ذرا ٹھہریں یہاں تک کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے متعلق اجازت لے لوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت سنا دو، لیکن اس کے ساتھ ایک آزمائش ہوگی جو انہیں پہنچے گی۔''

باب فتنة مقتل عثمان رضی اللہ عنہ

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا فتنہ

15802:...... ((عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ دَوْمَةٍ، وَعِنْدَهُ كَاتِبٌ لَهُ يُمْلِي عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَلَا أَكْتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، مَا خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُولُهُ، فَأَعْرَضَ عَنِّي، وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ، مَرَّةً فِي الْأُولَى: نَكْتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، فِيمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَأَعْرَضَ عَنِّي ، فَأَكَبَّ عَلَى كَاتِبِهِ يُمْلِي عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَنَكْتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، مَا خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُولُهُ، فَأَعْرَضَ عَنِّي، فَأَكَبَّ عَلَى كَاتِبِهِ يُمْلِي عَلَيْهِ، قَالَ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِي الْكِتَابِ عُمَرُ، فَقُلْتُ: إِنَّ عُمَرَ لَا يُكْتَبُ إِلَّا فِي خَيْرٍ، ثُمَّ قَالَ: أَنَكْتُبُكَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ؟ ، قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: يَا ابْنَ حَوَالَةَ كَيْفَ تَفْعَلُ فِي فِتْنَةٍ تَخْرُجُ فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ كَأَنَّهَا صَيَاصِي بَقَرٍ؟ ، قُلْتُ: لَا أَدْرِي، مَا خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُولُهُ، قَالَ: وَكَيْفَ تَفْعَلُ فِي أُخْرَى تَخْرُجُ بَعْدَهَا كَأَنَّ الْأُولَى فِيهَا انْتِفَاجَةُ أَرْنَبٍ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، مَا خَارَ اللّٰهُ لِي وَرَسُولُهُ،

قَالَ: اتَّبِعُوا هَذَا ، قَالَ: وَرَجُلٌ مُقَفٍّ حِينَئِذٍ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فَسَعَيْتُ، وَأَخَذْتُ بِمَنْكِبَيْهِ، فَأَقْبَلْتُ بِوَجْهِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: وَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ))

صحيح: رواه احمد: 17004

''سیدنا عبد اللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھنے درخت کے سایے میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ کے پاس ایک کاتب بھی تھا جسے آپ املاء لکھوا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا میں تمہارے لیے لکھوا دوں؟ میں نے کہا: میں نہیں جانتا کہ اللہ ورسول نے کیا ارادہ کیا ہے؟ چنانچہ آپ نے مجھے اعراض کرلیا۔ رواى اسماعیل پہلی مرتبہ میں یوں بیان کرتے ہیں: اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہارے لیے لکھوا دیں؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نہیں جانتا کہ کس چیز کے بارے؟ چنانچہ آپ نے مجھ سے اعراض یعنی چہرہ مبارک دوسری طرف کرلیا۔ پھر آپ کاتب پر متوجہ ہوئے (جھکے) اُسے املاء لکھوانے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہارے لیے لکھ دیں؟ میں کہا: میں نہیں جانتا کہ اللہ ورسول نے میرے لیے کیا ارادہ کیا ہے؟ چنانچہ آپ نے مجھے اعراض کرلیا۔ وہ کہتے ہیں: میں نے اس املاء میں دیکھا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ تھا۔ میں نے کہا: بے شک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خیر کے متعلق ہی کچھ لکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: اے ابن حوالہ! کیا ہم تمہارے لیے لکھ دیں؟ میں کہا: جی ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حوالہ! تم کیا کرو گے جب فتنے زمین کی ہر طرف سے نکلیں گے؟ گویا وہ گائے کے سینگوں کی مانند ہوں گے۔ میں نے پھر کہا: میں نہیں جانتا کہ اللہ ورسول نے میرے لیے کیا ارادہ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دوسری بار کیا کرو گے جب پہلے کے بعد دوسرا فتنہ خرگوش کے اپنی بل سے بدک کر نکلنے کی طرح خارج ہو گا؟ میں نے کہا: میں نہیں جانتا کہ اللہ ورسول نے میرے لیے کیا ارادہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: تم اس آدمی کی پیروی کرنا۔ انہوں نے کہا: اُس وقت اُس آدمی نے اپنا سر ڈھانپا ہوا تھا۔ میں اُس کے پیچھے چل دیا، میں جلدی چلا، اور اُس کو کندھے سے پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف اس کو متوجہ کیا اور میں نے کہا: یہی وہ آدمی ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ وہ کہتے ہیں میں نے اُسے دیکھا تو وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔''

15803:...... ((عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ، أَنَّهُ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُورٌ فِيهَا، وَأَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْتَأْذِنُ عُثْمَانَ فِي الْكَلَامِ، فَأَذِنَ لَهُ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِنَّكُمْ تَلْقَوْنَ بَعْدِي فِتْنَةً وَاخْتِلَافًا، أَوْ قَالَ: اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ: فَمَنْ لَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْأَمِينِ وَأَصْحَابِهِ، وَهُوَ يُشِيرُ إِلَى عُثْمَانَ بِذَلِكَ))

حسن: رواه احمد: 8541، واللفظ له، وابن ابی شیبة: 32712، وصححه الحاکم: 99/3

''سیدنا ابوحبیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ گھر میں داخل ہوئے جس میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے، انھوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ گفتگو کرنے کی اجازت مانگ رہے ہیں، چنانچہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت دیدی، انھوں نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میرے بعد فتنے اور اختلاف پاؤ گے۔ یا آپ ﷺ نے بایں الفاظ فرمایا: اختلاف اور فتن دیکھوگے۔ لوگوں میں کسی شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایسے میں ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر امین شخص اور اس کے ساتھیوں کی پیروی کرنا لازم ہے۔ یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے آپ ﷺ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔''

15804:...... ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ الْأَزْدِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ نَجَا مِنْ ثَلَاثٍ فَقَدْ نَجَا، قَالَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ،

قَالُوا: مَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَوْتِي، وَمِنْ قَتْلِ خَلِيفَةٍ مُصْطَبِرٍ بِالْحَقِّ يُعْطِيهِ، وَالدَّجَّالِ))

حسن: رواه احمد: 22488، وابن ابی شیبة: 38630، وصححه الحاكم: 101/3

سیدنا عبد اللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو تین چیزوں سے بچ گیا وہ نجات پا گیا۔'' یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا چیزیں ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری وفات، ایک ایسے خلیفہ وقت کی شہادت جو حق کے ساتھ صبر کرنے والا ہے اور دجال کا فتنہ۔''

شرح الحدیث:...... اس حدیث میں آپ کا یہ فرمان کہ میری وفات۔ حقیقت میں ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا، کہ لوگ آپ کی وفات کے بعد فتنے میں واقع ہو گئے۔ بعض نے آپ کی وفات کے متعلق شک کیا، بعض لوگ آپ کی وفات کے بعد مرتد یعنی دین سے پھر گئے۔ لیکن ایسے میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہدایت دی اور فتنے سے نجات بخشی۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مشہور خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا: ((من كان يعبد محمدا فان محمدا قد مات، ومن كان يعبد الله فان الله حی لا یموت)) جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا ہے، تو وہ جان لے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں اور جو کوئی اللہ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے زندہ ہے، اُسے کبھی موت نہیں۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے دلوں سے شک زائل کر دیا، اور انھوں نے مرتدین سے قتال کیا، اس طرح انھوں نے مسلمانوں کو بہت بڑے فتنے سے بچا لیا۔

(وَمِنْ قَتْلِ خَلِيفَةٍ مُصْطَبِرٍ بِالْحَقِّ) ایک ایسے خلیفہ کی شہادت جو حق پر قائم ہے، جو امور خلافت میں امت کی رعایت اور تمام لوگوں کے مصالح وفوائد کو ادا کرتا ہے۔

حدیث میں دجال سے مراد مسیح کانا دجال ہے، جو آخری زمانہ میں آئے گا۔

باب اخبار النبی ﷺ ان عمارا تقتله الفئة الباغية

نبی کریم ﷺ کا اطلاع دینا کہ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو باغی گروہ شہید کرے گا

15805:...... ((عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ لَهُ وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ائْتِيَا أَبَا سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيثِهِ، فَأَتَيْنَاهُ وَهُوَ وَأَخُوهُ فِي حَائِطٍ لَهُمَا يَسْقِيَانِهِ، فَلَمَّا رَآنَا جَاءَ، فَاحْتَبَى وَجَلَسَ، فَقَالَ: كُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ الْمَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً، وَكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَسَحَ عَنْ رَأْسِهِ الْغُبَارَ، وَقَالَ: وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، عَمَّارٌ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ، وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ))

صحيح: رواه البخاري: 2812

حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عکرمہ اور اپنے صاحبزادے علی بن عبداللہ سے فرمایا: تم دونوں ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث سنو۔ چنانچہ وہ دونوں ان کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ وہ (سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ) اور ان کے بھائی اپنے باغ کو پانی دے رہے تھے، جب انھوں نے ہمیں دیکھا تو تشریف لائے اور اپنی چادر لپیٹ کر بیٹھ گئے، اس کے بعد فرمایا: ہم مسجد نبوی کی تعمیر کے لیے ایک ایک اینٹ اٹھا کر لا رہے تھے، جب کہ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ دو اینٹیں اٹھا کر لا رہے تھے۔ اچانک نبی کریم ﷺ کا گزر ان کے پاس سے ہوا تو آپ نے ان کے سر سے غبار جھاڑتے ہوئے فرمایا: ''افسوس! عمار رضی اللہ عنہ کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔ عمار انھیں اللہ کی طرف دعوت دیں گے اور وہ انھیں آگ کی طرف بلائیں گے۔''

15806:...... ((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ، حِينَ جَعَلَ يَحْفِرُ

الْخَنْدَقَ، وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ، وَيَقُولُ: بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ))

صحيح: رواه مسلم: 2915

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: ایک ایسے شخص نے مجھے بتایا جو مجھ سے بہتر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ نے خندق کھودنے کا آغاز کیا تو عمار رضی اللہ عنہ سے ایک بات ارشاد فرمائی، آپ ان کے سر پر ہاتھ پھیرنے اور فرمانے لگے۔ ''سمیہ کے بیٹے کی مصیبت! تمھیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔''

15807:...... ((عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَمَّارٍ: تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ))

صحيح: رواه مسلم: 2916

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تمھیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔''

15808:...... ((عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ خُوَيْلِدٍ الْعَنْبرِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي رَأْسِ عَمَّارٍ، يَقُولُ: كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: لِيَطِبْ بِهِ أَحَدُكُمَا نَفْسًا لِصَاحِبِهِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: فَمَا بَالُكَ مَعَنَا؟ قَالَ: إِنَّ أَبِي شَكَانِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَطِعْ أَبَاكَ مَا دَامَ حَيًّا، وَلَا تَعْصِهِ، فَأَنَا مَعَكُمْ وَلَسْتُ أُقَاتِلُ))

صحيح: مسند احمد: 6538، وابن ابی شیبة في مصنفه: 3900، والنسائی فی خصائص علی: 164۔

''سیدنا حنظلہ بن خویلد عنبری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، کہ اچانک ان کے پاس دو آدمی سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے سر کے متعلق جھگڑا کرتے

ہوئے آئے۔ اُن میں ہر ایک کہہ رہا تھا کہ میں نے اس کو قتل کیا ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے (یہ سن کر) کہا: تم میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کو خوش اور اچھا گمان کرے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا نے: تمھیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔ یہ سن کر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر تم ہمارے ساتھ کیوں ہو؟ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: دراصل میرے باپ نے میری شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہمیشہ اپنے باپ کی اطاعت کرو، جب تک وہ زندہ ہیں، اس کی نافرمانی نہ کرو۔ لہٰذا میں تمہارے ساتھ ہوں لیکن قتال نہیں کروں گا۔"

15809:...... ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: إِنِّی لَأَسِیرُ مَعَ مُعَاوِیَةَ فِی مُنْصَرَفِهِ مِنْ صِفِّینَ، بَیْنَهُ وَبَیْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: یَا أَبَتِ، مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ لِعَمَّارٍ: وَیْحَكَ یَا ابْنَ سُمَیَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ ؟ قَالَ: فَقَالَ عَمْرٌو لِمُعَاوِیَةَ: أَلَا تَسْمَعُ مَا یَقُولُ هٰذَا؟ فَقَالَ مُعَاوِیَةُ: لَا تَزَالُ تَأْتِینَا بِهَنَةٍ أَنَحْنُ قَتَلْنَاهُ؟ إِنَّمَا قَتَلَهُ الَّذِینَ جَاءُوا بِهِ))

صحیح: مسند احمد: 6499، 6500، والنسائی فی خصائص علی: 167، 168۔

سیدنا عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے درمیان اُن کے خیمہ یا چھاؤنی میں چل رہا تھا کہ دریں اثناء سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: اے میرے والد گرامی! کیا آپ نے نہیں سنا جو رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کے بارے فرمایا ہے؟ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "افسوس اے سمیہ کے فرزند! تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ یہ سن کر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے بھی سنا ہے جو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے؟ تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ہمیشہ ہمارے پاس ایک قابل مذمت کام لے کر آئے ہو، کیا ہم نے اس کو قتل کیا ہے؟ بلکہ اسے ان لوگوں نے قتل کیا ہے جو انھیں لے کر آئے ہیں۔"

شرح الحديث:...... سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا کہنا (إِنَّمَا قَتَلَهُ الَّذِينَ جَاءُ وْا بِهِ) یہ حدیث کی تاویل ہے اور اس کے ظاہری معنی سے خارج کرنا ہے۔

الھنة، یہ لفظ کسی قابل مذمت فعل اور انتہائی قبیح کام کے لیے بطور کنایہ اور اشارہ کے بولا جاتا ہے۔

15810:...... ((عَنْ عَمَّارٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ))

صحيح: مسند ابوداود الطيالسى: 684، والحارث فى مسنده ، بغية الباحث: 1017، كلاهما من طريق ابى التياح (يزيد بن حميد) عن عبد الله بن ابى الهذيل، عن عمار فذكره ، واسناده صحيح۔

"سیدنا عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔"

15811:...... ((عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْشِرْ يَا عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الفِئَةُ البَاغِيَةُ))

حسن: رواه الترمذى: 3800، والبزار: 8337، وأبويعلىٰ: 6524۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے عمار! تم کو بشارت ہو کہ تمہیں ایک باغی گروہ شہید کرے گا۔

15812:...... ((عَنْ أَبِى بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَزِعًا يُرَجِّعُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قَدْ قُتِلَ عَمَّارٌ، فَمَاذَا؟ قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: دُحِضْتَ فِى بَوْلِكَ، أَوَنَحْنُ

قَتَلْنَاهُ؟ إِنَّمَا قَتَلَهُ عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ، جَاءُ وا بِهِ حَتَّى أَلْقَوْهُ بَيْنَ رِمَاحِنَا، أَوْ قَالَ: بَيْنَ سُيُوفِنَا))

صحیح: رواه احمد: 17778، وابویعلیٰ : 7175، وصححه الحاکم: 2/155، 156

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: جب سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو سیدنا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے اور کہا: سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔ (یہ سن کر) سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ گھبرا کر کھڑے ہو گئے، حتی کہ وہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے انھیں کہا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ یعنی کیوں پریشان ہو؟ تو انھوں نے کہا: سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا ہے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں تو پھر کیا ہوا؟ تو سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔ تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تجھے اپنے معاملہ کو سمجھنے میں غلط فہمی ہو گئی ہے، کیا ہم نے اُسے قتل کیا ہے؟ یقیناً اُسے علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے قتل کیا ہے، جو اُسے لے کر آئے اور ہمارے نیزوں یا تلواروں کے درمیان ڈال دیا۔ (وہ شہید کر دیئے)۔"

شرح الحدیث:...... یُرَجِّعُ کا معنی ہے، انا للّٰه وانا الیه راجعون، کہنا۔ اور 'دُحِضْتَ' تو نے غلطی کھائی ہے یا تمھیں سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔

15813:...... ((عَنْ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ، قَالَ: كُنَّا بِوَاسِطِ الْقَصَبِ عِنْدَ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: فَإِذَا عِنْدَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: أَبُو الْغَادِيَةِ، اسْتَسْقَى مَاءً، فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ مُفَضَّضٍ، فَأَبَى أَنْ يَشْرَبَ، وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا أَوْ ضُلَّالًا، شَكَّ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ فَإِذَا رَجُلٌ يَسُبُّ فُلَانًا، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَئِنْ أَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْكَ فِي كَتِيبَةٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ

صِفِّينَ إِذَا أَنَا بِهِ وَعَلَيْهِ دِرْعٌ قَالَ: فَفَطِنْتُ إِلَى الْفُرْجَةِ فِي جُرُبَّانِ الدِّرْعِ فَطَعَنْتُهُ، فَقَتَلْتُهُ، فَإِذَا هُوَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، قَالَ: قُلْتُ: وَأَيَّ يَدٍ كَفَتَاهُ يَكْرَهُ أَنْ يَشْرَبَ فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ، وَقَدْ قَتَلَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ))

حسن: رواه عبد الله بن أحمد في زوائده: 16998۔

''کلثوم بن جبر بیان رحمہ اللہ تابعی کرتے ہیں کہ ہم واسط قصب (کوفہ اور بصرہ کے درمیان) شہر میں عبد الاعلیٰ بن عبد اللہ بن عامر رحمہ اللہ کے پاس تھے، ان کے پاس ایک آدمی تھا جن کا پاس ابوغادیہ (یسار بن سبع جہنی) نامی ایک شخص تھا، انھوں نے پینے کے لیے پانی مانگا، اُن کے پاس ایسے برتن میں پانی لایا گیا جو چاندی سے مزین یا چاندی کی پالش کیا ہوا تھا، ابوغادیہ نے اُس برتن میں پانی پینے سے انکار کر دیا، انھوں نے (سونے وچاندی کے برتن میں) کھانے پینے والی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی، اور مزید یہ حدیث بھی ذکر کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے بعد کافر یا گمراہ نہ ہو جانا۔ اس میں روای ابن عدی کو شک ہو گیا ہے۔ کہ تم ایک دوسروں کی گردنیں اڑانے لگو۔ (ابوغادیہ نے کہا) جب ایک آدمی کسی فلاں (علی رضی اللہ عنہ) کو گالم گلوچ دے ہو رہا ہو، تو میں نے (دل میں) کہا: اللہ کی قسم! اگر اللہ نے مجھے تجھ سے گلوخلاصی کی قدرت دی کسی چھوٹے لشکر میں تو (میں تمہیں قتل کر دوں گا) پھر جب جنگ صفین ہوئی تو میں نے اُسے (عمار رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ اُس پر لوہے کی ذرع ہے۔ میں نے اُسے ذرع کی خالی جگہ گریبان کی طرف دھوکہ دیا اور اُسے نیزہ مارا، اور اُس کا کام تمام کر دیا، پس وہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تھے۔ کلثوم بن جبر نے کہا: میں نے کہا: کس ہاتھ کے ساتھ دین کی حمایت اور رعایت کرتے ہو؟ کہ وہ (ابوغادیہ رضی اللہ عنہ) چاندی کے برتن میں پانی پینے کو ناپسند کرتا ہے، حالاں کہ اُس نے سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے۔''

باب من أخبار وقعة الجمل

جنگ جمل کے متعلق احادیث کا بیان

15814......((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الأَسَدِيِّ، قَالَ: لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ

وَعَائِشَةُ إِلَى الْبَصْرَةِ، بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، فَقَدِمَا عَلَيْنَا الْكُوفَةَ، فَصَعِدَا الْمِنْبَرَ، فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَوْقَ الْمِنْبَرِ فِي أَعْلَاهُ، وَقَامَ عَمَّارٌ أَسْفَلَ مِنَ الْحَسَنِ، فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ، فَسَمِعْتُ عَمَّارًا، يَقُولُ: إِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَارَتْ إِلَى الْبَصْرَةِ، وَوَاللّٰهِ إِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَلَكِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْتَلَاكُمْ، لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ تُطِيعُونَ أَمْ هِيَ))

صحيح: رواه البخاري: 7100

''سیدنا عبداللہ بن زیاد اسدی سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جب سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ کی طرف روانہ ہوئے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمار بن یاسر اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بھیجا۔ یہ دونوں بزرگ ہمارے پاس کوفہ آئے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ منبر کے اوپر سب سے اونچی جگہ پر تھے اور سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ان سے نیچے کی سیڑھی پر تھے۔ ہم ان کے پاس جمع ہو گئے۔ پھر میں نے سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ بصرہ کی طرف روانہ ہو چکی ہیں۔ اللہ کی قسم! وہ دنیا اور آخرت میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے تمہارا امتحان لینا چاہتا ہے کہ تم صرف اس کی اطاعت کرتے ہو یا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا کہا مانتے ہو؟

15815...... ((عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَامَ عَمَّارٌ، عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ، فَذَكَرَ عَائِشَةَ، وَذَكَرَ مَسِيرَهَا، وَقَالَ: إِنَّهَا زَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَلَكِنَّهَا مِمَّا ابْتُلِيتُمْ))

صحيح: رواه البخاري: 7101

''سیدنا ابو وائل سے روایت ہے کہ کوفہ میں سیدنا عمار رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کی روانگی کا ذکر کیا اور فرمایا: بے شک وہ دنیا و آخرت میں

تمہارے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں، لیکن تمہیں ان کے متعلق آزمائش میں ڈالا گیا ہے۔''

33...... باب ذكر فتنة الخوارج

خارجیوں کے فتنوں کا بیان

15816......((عَنْ أَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا، أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ، وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِی تَمِيمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اعْدِلْ، فَقَالَ: وَيْلَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ، قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِی فِيهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ؟ فَقَالَ: دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَیْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَمَا يُوجَدُ فِيهِ شَیْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ، وَهُوَ قِدْحُهُ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَیْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَیْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ، إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْأَةِ، أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ، وَيَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَشْهَدُ أَنِّی سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ، فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِیَ بِهِ، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِی نَعَتَهُ))

متفق عليه: رواه البخاری: 3610، ومسلم: **148/1064**

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے جب کہ آپ مال غنیمت تقسیم کرنے میں مصروف تھے۔ اس دوران میں آپ کے پاس ذوالخویصر نامی ایک شخص آیا جو قبیلہ بنی تمیم سے تھا۔ اس نے آتے

ہی کہا: اللہ کے رسول اللہ! آپ انصاف سے کام لیں۔ (یہ سن کر) آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ہلاکت ہو! اگر میں ہی انصاف نہ کروں تو پھر کون انصاف کرے گا؟ اگر میں ظالم ہو جاؤں تو ناکام اور خسارے میں رہ گیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس کے متعلق مجھے اجازت دیں، میں اس کی گردن تن سے جدا کردوں۔ آپ نے فرمایا: اس سے صرف نظر کرو۔ اس شخص کے ساتھی ہوں گے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں حقیر خیال کرے گا اور اپنے روزے ان کے روزوں کے مقابلے میں ناچیز سمجھے گا۔ وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے زوردار تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے۔ اگر اس تیر کے پھل کو دیکھا جائے تو اس میں کوئی چیز نظر نہ آئیگی۔ اگر اس کے پٹھے کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کچھ نہ ملے۔ اگر اس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کسی چیز کا نشان نہ ملے گا۔ اس طرح اگر اس کے پر کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کوئی چیز نظر نہ آئے حالانکہ وہ تیر گوبر اور خون سے گزر کر آیا ہے۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک سیاہ فام آدمی ہوگا جس کا ایک بازو عورت کے پستان یا گوشت کے ٹکڑے کی طرح ہوگا اور حرکت کر رہا ہوگا۔ وہ اس وقت ظاہر ہوں گے جب لوگ افتراق و انتشار کا شکار ہوں گے۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کی تھی، جب کہ میں ان کے ساتھ تھا۔ انھوں نے اس شخص کے متعلق حکم دیا تو اسے تلاش کر کے لایا گیا۔ جب میں نے اسے بغور دیکھا تو اسی صفت پر پایا جو نبی ﷺ نے اس کے متعلق بیان فرمائی تھی۔"

15817...... ((عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ، یَقُولُ: بَعَثَ عَلِیُّ بْنُ أَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الیَمَنِ بِذُهَیْبَةٍ فِی أَدِیمٍ مَقْرُوظٍ، لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا، قَالَ: فَقَسَمَهَا بَیْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ، بَیْنَ عُیَیْنَةَ بْنِ بَدْرٍ، وَأَقْرَعَ بْنِ حابِسٍ، وَزَیْدِ الخَیْلِ، وَالرَّابِعُ: إِمَّا عَلْقَمَةُ

وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلاَءِ ، قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلاَ تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينُ مَنْ فِي السَّمَاءِ، يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً ، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ العَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الوَجْنَتَيْنِ، نَاشِزُ الجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، مُشَمَّرُ الإِزَارِ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ، قَالَ: وَيْلَكَ، أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللّٰهَ قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ، قَالَ خَالِدُ بْنُ الوَلِيدِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَلاَ أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لاَ، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي فَقَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَمْ أُومَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ وَلاَ أَشُقَّ بُطُونَهُمْ قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ، فَقَالَ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ رَطْبًا، لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، وَأَظُنُّهُ قَالَ: لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ))

متفق عليه: رواه البخاري: 4351، ومسلم: 1064

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صاف کردہ چمڑے میں تھوڑا سا سونا بھیجا، جو ابھی مٹی سے علیحدہ نہیں کیا گیا تھا۔ آپ نے اسے چار اشخاص عیینہ بن بدر، ارقع بن حابس، زید الخلیل اور چوتھے علقمہ بن علاثہ یا عامر بن طفیل میں تقسیم کر دیا۔ آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے کہا: ہم ان لوگوں سے اس سونے کے زیادہ حق دار تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا: تم لوگ مجھ پر اعتماد نہیں کرتے، حالانکہ اس پروردگار کو مجھ پر اعتماد ہے جو آسمانوں پر ہے اور صبح و شام میرے پاس آسمانی خبر آتی رہتی ہے۔ اس دوران میں ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئیں، رخسار پھولے ہوئے، پیشانی ابھری ہوئی، گھنی داڑھی، سر

منڈا اور اونچی ازار باندھے ہوئے تھا، کہنے لگا: اللہ کے رسول! آپ اللہ سے ڈریں۔ آپ نے فرمایا: تو ہلاک ہو جائے! کیا میں روئے زمین کے لوگوں میں اللہ سے ڈرنے کا زیادہ حق دار نہیں ہوں؟ پھر وہ شخص چلا گیا تو سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، شاید وہ نماز پڑھتا ہوگا۔ سیدنا خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت سے نمازی ایسے ہوتے ہیں کہ وہ منہ سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کسی کے دل ٹٹولنے یا پیٹ چیرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ پھر آپ نے اس شخص کی طرف دیکھا جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر جا رہا تھا اور فرمایا: یقیناً اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ کتاب اللہ کی تلاوت سے ان کی زبانیں تر ہوں گی، حالانکہ وہ (کتاب) ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گی۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے پار نکل جاتا ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا: اگر میں ان کو پاؤں تو انہیں قوم ثمود کی طرح قتل کروں۔"

وَزَادفی روایة: فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لَا قَالَ: ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِدٌ، سَيْفُ اللّٰهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لَا فَقَالَ: إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ لَيِّنًا رَطْبًا))

"ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ کہا: پھر وہ پیٹھ پھیر کر چل پڑا تو سیدنا خالد سیف اللہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کی گردن نہ اڑادوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ پھر فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ عنقریب اس کی نسل سے ایسے لوگ نکلیں گے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب نرمی اور تراوت سے پڑھیں گے۔"

15818......((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ قَوْمًا

يَكُونُونَ فِي أُمَّتِهِ ، يَخْرُجُونَ فِي فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ ، سِيمَاهُمْ التَّحَالُقُ قَالَ: هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ أَوْ مِنْ أَشَرِّ الْخَلْقِ ، يَقْتُلُهُمْ أَدْنَى الطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْحَقِّ قَالَ: فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَثَلًا ، أَوْ قَالَ قَوْلًا الرَّجُلُ يَرْمِي الرَّمِيَّةَ ، أَوْ قَالَ الْغَرَضَ ، فَيَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً ، وَيَنْظُرُ فِي النَّضِيِّ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً ، وَيَنْظُرُ فِي الْفُوقِ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً قَالَ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَأَنْتُمْ قَتَلْتُمُوهُمْ ، يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ))

صحيح : رواه مسلم: 149/1064

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کا تذکرہ فرمایا، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہوں گے،وہ لوگوں میں افتراق کے وقت سے نکلیں گے،ان کی نشانی سر منڈانا ہوگی،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ مخلوق کے بدترین لوگ۔ یا مخلوق کے بدترین لوگوں میں سے ہوں گے،ان کو دو گروہوں میں سے وہ (گروہ) قتل کرے گا جو حق کے قریب تر ہوگا۔ آپ نے ان کی مثال بیان کی یا بات ارشاد فرمائی: انسان شکار کو۔ یا فرمایا: نشانے کو۔ تیر مارتا ہے، وہ پھل کو دیکھتا ہے تو اسے (خون کا) نشان نظر نہیں آتا (جس سے بصیرت حاصل ہوجائے کہ شکار کو لگا ہے)، پیکان اور پر کے درمیانی حصے کو دیکھتا ہے تو کوئی نشان نظر نہیں آتا،وہ سوفار (پچھلے حصے) کو دیکھتا ہے تو کوئی نشان نہیں دیکھتا۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اہل عراق! تم ہی نے ان کو (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی معیت میں) قتل کیا ہے۔''

وفي لفظ: ((تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ))

مسلمانوں میں افتراق کے وقت تیزی سے (اپنے ہدف کے اندر سے) نکل جانیو الا ایک گروہ نکلے گا، دو جماعتوں میں سے جو جماعت حق سے زیادہ تعلق رکھنے والی ہوگی، (وہی) اسے قتل کرے گی۔

وفي لفظ: ((تَكُونُ فِي أُمَّتِي فِرْقَتَانِ، فَتَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ، يَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ))

''میری امت کے دو گروہ ہوں گے ان دونوں کے درمیان سے، دین میں سے تیزی سے باہر ہو جانے والے نکلیں گے، انھیں وہ گروہ قتل کرے گا جو دونوں گروہوں میں سے زیادہ حق کے لائق ہوگا۔''

15819......((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ حَتَّى يَعُودَ السَّهْمُ إِلَى فُوقِهِ، قِيلَ مَا سِيمَاهُمْ؟ قَالَ: سِيمَاهُمْ التَّحْلِيقُ، أَوْ قَالَ: التَّسْبِيدُ))

صحيح: رواه البخاري: 7562

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کچھ لوگ مشرق کی طرف سے رونما ہوں گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ پھر وہ واپس دین میں نہیں لوٹیں گے، یہاں تک کہ تیر اپنی جگہ پر واپس آ جائے۔ پوچھا گیا: ان کی علامت کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ان کی علامت سر منڈوانا ہے، یا فرمایا: بالوں کو جڑ سے نیست و نابود کرنا ہے۔''

شرح الحديث:...... (التَّسْبِيد) اس کا معنی ہے بالوں کو مونڈھنا، اکھاڑنا، یا تیل لگانا ترک کرنا اور بالوں کا نہ دھونا۔

15820......((عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْخَوَارِجِ شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ، وَأَهْوَى بِيَدِهِ قِبَلَ الْعِرَاقِ: يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ،

لا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ ، یَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلامِ مُرُوقَ السَّھْمِ مِنَ الرَّمِیَّةِ))

متفق علیه: رواہ البخاری: 6934، ومسلم: 1068، والسیاق للبخاری۔

سیدنا بسیر بن عمرو رحمہ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوارج کے متعلق کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: آپ نے اپنے دست مبارک سے عراق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''وہاں سے ایک قوم نکلے گی۔ یہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح باہر نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار کو زخمی کر کے نکل جاتا ہے۔''

15821 ..... ((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: أَتَی رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ مُنْصَرَفَهُ مِنْ حُنَیْنٍ ، وَفِی ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْبِضُ مِنْهَا ، یُعْطِی النَّاسَ ، فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ ، اعْدِلْ ، قَالَ: وَیْلَكَ وَمَنْ یَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ؟ لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: دَعْنِی ، یَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَقْتُلَ هٰذَا الْمُنَافِقَ ، فَقَالَ: مَعَاذَ اللّٰهِ ، أَنْ یَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّی أَقْتُلُ أَصْحَابِی ، إِنَّ هٰذَا وَأَصْحَابَهُ یَقْرَءُ ونَ الْقُرْآنَ ، لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ ، یَمْرُقُونَ مِنْهُ كَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ))

متفق علیه: رواہ مسلم: 1063

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ،انھوں نے کہا: حنین سے واپسی کے وقت جعرانہ میں ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جب کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چاندی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مٹھی بھر بھر کے لوگوں کو دے رہے تھے۔ تو اس نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عدل کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے لیے ویل (ہلاکت یا جہنم) ہو! اگر میں عدل نہیں کر رہا تو کون عدل کرے گا؟ اگر میں عدل نہیں کر رہا تو میں ناکام ہوگیا اور

خسارے میں پڑ گیا۔ اس پر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجئے، میں اس منافق کو قتل کر دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میں اس بات سے) اللہ کی پناہ (مانگتا ہوں کہ لوگ ایسی باتیں کریں کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہوں۔ یہ شک یہ اور اس کے ساتھی قرآن پڑھیں گے، وہ ان کے حلق سے آگے نہیں بڑھے گا، (یہ لوگ) اس طرح اس (دین اسلام) سے نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے (آگے) نکل جاتا ہے۔"

شرح الحدیث:...... (لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ) قاضی عیاض کہتے ہیں کہ اس میں دو تاویلیں ہیں۔ (1) ان کے دل سمجھ دار نہیں ہوں گے، وہ جو تلاوت کرتے ہیں اُس سے مستفید نہیں ہوتے، لہٰذا ایسے لوگوں کے منہ، حلق اور گلے کی تلاوت کے سوا کوئی حصہ اور بدلہ نہیں۔ (2) ان کا عمل اور تلاوت اوپر نہیں پڑھتا اور نہ قبول ہوتا ہے۔ حناجر کا کلمہ حنجرہ کی جمع ہے۔

15822...... ((عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي أَوْ سَيكُونُ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ يَقْرَءُ ونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُ حَلَاقِيمَهُمْ، يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ: فَلَقِيتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِيَّ، أَخَا الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ، قُلْتُ: مَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي ذَرٍّ: كَذَا وَكَذَا؟ فَذَكَرْتُ لَهُ هَذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم))

صحيح: رواه مسلم: 1067

عبد اللہ بن صامت نے سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بلا شبہ میرے بعد میری امت سے۔۔یا عنقریب میرے بعد میری امت سے۔ایک قوم ہو گی جو قرآن پڑھیں گے وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، پھر اس میں واپس نہیں آئیں گے

۔وہ انسانوں اور مخلوقات میں بدترین ہوں گے۔ابن صامت نے کہا: میں حکم غفاری رضی اللہ عنہ کو ملا، میں نے کہا: (یہ) کیا حدیث ہے جو میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے اس طرح سنی ہے؟ اس کے بعد میں نے یہ حدیث بیان کی تو انھوں نے کہا میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔"

15823...... ((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ، قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ وَيُسِيئُونَ الْفِعْلَ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ عَلَى فُوقِهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ، طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ، يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَلَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ، مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا سِيمَاهُمْ؟ قَالَ: التَّحْلِيقُ))

صحيح: رواه ابو دواد: 4765، احمد: 13338، والحاكم: 2/148 م.

"سیدنا ابو سعید خدری اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں اختلاف و فرقہ بندی آ جائے گی۔ ایک قوم باتیں بہت اچھی اچھی کرے گی مگر کام ان کے بہت برے ہوں گے۔ قرآن پڑھتے ہوں گے مگر وہ ان کی ہنسلیوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر اپنے ہدف (شکار) سے نکل جاتا ہے۔ ان کا حق کی طرف لوٹنا ایسے ہی محال ہوگا جیسے تیر کا اپنی کمان پر واپس آنا۔ وہ انسانوں میں اور مخلوقات میں سب سے برے لوگ ہوں گے۔ مبارک ہو ایسے شخص کو جو انہیں قتل کرے اور وہ اسے قتل کریں۔ (جام شہادت نوش کریں)۔ وہ بظاہر اللہ کی کتاب کی طرف بلائیں گے مگر ان کا کوئی تعلق اس کتاب سے نہیں ہوگا۔ جو ان سے قتال کرے گا وہ ان کی نسبت اللہ تعالیٰ سے بہت قریب ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان کی علامت کیا ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سر منڈوانا۔"

15824......((عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْشَأُ نَشْءٌ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، كُلَّمَا خَرَجَ قَرْنٌ قُطِعَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلَّمَا خَرَجَ قَرْنٌ قُطِعَ، أَكْثَرَ مِنْ عِشْرِينَ مَرَّةً، حَتَّى يَخْرُجَ فِي عِرَاضِهِمُ الدَّجَّالُ))

حسن: رواه بن ماجه: 174.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک جماعت پیدا ہوگی جو قرآن پڑھیں گے، وہ ان کے حلق سے آگے نہیں گزرے گا، جب بھی (ان میں سے) کوئی گروہ ظاہر ہوگا، کاٹ دیا جائے گا۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات: جب کوئی گروہ ظاہر ہوگا، کاٹ دیا جائے گا۔ بیس سے زیادہ دفعہ یہی بات سنی ہے۔ اور فرمایا: حتیٰ کہ ان میں سے دجال ظاہر ہوگا۔''

15825......((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ))

حسن: رواه ابن ماجه: 171، واحمد: 3212

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ قرآن پڑھیں گے۔ (اس کے باوجود) وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح نشانہ بننے والے جانور میں سے تیر آر پار ہوتا ہے۔''

15826......((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَذَكَرَ الْحَرُورِيَّةَ، فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ))

صحیح: رواه البخاری: 6932

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے ایک مرتبہ حروریہ کا ذکر کیا اور کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا تھا: وہ اسلام سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جس طرح

تیر کمان سے باہر ہو جاتا ہے۔''

15827......((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَان قَوْمٌ أَحْدَاثُ الأَسْنَان سُفَهَاءُ الأَحْلَامِ، يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ، لا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيرِ الْبَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ))

حسن: رواه الترمذي: 2188، وابن ماجه: 168، واحمد: 3831.

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں ایک قوم نکلے گی جس کے افراد نو عمر اور سطحی عقل والے ہوں گے، وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، قرآن کی بات کریں گے لیکن وہ دین سے اسی طرح نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر آر پار نکل جاتا ہے۔''

15828......((عَنْ شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنْتُ أَتَمَنَّى أَنْ أَلْقَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ، فَلَقِيتُ أَبَا بَرْزَةَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُذُنِي، وَرَأَيْتُهُ بِعَيْنِي، أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ، فَأَعْطَى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ، وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ، وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومُ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثَوْبَان أَبْيَضَان، فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ: وَاللّٰهِ لا تَجِدُونَ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّي، ثُمَّ قَالَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَان قَوْمٌ كَأَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ، يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ لا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، سِيمَاهُمْ التَّحْلِيقُ، لا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى

يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ، وَالْخَلِيقَةِ))

حسن: رواه النسائی: 4103، واحمد: 19738، والحاکم: 2/146، 147.

''سیدنا شریک بن شہاب رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ میری خواہش تھی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے کسی کو ملوں اور ان سے خارجیوں کے بارے میں پوچھوں، چنانچہ عید کے دن سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ میری ملاقات ہوئی۔ ان کے ساتھ ان کے کچھ ساتھی بھی تھے۔ میں نے ان سے کہا: آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خارجیوں کا ذکر فرماتے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے فرمان) کو اپنے کانوں سے سنا اور میں نے (اس وقت) آپ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ کے پاس کچھ مال لایا گیا۔ آپ نے اسے تقسیم فر دیا۔ اپنی دائیں بائیں طرف والے لوگوں کو دیا لیکن اپنے پیچھے والے لوگوں کو کچھ نہ دیا۔ آپ کے پیچھے سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا: اے محمد! آپ نے تقسیم میں انصاف نہیں کیا۔ وہ آدمی کالے رنگ کا، منڈے ہوئے سر والا تھا۔ اس پر دو سفید کپڑے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ سن کر) شدید غصہ آیا اور آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم میرے بعد کوئی آدمی مجھ سے بڑھ کر انصاف کرنے والا نہیں پاؤ گے۔ پھر فرمایا: آخری زمانے میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے، اور یہ بھی مجھے انہی سے لگتا ہے، جو قرآن پڑھیں گے، مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر اپنے شکار سے (صاف) نکل جاتا ہے۔ ان کے خصوصی علامت سر منڈوانا ہے۔ وہ لوگ ہمیشہ (بار بار) نکلتے رہیں گے حتی کہ ان میں سے آخری گروہ مسیح دجال کے ساتھ نکلے گا۔ جب تم ان سے ملو تو انہیں (بے دریغ) قتل کرو۔ وہ تمام مخلوقات میں سے بدترین لوگ ہیں۔''

15829......((عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا، فَوَاللّٰهِ لَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الْحَرْبَ

خِدْعَةٌ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ، أَحْدَاثُ الأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الأَحْلاَمِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، لاَ يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ، كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

متفق عليه: رواه البخاري: 6930، ومسلم: 154/1066

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں تو اللہ کی قسم! میرا آسمان سے گرنا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھوں۔ اور جب میں تم سے وہ بات کروں جو میرے اور تمہارے درمیان ہے تو بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: عنقریب آخر زمانے میں ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جو نوخیز، کم عقل لوگوں پر مشتمل ہوگی۔ ظاہر میں تو تمام مخلوق میں بہتر کلام (قرآن مجید) کو پڑھیں گے لیکن ایمان کا نور ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے آر پار ہو جاتا ہے، تم جہاں بھی ان سے ملو ان کو قتل کر دو کیونکہ ان کے قتل کرنے والے کو قیامت کے دن بہت ثواب ملے گا۔''

15830...... ((عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلا إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ أَشِدَّاءُ أَحِدَّاءُ، ذَلِقَةٌ أَلْسِنَتُهُمْ بِالْقُرْآنِ، لا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، أَلا فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَأَنِيمُوهُمْ، ثُمَّ إِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَأَنِيمُوهُمْ، فَالْمَأْجُورُ قَاتِلُهُمْ))

حسن: رواه احمد: 20382، 20446، والبزار: 3676، والحاكم: 146/2

''سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میری امت میں ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جو سخت مزاج، تیز طرار اور فصیح و بلیغ زبان سے قرآن مجید کی تلاوت کرنے والی ہوگی، لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، لہٰذا جب جب تمہارا ان

سے آمنا سامنا ہو، تب تم انہیں قتل کرو کہ ان کے قاتل کو اجر و ثواب دیا جائے گا۔“

15831...... ((عَنْ مِقْسَمٍ أَبِی الْقَاسِمِ، مَوْلَی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَتَلِیدُ بْنُ كِلَابٍ اللَّیْثِیُّ، حَتَّی أَتَیْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِی، وَهُوَ یَطُوفُ بِالْبَیْتِ، مُعَلِّقًا نَعْلَیْهِ بِیَدِهِ، فَقُلْنَا لَهُ: هَلْ حَضَرْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِینَ یُكَلِّمُهُ التَّمِیمِیُّ یَوْمَ حُنَیْنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ بَنِی تَمِیمٍ، یُقَالُ لَهُ: ذُو الْخُوَیْصِرَةِ، فَوَقَفَ عَلَی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ یُعْطِی النَّاسَ، قَالَ: یَا مُحَمَّدُ، قَدْ رَأَیْتَ مَا صَنَعْتَ فِی هَذَا الْیَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: أَجَلْ، فَكَیْفَ رَأَیْتَ؟ قَالَ: لَمْ أَرَكَ عَدَلْتَ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: وَیْحَكَ، إِنْ لَمْ یَكُنِ الْعَدْلُ عِنْدِی، فَعِنْدَ مَنْ یَكُونُ؟، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَلَا نَقْتُلُهُ؟ قَالَ: لَا، دَعُوهُ، فَإِنَّهُ سَیَكُونُ لَهُ شِیعَةٌ یَتَعَمَّقُونَ فِی الدِّینِ، حَتَّی یَخْرُجُوا مِنْهُ، كَمَا یَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ، یُنْظَرُ فِی النَّصْلِ، فَلَا یُوجَدُ شَیْءٌ، ثُمَّ فِی الْقِدْحِ، فَلَا یُوجَدُ شَیْءٌ، ثُمَّ فِی الْفُوقِ فَلَا یُوجَدُ شَیْءٌ، سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ))

حسن: رواه احمد: 7038 .

”سیدنا مقسم ابوالقاسم جو کہ عبد اللہ بن حارث ب نوفل کا مولیٰ ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور تلید بن کلاب لیثی گھر سے باہر نکلے اور سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، جب کہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور اپنے جوتے کو ہاتھ میں لٹکائے ہوئے تھے۔ ہم نے انھیں عرض کی: کیا آپ غزوہ حنین کے دن موجود تھے جب تمیمی شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (برے انداز) گفتگو کی تھی؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، بنو تمیم میں سے ایک شخص جس کا نام ذوالخویصرہ تھا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُس وقت آیا، جب آپ

لوگوں میں مال تقسیم کر رہے تھے۔ اُس نے کہا: اے محمد! میں نے دیکھ لیا ہے جو کچھ آج آپ نے کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، تم نے کیسے دیکھا ہے؟ اُس نے کہا: میں دیکھتا ہوں کہ آپ نے عدل نہیں کیا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ غصہ میں آ گئے اور فرمایا: تو ہلاک ہو، اگر میرے ہاں عدل وانصاف نہیں تو پھر کس کے پاس عدل ہے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اس کو قتل نہ کر دیں؟ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، تم اسے چھوڑ دو، عنقریب اس کا ایک جتھہ ہوگا، وہ دین میں شدت پسندی اختیار کریں گے، حتی کہ وہ لوگ دین سے خارج ہوں گے جس طرح کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ اس کے پھل (یا پیکان) کو دیکھا جائے تو اس میں کچھ نہیں پایا جاتا، پھر اس کے پر کو دیکھا جائے تو اس میں کچھ نہیں پایا جاتا، وہ (تیر) گوبر اور خون سے آگے نکل گیا (لیکن اس پر لگا کچھ بھی نہیں)۔"

شرح الحديث:...... حدیث میں (سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ) کا مفہوم واضح کرتے ہوئے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری 6/618 میں رقم طراز ہیں: رسول اللہ ﷺ نے خوارج کے دین سے نکلنے کو تیر کے شکار سے نکلنے کے ساتھ تشبیہ دی ہے، جو شکار پہلے لگتا ہے، پھر اس میں داخل ہو کر نکل جاتا ہے۔ نشانہ باز کے تیر مارنے کی قوت، شدت اور تیز رفتاری کی وجہ سے تیر آر پار ہو جاتا ہے، کہ شکار کے جسم میں کچھ بھی باقی نہیں بچتا۔ (یہی مثال ان لوگوں کے دین کی ہے)

15832...... ((عَنْ أَبِيْ غَالِبٍ يَقُولُ: لَمَّا أُتِيَ بِرُءُوسِ الْأَزَارِقَةِ فَنُصِبَتْ عَلَى دَرَجِ دِمَشْقَ، جَاءَ أَبُو أُمَامَةَ فَلَمَّا رَآهُمْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ: كِلَابُ النَّارِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، هَؤُلَاءِ شَرُّ قَتْلَى قُتِلُوا تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ، وَخَيْرُ قَتْلَى قُتِلُوا تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ الَّذِينَ قَتَلَهُمْ هَؤُلَاءِ قَالَ: فَقُلْتُ: فَمَا شَأْنُكَ دَمَعَتْ عَيْنَاكَ؟ قَالَ: رَحْمَةً لَهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، قَالَ: قُلْنَا: أَبِرَأْيِكَ قُلْتَ: هَؤُلَاءِ كِلَابُ النَّارِ، أَوْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِنِّي لَجَرِيءٌ بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا اثْنَتَيْنِ وَلَا ثَلَاثٍ قَالَ: فَعَدَّ مِرَارًا))

حسن: رواه احمد: 22183، واللفظ له، والترمذي: 3000، وابن ماجه: 176، والطيالسي: 1232.

''ابو غالب بیان کرتے ہیں کہ عراق سے کچھ خوارج کے سر لا کر مسجد دمشق کے دروازے پر لٹکا دیئے گئے، سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ آئے اور رونے لگے اور تین مرتبہ فرمایا: یہ جہنم کے کتے ہیں اور تین مرتبہ یہ فرمایا: آسمان کے سائے تلے سب سے بدترین مقتول ہیں اور آسمان کے سائے تلے سب سے بہترین مقتول وہ تھے جنھیں ان لوگوں نے شہید کر دیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد جب واپس ہوئے تو کسی نے پوچھا کہ پھر آپ روئے کیوں تھے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے ان پر ترس آ رہا تھا، کہ وہ اہل اسلام میں سے تھے۔ ہم نے کہا: اے ابو امامہ! یہ جو آپ نے جہنم کے کتے کہا، یہ بات آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے یا آپ اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی مرتبہ یہ بات سنی ہے اور اگر میں نے یہ بات نہ سنی ہوتی پھر منسوب کرتا تب میں بہت جری ہوتا اور جھوٹا ہوتا۔''

15833 ...... ((عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ: أَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى وَهُوَ مَحْجُوبُ الْبَصَرِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، قَالَ لِي: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ، قَالَ: فَمَا فَعَلَ وَالِدُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَتَلَتْهُ الْأَزَارِقَةُ، قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْأَزَارِقَةَ، لَعَنَ اللّٰهُ الْأَزَارِقَةَ، حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم أَنَّهُمْ كِلَابُ النَّارِ، قَالَ: قُلْتُ: الْأَزَارِقَةُ وَحْدَهُمْ أَمِ الْخَوَارِجُ كُلُّهَا؟ قَالَ: بَلِ الْخَوَارِجُ كُلُّهَا، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ السُّلْطَانَ يَظْلِمُ النَّاسَ، وَيَفْعَلُ بِهِمْ، قَالَ: فَتَنَاوَلَ يَدِي فَغَمَزَهَا بِيَدِهِ غَمْزَةً شَدِيدَةً، ثُمَّ قَالَ: وَيْحَكَ يَا ابْنَ جُمْهَانَ عَلَيْكَ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ، عَلَيْكَ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ إِنْ كَانَ السُّلْطَانُ يَسْمَعُ مِنْكَ، فَأْتِهِ فِي بَيْتِهِ، فَأَخْبِرْهُ بِمَا تَعْلَمُ، فَإِنْ قَبِلَ مِنْكَ،

وَإِلَّا فَدَعْهُ، فَإِنَّكَ لَسْتَ بِأَعْلَمَ مِنْهُ))

حسن: رواه احمد: 19415.

''سعید بن جمہان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سیدنا عبد اللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت تک ان کی بینائی ختم ہو چکی تھی، انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے بتایا کہ میں سعید بن جمہان ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ تمہارے والد محترم کیسے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ انہیں تو ازارقہ نے قتل کر دیا ہے۔ انہوں نے دو مرتبہ فرمایا: ازارقہ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ جہنم کے کتے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اس سے صرف ازارقہ فرقے کے لوگ مراد ہیں یا تمام خوارج ہیں؟ انہوں نے فرمایا: تمام خوارج مراد ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا: بعض اوقات بادشاہ بھی عوام کے ساتھ ظلم اور ناانصافی وغیرہ کرتا ہے، انہوں نے میرا ہاتھ زور سے دبایا اور بہت تیز چٹکی کاٹی اور فرمایا: اے ابن جمہان! تم پر افسوس ہے، سوادِ اعظم کی پیروی کرو، سوادِ اعظم کی پیروی کرو، اگر بادشاہ تمہاری بات سنتا ہے تو اس کے گھر میں اس کے پاس جاؤ اور اس کے سامنے وہ ذکر کرو جو تم جانتے ہو، اگر وہ قبول کر لے تو بہت اچھا، ورنہ تم اس سے بڑے عالم نہیں ہو۔''

شرح الحدیث:...... حدیث میں یہ قول: (إِنْ كَانَ السُّلْطَانُ يَسْمَعُ مِنْكَ، فَأْتِهِ فِي بَيْتِهِ) اس میں سلطان کو نصیحت کرنے والے کے لیے ایک بہترین توجیہ اور عمدہ انداز کا ذکر ہے۔ سلطان اور حاکم وقت پر یہ لازم نہیں کہ ہر کسی کی نصیحت کو قبول کرے، کیوں کہ وہ ملکی، سیاسی اور عوام الناس کے معاملات کو بہتر جانتا ہوتا ہے۔ یہی بات سیدنا عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمائی ہے: (فَإِنَّكَ لَسْتَ بِأَعْلَمَ مِنْهُ).

15834...... ((عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالُوا فِيهِ وَأَثْنَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ: مَنْ يَقْتُلُهُ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا، فَانْطَلَقَ فَوَجَدَهُ قَدْ خَطَّ عَلَى نَفْسِهِ خِطَّةً فَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِيهَا، فَلَمَّا رَآهُ عَلَى

ذَلِكَ الْحَالِ رَجَعَ وَلَمْ يَقْتُلْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: أَنَا، فَذَهَبَ فَرَآهُ يُصَلِّي فِي خِطَّةٍ قَائِمًا يُصَلِّي فَرَجَعَ وَلَمْ يَقْتُلْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَهُ أَوْ مَنْ يَقْتُلُهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ وَلَا أَرَاكَ تُدْرِكُهُ، فَأَنْطَلَقَ فَوَجَدَهُ قَدْ ذَهَبَ))

حسن: رواہ ابویعلیٰ : 2315، وابن ابی شیبة وابن منیع فی مسندیهما۔ کما فی المطالب العالیة: 2993 .

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اس کی تعریف ومدح بیان کی، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو کون قتل کرے گا؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کام میں کرتا ہوں، چنانچہ وہ گئے تو اُسے حال میں پایا کہ وہ اپنے گرد ایک دائرہ لگا کر اُس میں نماز پڑھ رہا تھا، سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے اس حالت میں دیکھا تو واپس پلٹ آئے اور اُسے قتل نہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا: اِسے کون قتل کرے گا؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں قتل کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ بھی گئے، اُسے ایک مخصوص جگہ پر قیام کی حالت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے دیکھا اور واپس پلٹ آئے اور قتل نہ کیا۔ تیسری مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِسے کون قتل کرے گا؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کا کام تمام کرتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ تم اُسے پا سکو گے، چنانچہ وہ نکلے تو اُسے دیکھا کہ وہ جا چکا تھا۔''

15835..... ((عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ سَاجِدٍ وَهُوَ يَنْطَلِقُ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقَضَى الصَّلَاةَ وَرَجَعَ عَلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ يَقْتُلُ هٰذَا؟ فَقَامَ رَجُلٌ، فَحَسَرَ عَنْ يَدَيْهِ، فَاخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَهَزَّهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، كَيْفَ أَقْتُلُ رَجُلًا سَاجِدًا يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ

مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ؟ ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَقْتُلُ هٰذَا؟ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: أَنَا، فَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ وَاخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَهَزَّهُ، حَتَّى أَرْعَدَتْ يَدُهُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، كَيْفَ أَقْتُلُ رَجُلًا سَاجِدًا، يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ قَتَلْتُمُوهُ لَكَانَ أَوَّلَ فِتْنَةٍ وَآخِرَهَا))

حسن: مسند احمد: 20431، وابن عاصم فی السنة: 971.

''سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک آدمی کے پاس سے گزر ہوا جو سجدے میں پڑا تھا، جب نماز پڑھ کر واپس آئے تب بھی وہ سجدے میں ہی تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہیں کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اسے کون قتل کرے گا؟ ایک آدمی تیار ہوا، اس نے بازو اوپر چڑھائے اور تلوار ہلاتا ہوا چلا، پھر کہنے لگا کہ اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں سجدے میں پڑے ہوئے اس آدمی کو کیسے قتل کروں جو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: اسے کون قتل کرے گا؟ اس پر دوسرا آدمی تیار ہوا، اس نے بھی اپنے بازو چڑھائے اور تلوار ہلاتا ہوا چلا، لیکن اس کے ہاتھ بھی کانپنے لگے اور وہ بھی کہنے لگا: اے اللہ کے نبی! میں اس شخص کو کیسے قتل کروں جو اللہ کی وحدانیت اور محمد کی بندگی و رسالت کی گواہی دیتا ہو؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اگر تم اسے قتل کر دیتے تو یہ پہلا اور آخری فتنہ ہوتا۔''

شرح الحدیث:...... یہ فرمان: (لَوْ قَتَلْتُمُوهُ لَكَانَ أَوَّلَ فِتْنَةٍ وَآخِرَهَا) اس حدیث میں دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نمازی کو قتل کرنے کا پختہ ارادہ نہیں فرمایا، کیوں کہ اس کے قتل میں بہت بڑا فتنہ تھا۔ مگر یہ قصہ مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے، جس کا مرجع راویوں کا باہمی اختلاف ہے۔ حاصل کلام وہی بات ہے جو میں نے پہلی کہی ہے۔

باب ما جاء فی صفة المخدج من الخوارج

خارجیوں میں سے ناقص ہاتھ والے آدمی کی نشانی کے متعلق باب ہے

15836...... ((عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: ذَكَرَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ: فِيهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ، أَوْ مُودَنُ الْيَدِ، أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ ، لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ، عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ قُلْتُ: آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِي، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، إِي، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، إِي، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ))

صحيح: رواه مسلم: 155/1066

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے خوارج کا ذکر کیا اور کہا: ان میں ایک آدمی ناقص الاعضاء، چھوٹے یا زیادہ اور ہلتے ہوئے گوشت کے (جیسے) ہاتھ والا ہوگا، اگر تمھارے اترانے کا ڈر نہ ہوتا تو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انھیں قتل کرنے والوں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے وعدہ فرمایا ہے، وہ میں تمھیں بتاتا۔ (راوی عبیدہ نے) کہا میں نے عرض کی: کیا آپ نے یہ (وعدہ براراست) محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انھوں نے کہا: رب کعبہ کی قسم! ہاں رب کعبہ قسم! ہاں، رب کعبہ کی قسم! ہاں۔''

شرح الحدیث:...... (أَوْ مُودَنُ الْيَدِ) اس کا معنی ہے ناقص ہاتھ والا جو چھوٹا ہو۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب آپ کسی چیز کو ناقص یا چھوٹا کریں، تو اُس وقت یہ کلمہ بولا جاتا ہے۔ (أَوْ مَثْدُونُ الْيَدِ) سارے ہاتھ کا ناقص ہونا۔ جو تخلیق میں ناقص اور کوتاہ ہو، تو اُس یہ لفظ مستعمل ہوتا ہے۔

15837...... ((عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْحَرُورِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ، وَهُوَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالُوا: لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ، قَالَ عَلِيٌّ: كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا

بَاطِلٌ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ نَاسًا، إِنِّي لَأَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِي هَؤُلَاءِ، يَقُولُونَ الْحَقَّ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَجُوزُ هَذَا، مِنْهُمْ، وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ مِنْ أَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ إِلَيْهِ مِنْهُمْ أَسْوَدُ، إِحْدَى يَدَيْهِ طُبْيُ شَاةٍ أَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: انْظُرُوا، فَنَظَرُوا فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا، فَقَالَ: ارْجِعُوا فَوَاللّٰهِ، مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ وَجَدُوهُ فِي خَرِبَةٍ، فَأَتَوْا بِهِ حَتَّى وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: وَأَنَا حَاضِرُ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِهِمْ، وَقَوْلِ عَلِيٍّ فِيهِمْ))

((زَادَ يُونُسُ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ بُكَيْرٌ: وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ أَنَّهُ، قَالَ: رَأَيْتُ ذَلِكَ الْأَسْوَدَ))

صحیح: رواہ مسلم: 157/1066

''رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبید اللہ سے روایت ہے: جب حروریہ نے خروج کیا اور وہ (عبیدہ اللہ) سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، تو انھوں نے کہا: حکومت اللہ کے سوا کسی کی نہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کلمہ حق ہے، جس سے باطل مراد لیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کی صفات بیان کیں، میں ان لوگوں میں ان صفات کو خوب پہچانتا ہوں (آپ نے فرمایا): وہ اپنی زبانوں سے حق بات کہیں گے اور وہ (حق) ان کی اس جگہ۔۔آپ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا۔۔سے آگے نہیں بڑھے گا، یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے اس کے ہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہیں، ان میں ایک سیاہ رنگ کا آدمی ہوگا، اس کا ایک ہاتھ بکری کے تھن یا نوک پستان کی طرح ہوگا۔ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کیا ڈھونڈو۔ لوگوں نے ڈھونڈا تو انھیں کچھ نہ ملا، فرمایا: دوبارہ تلاش کرو، اللہ کی قسم! میں نے جھوٹ نہیں بولا اور نہ مجھے جھوٹ بتایا گیا۔ دو یا تین دفعہ (یہی فقرہ) کہا: پھر انھوں نے اسے ایک کھنڈر میں پالیا تو وہ اسے لے آئے، یہاں تک کہ اسے

آپ کے سامنے رکھ دیا۔ عبید اللہ نے کہا: میں بے ان کے اس معاملے میں اوران کے متعلق سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بات کے وقت حاضر تھا۔''

''یونس نے اپنی روایت میں اضافہ کیا: بکیر نے کہا مجھے (عبد اللہ) بن حنین (ہاشمی) سے ایک آدمی نے حدیث بیان کی اس نے کہا: میں نے بھی اس کالے کو دیکھا تھا۔''

شرح الحديث:...... (طُبْیٌ) ط پر پیش اور زیر دونوں طرح پڑھا جاتا ہے، اس کا معنی تھن کا سر، بھٹنی ہے، جس کی جمع اطباء آتی ہے۔ یہ بھی قول ہے کہ جانوروں کے تھن کی جگہ کو کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ دودھ دینے والے جانوروں کے تھن ہوتے ہیں۔

(النهاية فی غريب الحديث والاثر: 115/3)

15838......((عَنْ كُلَيْب شهاب قَالَ: كنتُ عِنْدَ علیٍّ جَالِسًا إِذْ دخل رجل عَلَيْهِ ثِيَاب السّفر قَالَ وَعلى يكلم النَّاس ويكلمونه فَقَالَ يَا أَمِير الْمُؤمِنِينَ أتأذن أَن أَتَكَلّم فَلم يلْتَفت إِلَيْهِ وشغله مَا هُوَ فِيهِ فَجَلَست إِلَى الرجل فَسَأَلته مَا خبرك قَالَ كنت مُعْتَمِرًا فَلَقِيت عَائِشَة فَقَالَت لی هَؤُلَاءِ الْقَوْم الَّذين خَرجُوا فِی أَرْضكُم يسمون حرورية قلت خَرجُوا فِی مَوضِع يُسمى حوراء فسموا بذلك فَقَالَت طُوبَى لمن شهد هلكتهم لَو شَاء ابْن أبی طَالب لأخبركم خبرهم قَالَ فَجئْت اسأله عَن خبرهم فَلَمَّا فرغ عَلیّ قَالَ أَيْن المستأذن فقص عَلَيْهِ كَمَا قصّ علينا قَالَ إِنِّی دخلت على رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم وَلَيْسَ عِنْده أحد غير عَائِشَة أم الْمُؤمِنِينَ فَقَالَ لی كَيفَ أَنْت يَا عَلیّ وَقوم كَذَا وَكَذَا قلت الله وَرَسُوله أعلم وَقَالَ ثمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ فَقَالَ قوم يخرجُون من الْمشرق يقرؤن الْقُرْآن لَا يُجَاوز تراقيهم يَمْرُقُونَ من الدّين كَمَا يَمْرُق السهْم من الرَّمية فيهم رجل مُخْدج كَأَن يَده ثدی أَنْشدكُمْ بِاللَّه أَخْبَرتكُم بهم قَالُوا نعم قَالَ أناشدكم الله أَخْبَرتكُم انه فيهم قَالُوا نعم قَالَ فأتيتمونی فأخبرتمونی أَنه

لَيْسَ فيهم فَحَلَفت لكم بِالله أَنه فيهم فأتيتموني بِهِ تجرونه كَمَا نعت لكم قَالُوا نعم قَالَ صدق الله وَرَسُوله))

حسن: رواه النسائي في خصائص علي: 183، واللفظ له، وعبد الله بن احمد في زوائد المسند: 1378-1379

''کلیب بن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک اُن کے پاس ایک آدمی داخل ہوا جس پر سفر کے آثار تھے، جب کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ لوگوں سے اور لوگ آپ کے ساتھ ہم کلام تھے۔ اُس نے کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ مجھے گفتگو کرنے کی اجازت دیں گے؟ لیکن سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اُس کی طرف نہ دیکھا اور اپنے کام میں مشغول رہے۔ میں (کلیب) اُس آدمی کے پاس بیٹھا گیا، میں نے اُس سے سوال کیا: تمہاری کیا خبر ہے یا تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اُس نے کہا: میں عمرہ کر رہا تھا کہ میری ملاقات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی، انھوں نے مجھ سے پوچھا: کیا تمہاری سرزمین سے حروراء نامی قوم نکل آئی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، وہ ایک حروراء نامی جگہ سے نکل پڑے ہیں، اور اسی نسبت سے انھوں نام رکھا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: خوش خبری ہے اُن لوگوں کے لیے جو حاضر ہوں گے اور جنھیں یہ لوگ شہید کریں گے۔ اگر علی رضی اللہ عنہ چاہیں تو میں اُسے ان لوگوں کے متعلق ضرور اطلاع کروں۔ چنانچہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کہ اُن لوگوں کی حقیقت کے بارے سوال کروں۔ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو انھوں نے فرمایا: اجازت طلب کرنے والا کہاں ہے؟ چنانچہ انھوں دوبارہ وہی قصہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سنایا جو ہمیں بتایا تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا، جب کہ آپ کے پاس میرے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی اور نہ تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تمہارا کیا حال ہوگا اور ایسی ایسی قوم کے ساتھ؟ میں نے کہا: اللہ و رسول ہی بہت جانتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: کچھ لوگ مشرق کی طرف سے رونما ہوں گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔

یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان میں ایک دھوکہ باز آدمی ہوگا، اس کی نشانی یہ ہے کہ اُس کا ہاتھ پستان کی طرف پھولا ہوگا۔ میں تمھیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میں نے تمھیں ان کے متعلق آگاہ کر دیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے کہا: جی ہاں، پھر فرمایا: میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ کیا میں نے تم لوگوں کو آگاہی کر دی ہے کہ وہ آدمی بھی انھیں میں سے ہوگا؟ صحابہ نے کہا: جی ہاں، پھر فرمایا: تم لوگ میرے پاس آئے ہو اور تم نے مجھے خبر دی ہے وہ آدمی اُن میں سے نہیں۔ لیکن میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ وہ شخص انھیں میں ہے۔ پھر تم اُسے لے کر میرے پاس گھسیٹ کر لائے ہو، جیسا کہ میں نے تمھیں علامت بیان کی ہے۔ انھوں نے جواباً کہا: جی ہاں، بالکل اللہ ورسول نے سچ کہا ہے۔"

15839...... ((عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبِ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ، لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ، مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَاتَّكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ، وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ، وَلَيْسَ لَهُ ذِرَاعٌ، عَلَى رَأْسِ عَضُدِهِ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ، عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ فَتَذْهَبُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُونَ هَؤُلَاءِ يَخْلُفُونَكُمْ فِي ذَرَارِيِّكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَاللَّهِ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ، وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ،

فَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ))

قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ: فَنَزَّلَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا، حَتَّى قَالَ: مَرَرْنَا عَلَى قَنْطَرَةٍ، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ، فَقَالَ: لَهُمْ أَلْقُوا الرِّمَاحَ، وَسُلُّوا سُيُوفَكُمْ مِنْ جُفُونِهَا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ كَمَا نَاشَدُوكُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ، فَرَجَعُوا فَوَحَّشُوا بِرِمَاحِهِمْ، وَسَلُّوا السُّيُوفَ، وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ، قَالَ: وَقُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْتَمِسُوا فِيهِمُ الْمُخْدَجَ، فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، قَالَ: أَخِّرُوهُمْ، فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ، فَكَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ، وَبَلَّغَ رَسُولُهُ، قَالَ: فَقَامَ إِلَيْهِ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَللّٰهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، لَسَمِعْتَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: إِي، وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا، وَهُوَ يَحْلِفُ لَهُ))

صحيح: رواه مسلم: 156/1066

''زید بن وہب جہنی رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ وہ اس لشکر میں شامل تھے جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا (اور) خوارج کی طرف روانہ ہوا تھا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت سے کچھ لوگ نکلیں گے وہ (اس طرح) قرآن پڑھیں گے کہ تمھاری قراءت ان کی قراءت کے مقابلے میں کچھ نہ ہوگی اور نہ تمھاری نمازوں کی ان کی نمازوں کے مقابلے میں کوئی حیثیت ہوگی اور نہ ہی ان کے مقابلے میں تمہارے روزوں کی کوئی حیثیت ہوگی۔ وہ قرآن پڑھیں گے اور خیال کریں گے وہ ان کے حق میں ہے، حالانکہ وہ ان کے خلاف ہوگا، ان کی نماز ان کی ہنسلیوں سے آگے نہیں بڑھے

گی وہ اس طرح تیز رفتاری کے ساتھ اسلام سے نکل جائیں گے جس طرح تیر بہت تیزی سے شکار کے اندر سے نکل جاتا ہے۔ اگر وہ لشکر جو ان کو جا لے گا جان لے کہ ان کے نبی ﷺ کی زبان سے ان کے بارے میں کیا فیصلہ ہوا ہے تو وہ عمل سے (بے نیاز ہو کر صرف اسی عمل پر) بھروسا کر لیں۔ اس (گروہ) کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہوگا جس کا عضد (بازو، کندھے سے لے کر کہنی تک کا حصہ) ہوگا کلائی نہیں ہوگی، اس کے بازو کے سرے پر پستان کی نوک کی طرح (کا نشان) ہوگا، جس پر سفید بال ہوں گے تو لوگ معاویہ رضی اللہ عنہ اور اہل شام کی طرف جا رہے ہو اور ان (لوگوں) کو چھوڑ رہے ہو جو تمھارے بعد تمھارے بچوں اور اموال پر آ پڑیں گے، اللہ کی قسم! مجھے امید ہے کہ وہی قوم ہے کیونکہ انھوں نے (مسلمانوں کا) حرمت والا خون بہایا ہے اور لوگوں کے مویشیوں پر غارت گری کی ہے اللہ کا نام لے کر (ان کی طرف) چلو۔''

''سلمہ بن کہیل نے کہا: مجھے زید بن وہب نے (ایک ایک) منزل میں اتارا (ہر منزل کے بارے میں تفصیل سے) بتایا حتیٰ کہ بتایا: ہم ایک پل پر سے گزرے پھر جب ہمارا آمنا سامنا ہوا تو اس روز خوارج کا سپہ سالار عبد اللہ بن وہب راسی تھا، اس نے ان سے کہا: اپنے نیزے پھینک دو اور اپنی تلواریں نیاموں سے نکال لو، کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ وہ تمھارے سامنے (صلح کے لیے اللہ کا نام) پکاریں گے جس طرح انھوں نے حروراء کے دن تمھارے سامنے پکارا تھا تو انھوں نے لوٹ کر اپنے نیزے دور پھینک دیے اور تلواریں سونت لیں تو لوگ انھی نیزوں کے ساتھ ان پر پل پڑے اور وہ ایک دوسرے پر قتل ہوئے (ایک کے بعد دوسرا آتا اور قتل ہو کر پہلوں پر گرتا) اور اس روز (علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دینے والے) لوگوں میں سے دو کے سوا کوئی اور قتل نہ ہو، اسیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ان میں ادھورے ہاتھ والے کو تلاش کرو، لوگوں نے بہت ڈھونڈا لیکن اس کو نہ پا سکے، اس پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ خود اٹھے اور ان لوگوں کے پاس آئے جو قتل ہو کر ایک دوسرے پر گرے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: ان کو ہٹاؤ تو انھوں نے اسے (لاشوں کے نیچے) زمین سے لگا ہوا پایا۔ آپ نے اللہ اکبر کہا، پھر

کہا: اللہ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے (اسی طرح ہم تک) پہنچا دیا۔ (زید بن وہب نے) کہا، عبیدہ سلمانی کھڑے ہو کر آپ کے سامنے حاضر ہوئے اور کہا اے امیر المومنین! اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں! آپ نے واقعی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ تو انھوں نے کہا: ہاں اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، حتیٰ کہ اس نے آپ سے تین دفعہ قسم لی اور آپ اس کے سامنے حلف اٹھاتے رہے۔"

شرح الحدیث:...... (المخدج) ابو مریم ثقفی رحمہ اللہ اس کلمہ کی شرح میں فرماتے ہیں: یہ ثقفی شخص تھا، یہ شخص ایک دن ہمارے ساتھ مسجد میں ہوتا تھا کہ ہم اس کے ساتھ فقیر ہونے کی وجہ سے بیٹھتے تھے، ہم اِسے مسکین شخص خیال کرتے، وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے کھانے میں شریک ہوتا دیگر لوگوں کے ساتھ، جب کہ میں نے اپنی ایک چادر اسے پہننے کے لیے دی۔

ابو مریم رحمہ اللہ مزید کہتے ہیں: مخدج کو نافع پستان والا کہا جاتا تھا، کیوں کہ اس کا ایک ہاتھ عورت کے ثدیین کی طرح ابھرا ہوا تھا، اُس کے سر پر پستان کی نوک کی طرح نشان تھا، جو کہ جَو کے چند دانے کی مانند ہے۔

باب قول النبی ﷺ: الفتنة من قبل المشرق

نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ فتنے مشرق کی جانب سے ہوں گے

15840......((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن عمرِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ: هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا ، هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا ، هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا ، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ))

متفق علیه: رواه البخاري: 7092، ومسلم: 47/2905، ورواه مسلم: 48/2905.

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب کہ آپ نے

مشرق کی طرف رخ کیا ہوا تھا: یاد رکھو! فتنہ یہاں ہے، یاد رکھو! فتنہ یہاں ہے، یاد رکھو! فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوتا ہے۔''

امام مسلم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دوسری سند کے ساتھ ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے:

((رَأْسُ الْكُفْرِ مِنْ هَاهُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي الْمَشْرِقَ))

''کفر کا سر ادھر سے ظاہر ہوگا، جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوتا ہے۔ آپ کی مراد مشرق (کی سمت) سے تھی۔''

15841...... ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيءُ مِنْ هَاهُنَا وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ وَأَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، وَإِنَّمَا قَتَلَ مُوسَى الَّذِي قَتَلَ، مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ، خَطَأً فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ: ﴿وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا﴾ [طه:40]))

صحيح: رواه مسلم: 50/2905

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''فتنہ ادھر سے آئے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا، جہاں شیطان کے دونوں سینگ نکلتے ہیں۔ اور تم ایک دوسرے کی گردن مارتے ہو (حالانکہ مومن کی گردن مارنا کتنا بڑا گناہ ہے) اور موسیٰ، فرعون کی قوم کا ایک شخص غلطی سے مار بیٹھے تھے (نہ کہ نیت قتل کیونکہ گھونسے سے آدمی نہیں مرتا)، تو اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو نے ایک خون کیا، پھر ہم نے تجھے غم سے نجات دی اور تجھ کو آزمایا جیسا آزمایا تھا۔''

15842...... ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا، اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَفِي نَجْدِنَا؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا، اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَفِي نَجْدِنَا؟ فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ))

صحيح: رواه البخاري: 7094.

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے ملک شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے ملک شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے ملک یمن میں برکت عطا فرما۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کی: اللہ کی رسول! اور ہمارے نجد میں بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے ملک شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمارے ملک یمن میں برکت عطا فرما۔ میرا گمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے رونما ہوں گے، نیز وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔''

اس حدیث میں (نجدنا) سے مراد عراق کی ایک بستی اور اس کا گاؤں ہے۔ جیسا کہ امام خطابی نے کہا ہے۔

باب ان اهل العراق والشام ومصر يمنعون زكاة اموالهم

یہ باب ہے کہ اہل عراق، شام اور مصر اپنے اموال کی زکوۃ روک لیں گے

15843...... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا، وَمَنَعَتِ الشَّأْمُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا، وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا، وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ، وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ، وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ شَهِدَ عَلَى ذَلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ))

صحيح: رواه مسلم: 2894.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میں دیکھ رہا ہوں کہ)

عراق نے اپنے درہم اور قفیز کو روک لیا ہے اور شام نے اپنا مدی اور دینار روک لیا ہے اور مصر نے اپنا اردب اور دینار روک لیا ہے اور تم وہیں پہنچ گئے ہو جہاں سے تمھارا آغاز تھا اور تم وہیں پہنچ گئے ہو جہاں سے تمھارا آغاز تھا۔ اور تم وہیں پہنچ گئے ہو، جہاں تمھارا آغاز تھا۔ اس پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا گوشت اور خون گواہ ہے۔‘‘

شرح الحديث:...... (القَفِيزَ) یہ اہل عراق کا معروف پیمانہ ہے۔ امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل عراق کا یہ پیمانہ آٹھ رطل کا ہوتا ہے، ایک مکوک ڈیڑھ صاع کے برابر ہوتا ہے۔ (المدی) یہ کلمہ قُفْل کے وزن پر پڑھا جائے گا، یہ اہل شام کا مشہور پیمانہ ہے۔ علماء کا کہنا ہے: یہ پندرہ رطل یعنی مکوک کے برابر ہوتا ہے۔ (الاردب) یہ مصریوں کا معروف پیمانہ ہے، جو تقریباً چوبیس صاع کی گنجائش رکھتا ہے۔

باب النهى عن تهييج الحبشة

حبشی لوگوں سے تعرض کرنے کی ممانعت کے متعلق باب

15844...... ((عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوكُمْ، وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوكُمْ))

حسن: رواه ابوداود: 4302، والنسائی: 3176.

’’نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حبشیوں سے تعرض نہ کرو، جب تک کہ وہ تمہارے درپے نہ ہوں اور ترکوں کو بھی چھوڑے رہو، جب تک کہ وہ تمہیں چھوڑے رہیں۔‘‘

15845...... ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ، فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ))

حسن: رواہ ابوداود: 4209، واحمد: 23155، والحاکم: 453/4

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (کفار) حبشہ جب تک تم سے تعرض نہ کریں تم بھی انہیں چھوڑے رہو۔ بلاشبہ کعبے کا خزانہ نکالنے والا ایک حبشی ہی ہوگا، جس کی پنڈلیاں چھوٹی چھوٹی ہوں گی۔''

باب بیان خطر الأئمة المضلین علیٰ الأمة

امت پر گمراہ ائمہ کے خوف کے متعلق باب

15846......((عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ))

صحيح: رواه أبوداود: 4252، والترمذی: 2229، وابن ماجه: 3952، واحمد: 22393، وصححه ابن حبان: 7238

''سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی امت پر گمراہ اماموں کا خوف ہے۔''

باب یکون فی هذه الأمة رجال معهم سیاط یغدون ویروحون فی سخط الله

اس امت میں ایسے آدمی (حکمران) ہوں گے کہ اُن کے ساتھ کوڑے ہوں گے، وہ صبح وشام اللہ کی نافرمانی میں کریں گے

15847......((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ، مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا،

وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا))

صحيح: رواه مسلم: 2128 .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنمیوں کی دو قسمیں ہیں، جن کو میں نے نہیں دیکھا۔ ایک تو وہ لوگ جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کے کوڑے ہیں، وہ لوگوں کو اس سے مارتے ہیں۔ دوسرے وہ عورتیں جو پہنتی ہیں مگر ننگی ہیں (ان کے نیم عریاں لباس ہیں)، سیدھی راہ سے بہکانے والی، خود بہکنے والی اور ان کے سر بختی (اونٹ کی ایک قسم ہے) اونٹ کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے وہ جنت میں نہ جائیں گی بلکہ اس کی خوشبو بھی ان کو نہ ملے گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آ رہی ہوگی۔''

15848......((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ، إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ، أَنْ تَرَى قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ، يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللّٰهِ، وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ))

صحيح: رواه مسلم: 2857 .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ اگر تمھیں لمبی مدت مل گئی تو تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے جن کے ہاتھ میں گائے کی دموں جیسے (کوڑے) ہوں گے، وہ اللہ کے غضب میں صبح گزاریں گے اور اللہ کی سخت ناراضگی میں شام بسر کریں گے۔''

15849......((عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ذَكَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ، أَوْ قَالَ: يَخْرُجُ رِجَالٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ، فِي آخِرِ الزَّمَانِ مَعَهُمْ أَسْيَاطٌ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ وَيَرُوحُونَ فِي غَضَبِهِ))

حسن: رواه احمد: 22150، والطبرانی: 308/8، والحاکم: 436/4

''سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کے آخری

زمانے میں کچھ لوگ ایسے آئیں گے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے، ان کی صبح اللہ کی ناراضگی میں اور شام اس کے غضب میں گذرے گی۔"

باب أن هذه الأمة يهلك بعضهم بعضا، ويسبى بعضهم بعضا

یقیناً یہ امت آپس میں ہلاک ہوگی اور ایک دوسرے کو قیدی بنائے گی

15850...... ((عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا، وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَإِنَّ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ، وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا، أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا، حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا، وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا))

صحيح: رواه مسلم: 2889

"سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھ لیا اور جہاں تک یہ زمین میرے لیے لپیٹی گئی۔ عنقریب میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی اور مجھے سرخ اور سفید دونوں خزانے (سونے اور چاندی کے ذخائر) دیے گئے اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لیے یہ سوال کیا کہ وہ اس کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور ان کے علاوہ سے ان پر کوئی دشمن مسلط نہ کرے جو مجموعی طور پر ان سب (کی جانوں) کو روا کر لے۔ بے شک میرے رب نے فرمایا: اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کر دوں تو وہ رد نہیں

ہوتا۔ بلاشبہ میں نے آپ کی امت کے لیے آپ کو یہ بات عطا کردی ہے کہ ان کو عام قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان پر ان کے علاوہ سے کسی اور دشمن کو مسلط نہ کروں گا جو ان سب (کی جانوں) کو روا قرار دے لے (خون بہا دے)۔ چاہے ان کے خلاف ان کے اطراف والے ۔یا کہا: ان کے اطراف والوں کے اندر سے ہوں، اکٹھے کیوں نہ ہوں جائیں۔ یہاں تک کہ یہ (خود) ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قیدی بنائیں گے۔"

شرح الحدیث:...... (فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا) اس کا معنی ہے کہ اسلامی فتوحات مشرق کے کونوں سے مغرب کے در و دیوار تک پہنچے گا۔ مشرق ومغرب کے تحت شمال وجنوب بھی شامل ہیں، کیوں کہ زمین کے سیارے میں مشرق ومغرب کی دو ہی جہتیں ہیں۔ شمال وجنوب کی جہات اہل دنیا کے اعتبار سے ہے جب کہ کائنات کی تخلیق کے اعتبار سے دو ہی جہتیں ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا﴾ [المزمل:09] "مشرق ومغرب کا رب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، سو اس کو کارساز بنالے۔" دوسرے مقام پر ارشاد باری ہے: ﴿رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ﴾ [الرحمٰن : 17] "(وہی) دونوں مشرقوں کا رب ہے اور دونوں مغربوں کا رب۔" مزید ایک مقام پر فرمایا: ﴿فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ﴾ [المعارج : 40] "پس نہیں! میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی! کہ بیشک ہم یقیناً قدرت رکھنے والے ہیں۔"

15851......((عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ أَوْ قَالَ: إِنَّ رَبِّي زَوَى لِي الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا ، وَإِنَّ مُلْكَ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا ، وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ ، وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ ، فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ ،

وَإِنَّ رَبِّي قَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً، فَإِنَّهُ لا يُرَدُّ، وَلَا أُهْلِكُهُمْ بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ، وَلَا أُسَلِّطُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا، وَحَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا، وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ، وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ، قَالَ ابْنُ عِيسَى: ظَاهِرِينَ ثُمَّ اتَّفَقَا لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ))

صحيح: رواه ابوداود: 4252، واحمد :22395 .

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو لپیٹا اور میں نے اس کی مشرقوں اور مغربوں کو دیکھا اور بلاشبہ میری امت کی عمل داری (حکومت) وہاں تک پہنچے گی جہاں تک اسے میرے لیے لپیٹا گیا ہے، اور مجھے سرخ و سفید (سونا چاندہ) دوخزانے دیے گئے ہیں۔ اور میں نے اپنے رب تعالیٰ سے سوال کیا ہے کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ فرمائے اور ان پر ان کے اپنے اندر کے علاوہ باہر سے کوئی دشمن مسلط نہ ہو جو انہیں ہلاک کر کے رکھ دے۔ تو میرے رب نے مجھے فرمایا: اے محمد! میں جب کوئی فیصلہ کرتا ہوں تو اسے رد نہیں کیا جاتا۔ میں (تیری امت کے) ان لوگوں کو عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان کے اپنے اندر کے علاوہ باہر سے کوئی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو انہیں ہلاک کر کے رکھ دے اگرچہ سب ملکوں والے ان پر چڑھ دوڑیں (تو انہیں ہلاک نہیں کر سکیں گے) البتہ یہ آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا): مجھے اپنی امت پر گمراہ اماموں کا خوف ہے۔ اور

جب ان میں ایک بار تلوار پڑ گئی تو قیامت تک اٹھائی نہیں جائے گی۔ اور اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکوں کے ساتھ نہ مل جائیں اور کچھ قبیلے بتوں کی عبادت نہ کرنے لگیں۔ اور عنقریب میری امت میں کذاب اور جھوٹے لوگ ظاہر ہوں گے، ان کی تعداد تیس ہوگی، ان میں سے ہر ایک کا دعوی ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا۔ ابن عیسیٰ نے کہا: حق پر غالب رہے گا۔ ان کا کوئی مخالف ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا حتیٰ کہ اللہ کا فیصلہ (قیامت) آ جائے گا۔"

15852...... ((عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ، حَتَّى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا، فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُ رَبِّي: أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا))

صحيح: رواه مسلم: 2890

"(سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ (مدینہ کے) بالائی علاقے سے تشریف لائے، یہاں تک کہ جب آپ بنو معاویہ کی مسجد کے قریب سے گزرے تو آپ اس میں داخل ہوئے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے اپنے رب سے بہت لمبی دعا کی پھر آپ نے ہماری طرف رخ کیا تو فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین (چیزیں) مانگیں۔ اس نے وہ مجھے عطا فرما دیں اور ایک مجھ سے روک لی۔ میں نے اپنے رب سے یہ مانگا کہ وہ میری (پوری) امت کو قحط سالی سے ہلاک نہ کرے تو اس نے مجھے یہ چیز عطا فرما دی اور میں نے اس سے مانگا کہ وہ میری امت کو

غرق کر کے ہلاک نہ کرے تو اس نے یہ (بھی) مجھے عطا فرمادی اور میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ ان کی آپس میں جنگ نہ ہو تو اس نے یہ (بات) مجھ سے روک لی۔''

شرح الحديث:...... 'مسجد بنو معاویہ' کا دوسرا نام مسجد اجابت بھی ہے، یہ مسجد نبوی کی مشرقی جانب واقع ہے، اور معاویہ سے مراد معاویہ بن مالک بن نجار خزرجی رضی اللہ عنہ ہیں۔

15853...... ((عَنْ خَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةً فَأَطَالَهَا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، صَلَّيْتَ صَلاَةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيهَا، قَالَ: أَجَلْ إِنَّهَا صَلاَةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ، إِنِّي سَأَلْتُ اللّٰهَ فِيهَا، ثَلاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُهُ أَنْ لا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةٍ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لا يُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيهَا))

صحيح: رواه الترمذي: 2175، والنسائي: 1638.

''سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار کافی لمبی نماز پڑھی، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے ایسی نماز پڑھی ہے کہ اس سے پہلے ایسی نماز نہیں پڑھی تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، یہ امید وخوف کی نماز تھی، میں نے اس میں اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں مانگی ہیں، جن میں سے اللہ تعالیٰ نے دو کو قبول کرلیا اور ایک کو نہیں قبول کیا۔ میں نے پہلی دعا یہ مانگی کہ میری امت کو عام قحط میں ہلاک نہ کرے، اللہ نے میری یہ دعا قبول کرلی۔ میں نے دوسری دعا یہ کی کہ ان پر غیروں میں سے کسی دشمن کو نہ مسلط کرے، اللہ نے میری یہ دعا بھی قبول کرلی۔ میں نے تیسری دعا یہ مانگی کہ ان میں آپس میں ایک کو دوسرے کی لڑائی کا مزہ نہ چکھا تو اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا قبول نہیں فرمائی۔''

15854...... ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ أنه قال: جاء نا عبدالله بن عمر في بني معاوية، وهي قرية من قرى الأنصار، فقال: هل تدرون أين صلى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من مسجدكم هذا؟ فقلت له:

نعم، وأشرت له إلى ناحية منه، فقال: هل تدرى ما الثلاث التى دعا بهن فيه؟ فقلت: نعم، قال: فأخبرنى بهن فقلت: دعا بأن لا يُظهر عليهم عدوًا من غيرهم، ولا يُهلكهم بالسنين فأعطيهما، ودعا بأن لا يجعل بأسهم بينهم، فمنعها، قال: صدقت، قال ابن عمر: فلن يزال الهرجُ إلى يوم القيامة))

صحيح: رواه مالك فى كتاب القرآن: 35

''سیدنا عبد اللہ بن عبد اللہ بن جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بنو معاویہ کی بستی، جو انصار کی معروف بستی تھی، وہاں تشریف لائے، انھوں نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری اس مسجد میں کہاں نماز پڑھی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، اور اس کے ساتھ ہی میں نے مسجد کے ایک کونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا۔ پھر سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سوال کیا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ تین دعائیں کون سی تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی؟ میں نے جواباً کہا: جی ہاں، انھوں نے کہا: بتاؤ وہ دعائیں کون سی ہیں، مجھے ان کے متعلق بتاؤ؟ چنانچہ میں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی کہ اللہ تعالیٰ ان پر غیروں میں سے کسی دشمن کو نہ مسلط کرے۔ دوسری دعا یہ فرمائی کہ امت محمدیہ کو قحط سالی میں ہلاک نہ کرے۔ یہ دونوں دعائیں اللہ نے قبول فرمائی اور تیسری دعا یہ مانگی کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں آپس میں ایک کو دوسرے کی لڑائی کا مزہ نہ چکھا، تو اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا قبول نہیں فرمائی۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: تم نے سچ کہا ہے۔ پھر اس کے بعد کہنے لگے: آپس کا اختلاف اور قتل وغارت قیامت تک جاری رہے گا۔''

15855......((عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَأَحْسَنَ فِيهَا الْقِيَامَ وَالْخُشُوعَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالَ: إِنَّهَا صَلَاةُ رَغَبٍ وَرَهَبٍ سَأَلْتُ اللهَ فِيهَا ثَلَاثًا، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَزَوَى عَنِّي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَبْعَثَ عَلَى أُمَّتِي عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَيَجْتَاحَهُمْ فَأَعْطَانِيهِ،

وَسَأَلْتُهُ أَنْ لا يَبْعَثَ عَلَيْهِمْ سَنَةً تَقْتُلُهُمْ جُوعًا فَأَعْطَانِيهِ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَرَدَّهَا عَلَيَّ))

حسن: رواه احمد: 22125، 22108.

''سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی کریم ﷺ نے نماز شروع کی تو اس میں نہایت عمدگی کے ساتھ رکوع وسجود اور قیام کیا میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو فرمایا: ہاں! یہ ترغیب وترہیب والی نماز تھی، میں نے اس نماز میں اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا، جن میں سے دو چیزیں اس نے مجھے دے دیں اور ایک سے انکار کر دیا، میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ میری امت کو سمندر میں غرق کر کے ہلاک نہ کرے اس نے میری یہ درخواست قبول کر لی۔ پھر میں نے اس سے یہ درخواست کی کہ وہ ان پر بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے، چنانچہ میری یہ درخواست بھی اس نے قبول کر لی۔ پھر میں نے اپنے پروردگار سے درخواست کی کہ وہ ہمیں مختلف فرقوں میں تقسیم نہ کرے لیکن اس نے میری یہ درخواست قبول نہیں کی۔''

15856......((عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ مَا تَلْقَى أُمَّتِي بَعْدِي وَسَفْكَ بَعْضِهِمْ دِمَاءَ بَعْضٍ، وَسَبَقَ ذَلِكَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى، كَمَا سَبَقَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَهُمْ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُوَلِّيَنِي شَفَاعَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيهِمْ فَفَعَلَ))

صحيح: رواه احمد: 27410، والطبراني في الكبير: 222/23

''سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی نے ارشاد فرمایا: میں نے وہ تمام چیزیں دیکھیں جن سے میری امت میرے بعد دو چار ہوگی اور ایک دوسرے کا خون بہائے گی اور اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ پہلے سے فرما رکھا ہے جیسے پہلی امتوں کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا گیا تھا، میں نے اپنے پروردگار سے درخواست کی کہ قیامت کے دن ان کی شفاعت کا مجھے حق دے دے، چنانچہ پروردگار نے ایسا ہی کیا۔''

15857...... ((عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ دَارَ زِيَادٍ فَخَرَجْتُ كَئِيبًا حَزِينًا فَقَعَدْتُ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا لَكَ؟ فَقَالَ: رَأَيْتُ عُقُوبَةً شَدِيدَةً وَمُثْلَةً، فَقَالَ: لَا يَحْزُنْكَ ذَلِكَ، فَإِنَّ هَذَا كَائِنٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عُقُوبَةُ هَذِهِ الْأُمَّةِ السَّيْفُ))

صحيح: رواه ابن ابی عاصم فی الديات: 63، واللفظ له، وابن ابن ابی شيبة فی مسنده: 938.

''سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں زیاد کے گھر داخل ہوا، جب کہ میں شدید غم و پریشانی میں مبتلا نکلا تھا، چنانچہ میں نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی جا کر بیٹھا تو انھوں نے مجھ سے پوچھا: تم کیوں پریشان ہو؟ انھوں نے کہا: میں نہایت برا انجام اور قتل وغارت کو دیکھتا ہوں۔ صحابی نے کہا: تم پریشان نہ ہو، یہ ہو کر رہے گا، کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اس امت کا انجام اور تباہی تلوار ہے۔

باب قول النبی ﷺ: هلكة امتی علی يدی غلمة من قريش

نبی کریم ﷺ کا فرمان کہ میری امت قریش کے نوعمر لوگوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگی

15858...... ((عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، وَمَعَنَا مَرْوَانُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ: هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةً۔ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ: بَنِي فُلَانٍ، وَبَنِي فُلَانٍ، لَفَعَلْتُ۔ فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّي إِلَى بَنِي مَرْوَانَ حِينَ مُلِّكُوا بِالشَّأْمِ، فَإِذَا رَآهُمْ غِلْمَانًا أَحْدَاثًا قَالَ لَنَا

عَسَى هَؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْهُمْ؟ قُلْنَا: أَنْتَ أَعْلَمُ))

صحيح: رواه البخاري: 7058.

''سیدنا سعید بن عمرو بن سعید رحمہ اللہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں مدینہ طیبہ میں نبی ﷺ کی مسجد میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور ہمارے ساتھ مروان بھی تھا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے صادق ومصدوق ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کی تباہی قریش کے چند چھوکروں کے ہاتھوں سے ہوگی۔ مروان نے کہا: ان پر اللہ کی لعنت ہو۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں ان کے خاندان سمیت ان کے نام بتانا چاہوں تو ان کی نشاندہی کرسکتا ہوں۔ پھر جب بنو مروان شام کی حکومت پر قابض ہو گئے تو میں اپنے دادا کے ہمراہ ان کی طرف جاتا تھا، انہوں نے جب وہاں ان کے چھوکروں کو دیکھا تو کہا: شاید یہ انھی میں سے ہوں۔ ہم نے کہا: ان کے متعلق تو آپ ہی بہتر جانتے ہیں۔''

15859...... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُهْلِكُ النَّاسَ هَذَا الحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ))

متفق عليه: رواه البخاري: 3604، ومسلم: 2917

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو یہ قبیلہ قریش ہلاک کردے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا: ایسے حالات میں ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: کاش! اس وقت لوگ ان سے الگ رہیں۔''

15860...... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْرَعُ قَبَائِلِ الْعَرَبِ فَنَاءً قُرَيْشٌ، وَيُوشِكُ أَنْ تَمُرَّ الْمَرْأَةُ بِالنَّعْلِ، فَتَقُولَ: إِنَّ هَذَا نَعْلُ قُرَشِيٍّ))

صحيح: رواه أحمد: 7437؛ والبزار: 9745، وابو يعلى: 6205

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ''عرب کے تمام قبائل سے جلد فنا

ہونے والا قبیلہ قریش کا ہوگا؛ عنقریب ایک عورت کسی جوتے کے پاس سے گزرے گی اور کہے گی: یہ جوتا کسی قریشی کا ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ ایک عورت کسی جوتے کے پاس سے گزرتے ہوئے کہے گی: یہ جوتا کسی قریشی شخص کا ہے؛ (وہ قریشی پہلے ہی ہلاک ہو چکا ہوگا)۔

شرح الحدیث:...... یہ قول کہ (إِنَّ هَذَا نَعْلُ قُرَشِيٍّ) یہ جوتا کسی قریشی کا ہے؛ یہ جملہ تاکید بیان کرتا ہے کہ جوتا قریشی کا ہے؛ جو پہلے ہی ہلاک ہو گیا ہے۔

15861...... ((عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: يَا عَائِشَةُ ، قَوْمُكِ أَسْرَعُ أُمَّتِي بِي لَحَاقًا ، قَالَتْ: فَلَمَّا جَلَسَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَ كَ ، لَقَدْ دَخَلْتَ وَأَنْتَ تَقُولُ كَلَامًا ذَعَرَنِي ، قَالَ : وَمَا هُوَ ؟ قَالَتْ : تَزْعُمُ أَنَّ قَوْمَكَ أَسْرَعُ أُمَّتِكَ بِكَ لَحَاقًا، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَتْ : وَمِمَّ ذَاكَ ؟ قَالَ: تَسْتَحْلِيهِمُ الْمَنَايَا، وَتَنْفَسُ عَلَيْهِمْ أُمَّتُهُمْ، قَالَتْ : فَقُلْتُ : فَكَيْفَ النَّاسُ بَعْدَ ذَلِكَ ؟ أَوْ : عِنْدَ ذَلِكَ ؟ قَالَ: دَبًى يَأْكُلُ شِدَادُهُ ضِعَافَهُ، حَتَّى تَقُومَ عَلَيْهِمُ السَّاعَةُ، قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ : فَسَّرَهُ رَجُلٌ : هُوَ الْجَنَادِبُ الَّتِي لَمْ تَنْبُتْ أَجْنِحَتُهَا))

مسند أحمد: 24519 ، 24596

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ! لوگوں میں سب سے پہلے ہلاک ہونے والے تمہاری قوم کے لوگ ہوں گے، میں نے عرض کیا اللہ مجھے آپ پر فداء کرے کیا بنو تیم کے لوگ مراد ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ قریش کا یہ قبیلہ، ان کے سامنے خواہشات مزین ہو جائیں گی اور لوگ ان سے پیچھے ہٹ جائیں گے اور یہی سب سے پہلے ہلاک ہونے والے ہوں گے۔ میں نے عرض کیا کہ پھر ان کے بعد لوگوں کی بقاء کیا رہ جائے گی؟ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ ایک بیماری ہوگی جس میں مضبوط لوگ کمزوروں کو کھا

جائیں گے اور ان ہی پر قیامت قائم ہو جائے گی۔"

شرح الحدیث:...... دبی؛ اس لفظ کا معنی ہے چھوٹی ٹڈیاں جو اڑنے سے پہلے کی عمر ہو۔ بعض نے اس کی تفسیر کی ہے کہ اچھلتی ٹڈی جس کے پر نہ ہوں، یعنی جو اڑ نہ سکے۔

باب أن هذه الأمة تتبع سنن اليهود والنصارى

یہ امت یہود ونصاریٰ کے طریقوں پر چلے گی

15862......((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، شِبْرًا شِبْرًا وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اليَهُودُ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ: فَمَنْ))

متفق عليه: رواه البخاري: 7320، ومسلم: 2669.

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تم پہلے لوگوں کے طریقوں کی ایسے پیروی کرو گے جیسے بالشت، بالشت کے برابر ہے اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہے، یہاں تک کہ اگر وہ سانڈے کی بل میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی اتباع کرو گے۔ ہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! اس سے یہود نصاریٰ مراد ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور کون مراد ہو سکتے ہیں؟

15863......((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بَاعًا بِبَاعٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، وَشِبْرًا بِشِبْرٍ، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِيهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْيَهُودُ، وَالنَّصَارَى؟ قَالَ: فَمَنْ إِذًا))

حسن: رواه ابن ماجه: 3994، واحمد: 9819، وابن ابی عاصم فی السنة: 72

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم لوگ پہلوں کے

طریقے کی (پوری طرح) پیروی کرو گے، جیسے باع باع کے برابر، ہاتھ ہاتھ کے برابر، بالشت بالشت کے برابر ہوتی ہے حتی کہ اگر وہ کسی سانڈے کے بل میں گھسے ہوں گے تو تم بھی ضرور اس میں داخل ہو گے۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا یہودیوں اور عیسائیوں کی (پیروی کریں گے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: اور کن کی؟''

15864......((عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَأْخُذَ أُمَّتِی بِأَخْذِ الْقُرُونِ قَبْلَهَا، شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَفَارِسَ وَالرُّومِ؟ فَقَالَ: وَمَنِ النَّاسُ إِلَّا أُولَئِكَ))

صحیح: رواہ البخاری: 7319 .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک میری امت بھی پہلی امتوں کی چال پر نہ چلے گی، بالشت کے ساتھ بالشت اور ہاتھ کے برابر ہاتھ کی پیروی کرے گی۔ عرض کیا گیا۔ اللہ کے رسول! پہلی امتوں سے کون مراد ہیں؟ پارسی اور رومی؟ آپ نے فرمایا: ان کے علاوہ اور کون ہو سکتے ہیں؟''

15865......((عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، حَدَّثَهُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَحْمِلَنَّ شِرَارُ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى سَنَنِ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ أَهْلِ الْكِتَابِ حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ))

حسن: رواہ احمد: 17135، والمروزی فی السنة: 37، والطبرانی فی الکبیر: 338/7

''سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کے بدترین لوگ پہلے اہل کتاب کے طور طریقے مکمل طور پر ضرور اختیار کریں گے، جیسے تیار کیا ہوا تیر دوسرے تیر کے برابر ہوتا ہے۔''

شرح الحديث:......اس حدیث میں بطورِ مثال (حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ) ہے، اسے دو چیزوں کے درمیان برابری بتانے کے لیے بیان کیا جاتا ہے، کہ اُن میں کوئی تفاوت نہیں۔

15866......((عَنْ أَبِی وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِينَ يُقَالُ لَهَا: ذَاتُ أَنْوَاطٍ يُعَلِّقُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ هَذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى (اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ) (الأعراف: 138) وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ))

صحيح: رواه الترمذي: 2180 ، واللفظ له ، وأحمد: 21897 ، 21900 ، والنسائي في الكبرى: 11121

''سیدنا ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ حنین کے لیے نکلے تو آپ ﷺ کا گزر مشرکین کے ایک درخت کے پاس سے ہوا جسے ذات انواط کہا جاتا تھا، اس درخت پر مشرکین اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے، صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط مقرر فرما دیجئے جیسا کہ مشرکین کا ایک ذات انواط ہے، تو اس بات پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ تو وہی بات ہے جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی کہ ہمارے لیے بھی معبود بنا دیجئے، جیسا ان مشرکوں کے لیے ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم گزشتہ امتوں کی پوری پوری پیروی کرو گے۔''

15867......((عن عمرو بن شعيب ، عن أبيه ، عن جده ، عن النبي ﷺ قال: لتتبعن سنن من كان قبلكم شبرًا بشبرٍ وذراعًا بذراعٍ ، حتى لو دخل أحدهم جحر ضَبٍّ لاتبعتموه)) ، قالوا: يا رسول الله من اليهود والنصارى؟ قال: (فمن إذًا))

حسن: رواه ابن أبي عاصم في السنة: 73 ، ومحمد المروزي في السنة: 36

سیدنا عمرو بن شعیب، اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پہلے لوگوں کے طریقوں کی ایسے پیروی کروگے، جیسے بالشت، بالشت کے برابر ہے اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہے، یہاں تک کہ اگر ان میں کوئی سانڈے کی بل میں داخل ہوگا، تو تم اس میں بھی اسکی اتباع کروگے۔ صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اس سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اور کون مراد ہو سکتے ہیں؟''

15868...... ((عن ابن عباس قال: قال رسول الله: لتركبنَّ سنن من كان قبلكم شبرًا بشبرٍ وذراعا بذراع وباعًا بباعٍ، حتى لو أن أحدهم دخل جحر ضَبٍّ لدخلتم، وحتى لو أن أحدهم جامع أمه بالطريق لفعلتم))

حسن: رواه محمد بن نصر المروزی فی السنة: 31، والبزار الكشف: 3285، وصحّحه الحاكم: 4/455

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پہلے لوگوں کے طریقوں کے ایسے پیچھے لگو گے، جیسے بالشت، بالشت کے برابر ہے اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہے، یہاں تک کہ اگر ان میں کوئی سانڈے کی بل میں داخل ہوگا تو تم داخل ہو گے۔ یہاں تک کہ اگر اُن میں سے کسی بد بخت نے اپنی ماں کے ساتھ اعلانیہ زنا کیا ہوگا تو تم بھی ایسے کروگے۔

باب أن هذه الأمة تفترق على ثلاث وسبعين فرقة

یہ باب ہے کہ یہ امت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی

15869...... ((عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، فَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ، وَافْتَرَقَتِ النَّصَارَى عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، فَإِحْدَى وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ

بِيَدِهِ لَتَفْتَرِقَنَّ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: الْجَمَاعَةُ))

حسن: رواه ابنُ ماجه: (3992)، وابن أبی عاصم فی السنة: (63)، واللالکائی فی شرح أصول الاعتقاد: (149)

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہودی اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے۔ (ان میں سے) ایک فرقہ جنتی تھا اور ستر جہنمی۔ عیسائی بہتر (72) فرقوں میں تقسیم ہوئے۔ (ان میں سے) اکہتر جہنمی تھے اور ایک جنتی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! میری امت ضرور تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ (ان میں سے) ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور بہتر جہنم میں۔ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: جماعت۔''

15870......((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ افْتَرَقَتْ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَإِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، كُلُّهَا فِي النَّارِ، إِلَّا وَاحِدَةً وَهِيَ: الْجَمَاعَةُ))

حسن: رواه ابن ماجه: (3993)، وابن أبی عاصم فی السنة: (64)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنی اسرائیل اکہتر (71) فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت بہتر (72) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ ایک کے سوا وہ سب فرقے جہنم میں جائیں گے، اور وہ جماعت ہے۔''

15871......((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارَى عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً))

حسن: رواه أبو داود: (4596)، والترمذي: (2640)، وابن ماجه: (3991)، وأحمد :(8396)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہودی اکہتر یا بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور عیسائی بھی اکہتر یا بہتر فرقوں میں بٹے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو گی۔''

15872......((عَنْ أَبِي عَامِرٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لُحَيٍّ، قَالَ:حَجَجْنَا مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَامَ حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الظُّهْرِ، فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابَيْنِ افْتَرَقُوا فِي دِينِهِمْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً يَعْنِي: الْأَهْوَاءَ ، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ، وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ، لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ وَاللّٰهِ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ لَئِنْ لَمْ تَقُومُوا بِمَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَغَيْرُكُمْ مِنَ النَّاسِ أَحْرَى أَنْ لَا يَقُومَ بِهِ))

حسن: رواه أحمد: (16937) والسياق له، وأبو داود:(4597)، والدارمي: (2560)، وابن أبي عاصم في السنة: 1، 2

''ابوعامر عبداللہ بن لحی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو وہ ظہر کی نماز پڑھ کر کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہود ونصاری اپنے دین میں بہتر (72) فرقوں میں تقسیم ہو گئے، جبکہ یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، وہ سب جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے اور وہ ایک فرقہ جماعت صحابہ کے نقش پر ہوگا۔ میری امت میں کچھ ایسی اقوام بھی آئیں گی جن پر یہ فرقے (اور خواہشات) اس طرح غالب آ جائیں گی جیسے کتا کسی پر چڑھ دوڑتا ہے اور

اس شخص کی کوئی رگ اور کوئی جوڑ ایسا نہیں رہتا جس میں زہر سرایت نہ کر جائے، اللہ کی قسم! اے گروہ عرب! اگر تم اپنے نبی کی لائی ہوئی شریعت پر قائم نہ رہے تو دوسرے لوگ تو زیادہ ہی اس پر قائم نہ رہیں گے۔"

شرح الحديث:...... اس حدیث میں کلمہ (لکَلَب) کاف اور لام پر زبر کے ساتھ پڑھا جائے گا، یہ ایک بیماری ہے جو پاگل / بھاولے کتے کے کاٹنے کی وجہ سے لگ جاتی ہے۔ اس کے بعد فرمایا: (ستفترق أمتى على ثلاث وسبعين فرقة) اس سے صرف 73 فرقے مراد نہیں، بلکہ اس کا مطلب کثرت ہے، کیوں کہ 73 کا عدد حالات کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا ہے۔

باب ما جاء فی غلبة العجم

یہ باب عجمی لوگوں کے غالب آنے کے بارے ہے

15873...... ((عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ أَنْ يَمْلَأَ اللّٰهُ أَيْدِيكُمْ مِنَ الْعَجَمِ، ثُمَّ يَكُونُونَ أُسْدًا لَا يَفِرُّونَ، فَيَقْتُلُونَ مُقَاتِلَتَكُمْ، وَيَأْكُلُونَ فَيْئَكُمْ))

صحيح: رواه أحمد: (20181)، والبزار: (4537)، والطبرانى فى الكبير: (7/268)، وصحّحه الحاكم: (4/512).

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "عنقریب اللہ تمہارے ہاتھوں کو عجم سے بھر دے گا، پھر وہ ایسے شیر بن جائیں گے جو میدان سے نہیں بھاگیں گے، وہ تمہارے جنگجوؤں کو قتل کر دیں گے اور تمہارا مال غنیمت کھا جائیں گے۔"

باب فی تداعی الأمم علی الإسلام

کافر اقوام کا اسلام پر ٹوٹ پڑنے کے بارے باب ہے

15874...... ((عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمُ الْأُمَمُ مِنْ كُلِّ أُفُقٍ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ عَلَى قَصْعَتِهَا ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَمِنْ قِلَّةٍ بِنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلَكِنْ تَكُونُونَ ، غُثَاءً كَغُثَاءِ السَّيْلِ، تُنْتَزَعُ الْمَهَابَةُ مِنْ قُلُوبِ عَدُوِّكُمْ، وَيَجْعَلُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ ، قَالَ: قُلْنَا: وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: حُبُّ الْحَيَاةِ وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ))

حسن: رواه أحمد : (22397)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسا وقت آنے والا ہے کہ دوسری امتیں تمہارے خلاف ہر جانب سے ایک دوسرے کو بلائیں گی، جیسے کہ کھانے والے اپنے پیالے پر بلاتے ہیں۔ تو ہم نے کہا: کیا یہ ہماری ان دنوں قلت اور کمی کی وجہ سے ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ تم ان دنوں بہت زیادہ ہو گے، لیکن جھاگ ہو گے جس طرح کہ سیلاب کا جھاگ ہوتا ہے۔ لیکن تمہارے دشمن کے سینوں سے تمہاری ہیبت نکال دی جائے گی اور تمہارے دلوں میں وہن ڈال دیا جائے گا۔ ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! وہن سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کی محبت اور موت کی کراہت۔''

باب يُوشك أن يحاصر المسلمون على المدينة

ایک وقت آئے گا کہ مسلمانوں کا مدینہ میں محاصرہ کر لیا جائے

15875......((عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ، حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحِ))

صحيح: رواه أبو داود: (4250)، وصحّحه ابن حبان: (6771)، والحاكم: (4/511).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ☐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب مسلمانوں کو مدینہ

میں محصور کرلیا جائے گا اور ان کی عمل داری (چھپنے کی جگہ) زیادہ سے زیادہ (خیبر کے قریب) مقام سلاح تک ہوگی۔''

شرح الحدیث:...... اس حدیث میں کلمہ سلاح، کے بارے امام ابوداود رحمہ اللہ نے امام زہری رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ یہ خیبر کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ اسی طرح کلمہ مسالحہم، چھپنے کی جگہ، غار نما جہاں دشمن کی گھات میں لوگوں بیٹھتے ہیں۔

باب إذا وقعت الملاحم بعث الله بعثا من الموالی یؤید بهم هذا الدین

یہ باب ہے کہ جب جنگیں رونما ہوں گے تو اللہ نومسلموں کو بھیجے گا جن کے ذریعے دین کی تائید کرے گا

15876......((عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وَقَعَتِ الْمَلَاحِمُ، بَعَثَ اللّٰهُ بَعْثًا مِنَ الْمَوَالِی، هُمْ أَكْرَمُ الْعَرَبِ فَرَسًا، وَأَجْوَدُهُ سِلَاحًا، یُؤَیِّدُ اللّٰهُ بِهِمُ الدِّینَ))

حسن: رواه ابن ماجه: (4090)، وصحّحه الحاكم :(4/548)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب جنگیں ہوں گی تو اللہ تعالی موالی (نومسلموں) کا ایک لشکر کھڑا کرے گا۔ ان کے گھوڑے عرب کے بہترین گھوڑے ہوں گے اور ان کا اسلحہ سب سے عمدہ ہوگا۔ اللہ تعالی ان کے ذریعے سے دین کی مدد کرے گا۔''

باب إذا أنزل الله بقوم عذابا یعمُّهم جمیعا

جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو سب پر عذاب بھیجتا ہے

15877......((عَنْ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، یَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا ، أَصَابَ العَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ، ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ))

متفق عليه: رواه البخاري: (7108)، ومسلم: (2879).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو جو ان میں موجود ہوتے ہیں، ان تمام کو عذاب اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے پھر انہیں قیامت کے دن ان کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔''

باب نصيحة السلطان بالكلمة الطيبة والحكمة وإنْ كان جائرا

حاکم وقت کو حکمت کے ساتھ اچھی بات کی نصیحت کرنا خواہ وہ ظالم ہو

15878......((قال الله تعالى مخاطبا لموسى وهارون ﴿اذْهَبَا إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى ۝ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَيِّنًا لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَى﴾ [طه:43، 44]

''اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ''دونوں فرعون کے پاس جاؤ، بے شک وہ سرکش ہوگیا ہے۔ پس اس سے بات کرو، نرم بات، اس امید پر کہ وہ نصیحت حاصل کرلے، یا ڈر جائے۔''

وأن تكون النصيحة سرّاً لأن الله لم يأمرهما أن يُشْهرا ظلمه أمام الملأ۔

تاکہ نصیحت انفرادی طور پر ہو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں نبیوں کو اس بات کا حکم نہیں دیا کہ وہ حاکم وقت کے سامنے اُس کے ظلم کو مشہور کریں۔

((عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ ، أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ))

صحيح: رواه النسائي: (4209)، وأحمد: (18828)، (18830).

سیدنا طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا،

جب کہ آپ ﷺ اپنا پاؤں مبارک رکاب میں رکھ چکے تھے: کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا۔''

15879......((عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ: عَرَضَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْأُولَى ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ ، فَلَمَّا رَمَى الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ ، سَأَلَهُ ، فَسَكَتَ عَنْهُ ، فَلَمَّا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ، وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ لِيَرْكَبَ ، قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ قَالَ: أَنَا ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ ذِي سُلْطَانٍ جَائِرٍ))

حسن: رواه ابن ماجه: (4012)، وأحمد :(22158)، 22207

''سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی پہلے جمرے کے قریب رسول اللہ ﷺ کے سامنے آیا اور کہا: اللہ کے رسول! کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ خاموش رہے۔ جب آپ دوسرے جمرے پر پہنچے تو اس نے (پھر) سوال کیا۔ آپ خاموش رہے۔ پھر جب آپ نے جمرہ عقبہ (بڑے جمرے) پر کنکریاں ماریں اور سوار ہونے کے لیے رکاب میں پاؤں رکھا تو فرمایا: سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ظالم سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا (افضل جہاد ہے)۔''

15880......((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةَ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ))

حسن: رواه أبو داود: (4344)، والترمذي: (2174) واللفظ له، وابن ماجه: (4011.)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ظالم بادشاہ کے سامنے حق کہنا سب سے بہتر جہاد ہے۔''

باب لا ينبغي للمؤمن أن يُعرض نفسه لما لا يطيقه من البلاء

مومن کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے آپ کو طاقت سے زیادہ تکلیف میں مبتلا کرے

15881......((عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ ، فَذَكَرَ شَيْئًا

أَنْكَرْتُهُ، فَذَكَرْتُ مَقَالَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ . قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ؟ قَالَ: يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لَمَا لَا يُطِيقُ))

حسن: رواه الطبراني في الأوسط: (5353) .

''سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجاج بن یوسف کو خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ وہ ایسی چیز کا ذکر کر رہے تھے جسے میں ناپسند کر رہا تھا، چنانچہ میں انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد دلائی کہ آپ نے فرمائی: مومن کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مومن اپنے نفس کو کیسے ذلیل کرتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے آپ کو ایسی مصیبت سے دوچار کرے، جسے جھیلنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔''

باب لا تجتمع أمتي على ضلالة

یہ باب ہے کہ میری امت گمراہی پر متحد نہیں ہوسکتی

15882...... ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ تَجْتَمِعَ أُمَّتِي عَلَى الضَّلَالَةِ أَبَدًا، فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ يَدَ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ))

حسن: رواه الطبراني في الكبير: (12/447) .

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی، تم جماعت کو اختیار کرنا لازم ہے، بے شک اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔''

15883......((عن ابن عباس أن النبي قال: (لا يَجْمَعُ اللّٰهُ أُمَّتِي أو قال: هذه الأمة عَلٰى الضَّلَالَةِ أبدًا، وَيَدُ اللّٰهِ عَلٰى الجَمَاعَةِ))

حسن: رواہ الحاکم: (1/115) والسیاق له والترمذی :(2166) .

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ میری کو یا کہا اِس امت کو کبھی گمراہی پر اکٹھا نہیں فرمائے گا، اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔''

باب ما جاء فی المجدّدین والأبدال

یہ باب دین کو از سرنو احیاء کرنے والے اور مضبوط کرنے والے لوگوں کے بارے

15884......((عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلَی رَأْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُجَدِّدُ لَهَا دِینَهَا))

حسن: رواہ أبو داود: (4219)، والحاکم (4/522)، والدانی فی الفتن (364 .)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیشک اللہ ذوالجلال ہر سو سال کے شروع میں یا آخر میں اس امت کے اندر ایک آدمی پیدا کرتا رہے گا جو اس کے دین کو از سرنو قائم اور مضبوط کرتا رہے گا۔''

15885......((عن عبد الله بن عمرو، عن النبی قال: (لِکُلِّ قَرْنٍ مِّنْ أُمَّتِی سَابِقُوْنَ))

حسن: رواہ أبو نعیم فی حلیة الأولیاء: (8/1)

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر صدی میں میری امت میں سے کچھ لوگ سابقون ہوں گے۔''

شرح الحدیث:...... شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اہل علم کا کہنا ہے کہ سابقون سے مراد ابدال ہیں کیوں کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے ابدال اور حقیقی طور پر ان کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ یہ لوگ گم نام نہیں ہوتے کہ ان کی حقیقت ہی نہ پہچانی جائے۔ بلکہ ان میں ہر ایک انبیاء کرام علیہم السلام کے قائم مقام ہوتا ہے جس

قدر وہ علم ،دعوت دین ،عبادت اور دین ودنیا دونوں کی اصلاح احوال میں نیابت کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

علماء کرام کہتے ہیں کہ یہ وہ جماعت حقہ اور طائفہ منصورہ ہے جو قیامت تک باقی رہے گی،حق پر قائم ہوں گے ۔اُس ہدایت اور دین حق کے ساتھ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں دے کر مبعوث فرمایا ہے۔اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے اِس دین کو باقی تمام ادیان پر غالب کرنے کا وعدہ کیا ہے،اور اللہ گواہی کے اعتبار سے کافی ہے۔

(مجموع الفتاویٰ لابن تیمية : 97/4)

جموع ما جاء فی أشراط الساعة الصغری

جملہ احادیث کا بیان جو قیامت کی چھوٹی علامات کے بارے ہیں

1...... باب متی تقوم الساعة؟

یہ باب ہے کہ قیامت کب قائم ہوگی

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ﴾ [الاعراف:187]

''وہ تجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں اس کا قیام کب ہوگا؟ کہہ دے اس کا علم تو میرے رب ہی کے پاس ہے، اسے اس کے وقت پر اس کے سوا کوئی ظاہر نہیں کرے گا۔''

﴿يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا﴾ [الاحزاب:63]

''لوگ تجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں، تو کہہ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور تجھے کیا چیز معلوم کرواتی ہے، شاید قیامت قریب ہو۔''

﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ٭ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ٭ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا﴾ [النازعات:42، 44]

''وہ تجھ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا قیام کب ہے؟ اس کے ذکر سے تو کس خیال میں ہے؟، تیرے رب ہی کی طرف اس (کے علم) کی انتہا ہے۔''

15886...... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْيَاء مِنْهَا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَلَكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا كَانَتِ الْعُرَاةُ الْحُفَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ تَلَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿إِنَّ اللّٰهِ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ [لقمان:34] ((قَالَ: ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُدُّوا عَلَيَّ الرَّجُلَ، فَأَخَذُوا لِيَرُدُّوهُ، فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ))

متفق عليه: رواه البخاري: 50، ومسلم: 5:9

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے کچھ چیزوں کے متعلق سوال کیا، اُس نے کہا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب برپا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ بھی سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، البتہ میں تمہیں قیامت برپا ہونے کی کچھ نشانیاں بتائے دیتا ہوں: جب لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی اور جب اونٹوں کے غیر معروف سیاہ فام چرواہے فلک بوس عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جائیں گے (تو

قیامت قریب ہوگی)۔ دراصل قیامت ان پانچ باتوں میں سے ہے جن کو اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''بے شک اللہ، اسی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ بارش برساتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹوں میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائی کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا، پوری خبر رکھنے والا ہے۔'' اس کے بعد وہ شخص واپس چلا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ لوگوں نے اسے تلاش کیا لیکن اس کا کوئی سراغ نہ ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جبریل تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔''

15887...... ((عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رِجَالٌ مِنَ الأَعْرَابِ جُفَاةً، يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ: إِنْ يَعِشْ هَذَا لاَ يُدْرِكْهُ الهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ، قَالَ هِشَامٌ: يَعْنِي مَوْتَهُمْ))

متفق علیه: رواه البخاری: (6511)، ومسلم :(2952).

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ عرب کے بادیہ نشین سادہ منش لوگ نبی ﷺ کے پاس آتے اور آپ سے دریافت کرتے: قیامت آئے گی؟ آپ ان میں سے کمسن شخص کو دیکھتے اور فرماتے: اگر یہ زندہ رہا تو اسے بڑھاپا نہیں آئے گا، حتیٰ کہ تم پر تمہاری قیامت قائم ہو جائے گی۔ (راوی حدیث) ہشام نے کہا: قیامت سے مراد ان کی موت تھی۔''

شرح الحدیث:...... اس حدیث میں یہ فرمان: (حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ) اس کا مطلب ہے کہ تم لوگ اور جو تمہارے ساتھ قرآن مجید کے مخاطب ہو، تم قیامت کو نہیں پا سکو گے، لیکن تمہارے بعد بہت قریبی زمانہ میں قیامت قائم ہو جائے گی۔

15888...... ((عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ البَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةٌ؟ قَالَ: وَيْلَكَ، وَمَا

أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ فَقُلْنَا: وَنَحْنُ كَذَلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَفَرِحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِيدًا، فَمَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيرَةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي، فَقَالَ: إِنْ أُخِّرَ هٰذَا، فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَاخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))

متفق عليه: رواه البخاري: (6167)، ومسلم: (2953: 139).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیہاتیوں سے ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: ”تیرے لیے خرابی ہو! تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا: میں نے تو اس کے لیے کوئی خاص تیاری نہیں کی، البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے ضرور محبت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم قیامت کے دن ان کے ساتھ ہوگے جن سے تم محبت رکھتے ہو۔ ہم نے پوچھا: ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں ہم اس دن بہت زیادہ خوش ہوئے۔ پھر سیدہ مغیرہ رضی اللہ عنہ کا ایک غلام وہاں سے گزرا جو میرا ہم عمر تھا، آپ نے فرمایا: اگر یہ زندہ رہا تو اس کو بڑھاپا نہیں آئے گا حتیٰ کہ قیامت آجائے گی۔“

15889......((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِشَهْرٍ: تَسْأَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ؟، وَإِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ، وَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ))

صحيح: رواه مسلم: 2538

سیدنا جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی وفات سے ایک مہینہ قبل یہ فرماتے ہوئے سنا: ”تم مجھ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہو؟ اس کا علم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے (البتہ اس بات پر) میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اس وقت کوئی

زندہ نفس موجود نہیں جس پر سو سال پورے ہوں۔''

شرح الحدیث:...... حدیث میں یہ فرمان: (عَلَى الْأَرْض) یہ کہہ کر زمین کے علاوہ دیگر مخلوقات سے احتراز کیا گیا ہے۔

15890...... ((عَنْ أَبِی سَعِیدٍ، قَالَ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ، سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَأْتِی مِائَةُ سَنَةٍ، وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْیَوْمَ))

صحیح: رواہ مسلم: 2539

''سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس آئے تو اس کے بعد لوگوں نے آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سو سال نہیں گزریں گے۔ کہ آج زمین پر سانس لیتا ہوا کوئی شخص موجود ہو۔''

شرح الحدیث:...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا جواب دیا جو سائل کے لیے مفید تھا۔ رہا سائل کا قیامت کے بارے سوال کرنا تو اس کا جواب مخفی ہے، وہ یہ کہ سائل اس بات کو جانتا تھا کہ قیامت کا علم اللہ کے پاس ہے، جیسا کہ دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ مزید اس بارے جمہور محدثین، فقہاء کرام اور اہل اصول کی بڑی واضح صراحت موجود ہے کہ سیدنا خضر علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں، جب کہ کچھ لوگ سیدنا خضر علیہ السلام کے زندہ ہونے کے ساتھ ملاقات کرنے اور اُن سے خاص علم حاصل کرنے کے بھی دعویٰ دار ہیں۔

2...... باب المبادرة بالأعمال قبل ظهور أشراط الساعة

علامات قیامت ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرنا

15891...... ((عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: الدَّجَّالَ، وَالدُّخَانَ، وَدَابَّةَ الْأَرْضِ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَأَمْرَ الْعَامَّةِ، وَخُوَیْصَّةَ أَحَدِکُمْ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چھ چیزوں کے ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال میں سبقت کرو: دجال، دھواں، زمین کا چوپایہ، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عام لوگوں کے ساتھ پیش آنے والا معاملہ یا خصوصی طور پر تم سے کسی ایک کو پیش آنے والا معاملہ۔''

((عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، أَوِ الدُّخَانَ، أَوِ الدَّجَّالَ، أَوِ الدَّابَّةَ، أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرَ الْعَامَّةِ))

صحيح: رواه مسلم2947: ، 128، 129

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چھ چیزوں کے ظہور سے پہلے نیک عمل کرنے میں سبقت کرو۔ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے، دھوئیں، دجال، زمین کے چوپائے، خاص طور پر تم میں سے کسی ایک کو پیش آنے والے معاملے (بیماری، عاجز کردینے والا بڑھاپا یا کوئی رکاوٹ) اور ہر کسی کو پیش آنے والا معاملہ (مثلاً: اجتماعی گمراہی، فتنے کے زمانے میں قتل عام، قیامت سے پہلے۔

1589 2...... ((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدُّخَانَ، وَدَابَّةَ الْأَرْضِ، وَالدَّجَّالَ، وَخُوَیْصَّةَ أَحَدِكُمْ، وَأَمْرَ الْعَامَّةِ))

حسن: رواه ابن ماجه: 4056

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ چیزوں سے پہلے پہلے عمل کرلو: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دھواں، دابۃ الارض، دجال، آدمی کا ذاتی مسئلہ (موت) اور عام لوگوں کا معاملہ'' (عمومی فتنہ)

3...... باب فی ذکر عدد من اشراط الساعة

علامات قیامت کی تعداد ذکر کرنے کے متعلق باب ہے

15893:...... ((عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیمَتَانِ یَکُونُ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِیمَةٌ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتَّی یُبْعَثَ دَجَّالُونَ کَذَّابُونَ قَرِیبٌ مِنْ ثَلَاثِینَ کُلُّهُمْ یَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ وَحَتَّی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَکْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَیَکْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتَّی یَکْثُرَ فِیکُمْ الْمَالُ فَیَفِیضَ حَتَّی یُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّی یَعْرِضَهُ عَلَیْهِ فَیَقُولَ الَّذِی یَعْرِضُهُ عَلَیْهِ لَا أَرَبَ لِی بِهِ وَحَتَّی یَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْیَانِ وَحَتَّی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُولُ یَا لَیْتَنِی مَکَانَهُ وَحَتَّی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ یَعْنِی آمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذَلِكَ حِینَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا إِیمَانُهَا لَمْ تَکُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ کَسَبَتْ فِی إِیمَانِهَا خَیْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَیْنَهُمَا فَلَا یَتَبَایَعَانِهِ وَلَا یَطْوِیَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا یَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ یُلِیطُ حَوْضَهُ فَلَا یَسْقِی فِیهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُکْلَتَهُ إِلَی فِیهِ فَلَا یَطْعَمُهَا))

متفق علیه: رواه البخاری: 7121، والسیاق له، ومسلم: 157، 53

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب دو بڑی جماعتیں باہم سخت لڑائی نہ کریں۔ ان دونوں جماعتوں کے درمیان بڑی خونریز لڑائی ہوگی۔ حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔ اور یہاں تک کہ تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور

یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور زلزلوں کی کثرت ہوگی، نیز یہ زمانہ قریب ہو جائے گا اور فتنوں کا ظہور ہوگا۔ ہرج یعنی قتل و غارت عام ہوگی۔ اور یہاں تک کہ تم میں مال کی کثرت ہوگی بلکہ وہ بہہ پڑے گا حتیٰ کہ مال دار کو فکر دامن گیر ہوگی کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا اور مال دار اپنا صدقہ کسی پر پیش کرے گا تو وہ کہے گا: مجے اس کی ضرورت نہیں۔ اور یہاں تک کہ لوگ بڑے بڑے محلات پر فخر کریں گے۔ اور یہاں تک کہ لوگ بڑے بڑے محلات پر فخر کریں گے۔ اور یہاں تک کہ آدمی دوسرے کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا: کاش! یہ جگہ اس کی ہوتی۔ اور یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے گا اور جب مغرب سے طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب: کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا نفع نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان کے ساتھ اچھے عمل نہ کیے۔ اور بلاشبہ قیامت اچانک اس طرح قائم ہوگی کہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا اور وہ اس کی خرید و فروخت نہ کر سکے ہوں گے اور نہ اسے لپیٹ ہی پائیں گے۔ اور قیامت اس طرح برپا ہوگی کہ ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر گھر کی طرف لوٹے گا اور اس کو نوش نہیں کر سکے گا۔ اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ آدمی اپنا حوض تیار کر رہا ہوگا اور اس میں پانی نہیں پی سکے گا اور یقیناً قیامت اس طرح قائم ہوگی کہ ایک آدمی نے اپنے منہ کی طرف لقمہ اٹھایا ہوگا اور وہ اسے کھا نہیں سکے گا۔“

15894...... ((عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ، فَقَالَ: اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِي، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ المَقْدِسِ، ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الغَنَمِ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ المَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لاَ يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ العَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الأَصْفَرِ، فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا))

صحيح: رواه البخاري: 3176

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جب کہ آپ چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے چھ نشانیاں (ہوں گی انھیں) شمار کرلو: ایک تو میری وفات، دوسری فتح بیت المقدس، تیسری وباتم میں اس طرح پھیلے گی جیسے بکریوں کی بیماری قعاص پھیلتی ہے۔ چوتھی مال کی اس قدر فراوانی کہ اگر کسی کو سو اشرفیاں دی جائیں گی تو بھی خوش نہیں ہوگا۔ پانچویں ایک فتنہ جس سے عرب کا کوئی گھر نہیں بچے گا۔ چھٹی نشانی وہ صلح جو تمہارے اور رومیوں کے درمیان ہوگی۔ وہ بے وفائی کریں گے اور اسی جھنڈے لے کر تم سے لڑنے آئیں گے اور ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار فوج ہوگی۔''

15895 ...... ((عن عَمرو بن قيس الكِنْدى، قال: كنتُ مع أبى بـ حُوَّار يْنَ وأنا غلامٌ حَدَثٌ شابٌّ، فرأيتُ الناسَ مجتمعينَ على رجل، فقلتُ: من هذا؟ قالوا: عبد الله بن عَمرو، فسمعتُه يحدِّث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال: مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ: أَنْ يُرْفَعَ الأَشْرَارُ، ويُوضَعَ الأَخْيارُ، ويُفْتَحَ القَوْلُ، ويُخْبَسَ العَمَلُ، ويُقْرَأَ فى القَوْمِ المَثْنَاةُ، قِيْلَ: وما المثناة؟ قال: مَا كُتِبَ سِوَى كِتَابِ اللّٰهِ))

صحيح: رواه الطبرى فى الكبير: 14559 و الحاكم: 554/4

''سیدنا عمرو بن قیس کندی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حوارین نامی ایک جگہ پر تھا؛ جب کہ میں ابھی چڑھتی جوانی کی عمر میں تھا؛ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ایک آدمی کے گرد اکٹھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ میں نے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما ہیں۔ میں نے ان سے سنا کہ وہ حدیث بیان کر رہے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: قرب قیامت کی نشانی ہوگی شریر لوگوں کو بلند مقام دیا جائے گا اور بہترین لوگوں کو کمتر سمجھا جائے گا، باتیں بہت ہوں گی اور عمل ختم ہو جائے گا۔ اور لوگوں میں مثناۃ کو

پڑھا جائے گا۔ صحابہ کرام نے کہا کہ مثناۃ کیا چیز ہے؟ تو آپ نے فرمایا: کتاب اللہ کے علاوہ جو کچھ بھی ہوگا، وہ پڑھا جائے گا۔

شرح الحديث:...... اس حدیث میں (حوارین) کا لفظ حا پر پیش اور واو پر شد کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ یہ ایک بستی کا ہے جو حمص کی جانب تدمر کے علاقے سے 56 کلومیٹر دور واقع ہے۔ یہی پر یزید بن معاویہ سن 64ھ میں فوت ہوا۔

4...... باب من أمارات قرب الساعة بعثُ النبي ﷺ

قرب قیامت کی علامات میں سے نبی کریم ﷺ کی بعثت مبارکہ ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ [النحل: 77]

''اور آسمانوں اور زمین کا غیب اللہ ہی کے پاس ہے اور قیامت کا معاملہ نہیں ہے مگر آنکھ جھپکنے کی طرح، یا وہ اس سے بھی زیادہ قریب ہے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔''

15896...... ((عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَذِهِ مِنْ هَذِهِ، أَوْ: كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى))

متفق عليه: رواه البخاري: 5301؛ رواه مسلم: 2950؛ واللفظ للبخاري۔

صحابی رسول سیدنا سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور قیامت اس انگلی اور اس انگلی کی طرح ہیں۔ پھر آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا دیا۔''

15897...... ((عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: مَثَلِي وَمَثَلُ السَّاعَةِ كَهَاتَيْنِ ، وَفَرَّقَ بَيْنَ إِصْبُعَيْهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ ، ثُمَّ قَالَ: مَثَلِي وَمَثَلُ السَّاعَةِ كَمَثَلِ فَرَسَيْ رِهَانٍ ، ثُمَّ قَالَ: مَثَلِي وَمَثَلُ السَّاعَةِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَعَثَهُ قَوْمُهُ طَلِيعَةً ، فَلَمَّا خَشِيَ أَنْ يُسْبَقَ أَلَاحَ بِثَوْبِهِ: أُتِيتُمْ أُتِيتُمْ ، ثُمَّ يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا ذَلِكَ))

صحيح: رواه أحمد: (22809)

سیدنا ابو مالک سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری اور قیامت کی مثال ان دو انگلیوں کی طرح ہے، یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔ اور فرمایا: میری اور قیامت کی مثال دو ایک جیسے گھوڑوں کی سی ہے۔ پھر فرمایا: میری اور قیامت کی مثال اس شخص کی سی ہے؛ جسے اس کی قوم نے ہراول کے طور پر بھیجا ہو جب اسے اندیشہ ہو کہ دشمن اس سے آگے بڑھ جائے گا تو وہ اپنے کپڑے ہلا ہلا کر لوگوں کو خبردار کرے کہ تم پر دشمن آ پہنچا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی میں ہوں۔''

15898...... عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَقَالَ: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا))

وَقَرَنَ شُعْبَةُ(احد رواة الحديث) بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ، الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى، يَحْكِيهِ،

متفق عليه: صحيح البخاري: 6504، ومسلم: 2951، 134

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے اور قیامت کو اس طرح مبعوث کیا گیا ہے۔''

''اور شعبہ نے اسے بیان کرتے ہوئے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملایا۔''

15899...... ((عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ: وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى))

صحيح: رواه مسلم: 2951، 135

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے۔ کہا: اور آپ ﷺ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو اکٹھا کیا۔''

15900......((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي إِصْبَعَيْنِ))

صحيح: رواه البخاري: 6505

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں اور قیامت ان دونوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔ آپ کی مراد دو انگلیاں تھیں۔''

15901......((عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ))

حسن: رواه أحمد: (20981، 20870، 21043)، والحارث بن أبى أسامة : بغية الباحث :(1118) .

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں اور قیامت ان دونوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔''

15902......عَنْ بُرَيْدَةَ بن الحصيب قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ جَمِيعًا، إِنْ كَادَتْ لَتَسْبِقُنِي))

حسن: رواه احمد: 22947

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''مجھے اور قیامت کو ایک ساتھ بھیجا گیا ہے، قریب تھا کہ وہ مجھ سے پہلے آ جاتی۔''

شرح الحدیث:...... اس حدیث میں (إِنْ كَادَتْ لَتَسْبِقُنِي) کلمات سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث کے مطابق ہیں، جس میں یہ الفاظ ہیں: (مَثَلِي مَثَلُ

السَّاعَةِ کَمَثَلِ فَرَسَیْ رِهَانٍ) دراصل ان کلمات قرب قیامت بیان کرنا مقصود ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ قیامت نبی کریم ﷺ کی بعثت سے بھی پہلے آجائے گی، کیوں کہ آپ ﷺ کی بعثت خاتم الانبیاء کی حیثیت سے آخری مہر ہے۔

15903...... عَنْ أَبِی جُبَیْرَةَ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِ الْأَنْصَارِ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ کَهَاتَیْنِ، فَسَبَقْتُهَا فِی نَفْسِ السَّاعَةِ))

صحیح: رواه ابن أبی شیبة فی مسنده: (948)، والطبرانی فی الکبیر: (22/391)

مجھے اور قیامت کو ایسے بھیجا گیا ہے جیسا کہ یہ دو انگلیاں ہیں۔(انگشت شہادت اور درمیانی انگلی) پس میں قیامت کے ظہور سے پہلے سبقت لے گیا ہوں۔

اس حدیث میں الفاظ (فِی نَفْسِ السَّاعَةِ) کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری (349/11) میں رقمطراز ہیں: نفس کا حرف فا پر زبر کے ساتھ ہے، جو قرب قیامت پر دلیل ہے، جس کا مفہوم یہ ہوا کہ مجھے قیامت کے قریب بھیجا گیا ہے۔

15904...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِنَّمَا أَجَلُکُمْ فِی أَجَلِ مَنْ خَلاَ مِنَ الأُمَمِ، مَا بَیْنَ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَی مَغْرِبِ الشَّمْسِ، وَإِنَّمَا مَثَلُکُمْ وَمَثَلُ الیَهُودِ، وَالنَّصَارَی، کَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا، فَقَالَ: مَنْ یَعْمَلُ لِی إِلَی نِصْفِ النَّهَارِ عَلَی قِیرَاطٍ قِیرَاطٍ، فَعَمِلَتِ الیَهُودُ إِلَی نِصْفِ النَّهَارِ عَلَی قِیرَاطٍ قِیرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ یَعْمَلُ لِی مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَی صَلاَةِ العَصْرِ عَلَی قِیرَاطٍ قِیرَاطٍ، فَعَمِلَتِ النَّصَارَی مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَی صَلاَةِ العَصْرِ عَلَی قِیرَاطٍ قِیرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ یَعْمَلُ لِی مِنْ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَی مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَی قِیرَاطَیْنِ قِیرَاطَیْنِ، أَلاَ، فَأَنْتُمُ الَّذِینَ یَعْمَلُونَ مِنْ صَلاَةِ العَصْرِ إِلَی مَغْرِبِ الشَّمْسِ، عَلَی قِیرَاطَیْنِ قِیرَاطَیْنِ، أَلاَ لَکُمُ الأَجْرُ

مَرَّتَيْنِ، فَغَضِبَتِ الیَهُودُ، وَالنَّصَارَی، فَقَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً، قَالَ اللّٰهُ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لاَ، قَالَ: فَإِنَّهُ فَضْلِي أُعْطِيهِ مَنْ شِئْتُ))

صحيح: رواه البخاری : (3459).

''سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمھارا زمانہ پہلی امتوں کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے عصر سے مغرب کا وقت ہے۔ تمھاری مثال، یہود و نصاریٰ کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی شخص نے چند مزدوروں کو اجرت پر رکھا اور ان سے کہا: تم میں سے کون ہے جو نصف دن تک ایک ایک قیراط پر میرا کام کرے؟ تو یہود نے آدھے دن تک ایک ایک قیراط کی مزدوری پر کام کرنا طے کر لیا۔ پھر اس نے کہا: کون ہے جو نصف دن سے عصر تک ایک ایک قیراط پر میرا کام کرے؟ تو عیسائیوں نے نصف دن سے عصر تک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر اس نے کہا: کون ہے جو نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط پر میرا کام کرے؟ دیکھو، تم وہ لوگ ہو جو نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو دو قیراط پر کام کرتے ہو۔ تم آگاہ رہو! تمھاری مزدوری دوگنی ہے۔ (یہ دیکھ کر) یہود و نصاریٰ غصے سے بھر گئے اور کہنے لگے: ہم نے کام زیادہ کیا اور اجرت کم ملی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: کیا میں نے تمھیں تمھارا حق دینے میں کوئی کمی کی ہے؟ انھوں نے کہا: ایسا تو نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر یہ میرا فضل ہے جسے چاہوں عطا کروں۔''

15905 ...... عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ أَصْحَابَهُ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ كَادَتِ الشَّمْسُ أن تغرب فلم يبق منها إلاَّ يَسِيرٌ فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إلاَّ كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا فِيمَا مَضَى مِنْهُ وَمَا نَرَى مِنَ الشَّمْسِ إلاَّ يَسِيرًا))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہ کرام کو خطبہ ارشاد فرمایا، جب کہ سورج غروب ہونے میں تھوڑا دن باقی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حسن: رواه البزار : 7242

''اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا کے گزرے ہوئے حصہ کی بہ نسبت اب جو حصہ باقی ہے وہ اتنا ہی ہے جتنا حصہ آج کا تمہارے گزرے ہوئے دن کی بہ نسبت باقی ہے۔ جب کہ حقیقت بات یہ ہے کہ ہم سورج کو غروب ہونے میں بالکل تھوڑا باقی دیکھ رہے تھے۔''

5...... باب من أمارات قرب الساعة موت النبی ﷺ وفتح بیت المقدس و کثرة الموت

قرب قیامت کی علامات میں سے نبی اکرم ﷺ کی وفات، بیت المقدس کا فتح ہونا اور کثرت اموات

15906...... عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ ، فَقَالَ:((اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِي ، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ المَقْدِسِ ، ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الغَنَمِ ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ المَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ، ثُمَّ فِتْنَةٌ لاَ يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ العَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الأَصْفَرِ ، فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً ، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا))

صحيح: رواه البخاری : (3176).

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم ﷺ کے پاس آیا جب کہ آپ چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے چھ نشانیاں (ہوں گی انھیں) شمار کرلو: ایک تو میری وفات، دوسری فتح بیت المقدس، تیسری وبا تم میں اس طرح پھیلے گی جیسے بکریوں کی بیماری قعاص پھیلتی ہے۔

چوتھی مال کی اس قدر فراوانی کہ اگر کسی کو سو اشرفیاں دی جائیں گی تو بھی خوش نہیں ہوگا۔ پانچویں ایک فتنہ جس سے عرب کا کوئی گھر نہیں بچے گا۔ چھٹی نشانی وہ صلح جو تمہارے اور رومیوں کے درمیان ہوگی۔ وہ بے وفائی کریں گے اور اسی (80) جھنڈے لے کر تم سے لڑنے آئیں گے اور ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار فوج ہوگی۔''

شرح الحديث:...... اس حدیث میں کلمہ (مُوْتَانٌ) سے مراد بہت زیادہ اموات ہیں۔ اس حدیث میں دوسرا لفظ (كقعاص الغنم) سے مراد ایک بیماری ہے، جو جانوروں کو لگتی ہے، پھر اُن کے ناک سے ایک خاص مادہ بہنے لگتا ہے اور اچانک وہ مرنے لگتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی ہے، جو خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں طاعون عمواس میں ظاہر ہوئی تھی۔ جس میں صحابہ اور دیگر لوگوں کی ایک کثیر وفات پائی تھی۔

6...... باب أن بين يدى الساعة فتن كقطع الليل المظلم

قیامت سے پہلے سیاہ تاریک رات کی مانند فتنے ہوں گے

15907...... عَنْ أَبِى مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، فَكَسِّرُوا قِسِيَّكُمْ، وَقَطِّعُوا أَوْتَارَكُمْ، وَاضْرِبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ، فَإِنْ دُخِلَ يَعْنِي عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ، فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ))

حسن: رواه أبو داود: (4259)، والترمذى :(2204)، وابن ماجه: (3961)، وأحمد : (19730).

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک قیامت سے پہلے فتنے ہوں گے اتنے سیاہ کالے جیسے اندھیری رات (یعنی حق اور باطل گڈمڈ ہو جائے گا)

آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر۔ شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر۔ اس میں بیٹھا ہوا کھڑے ہونے والے کی نسبت بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ سو اپنی کمانوں کو توڑ دینا اور تانتوں کو کاٹ پھینکنا اور اپنی تلواروں کو پتھروں پر مارنا (اور کند کر لینا) اگر کوئی تم پر چڑھ آئے تو سیدنا آدمؑ کے بہتر بیٹے کی مانند ہو جانا۔"

7...... باب إذا ضيعت الأمانة فانتظر الساعة

جب امانتوں کو ضائع کر دیا جائے گا، پھر تم قیامت کا انتظار کرنا

15908...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا ضُيِّعَتِ الأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِذَا أُسْنِدَ الأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ))

صحيح: رواه البخاري: (6496)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کے منتظر رہو۔ پوچھا اللہ کے رسول! امانت کس طرح ضائع کی جائے گی؟ آپ نے فرمایا: جب معاملات نالائق اور نااہل لوگوں کے سپرد کر دیے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔"

15909...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:((إِنَّمَا النَّاسُ كَالإِبِلِ المِائَةِ، لاَ تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً))

متفق عليه: رواه البخاري: (6498)، ومسلم: (2547). واللفظ للبخاري.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "لوگوں کی مثال تو ایسے اونٹوں کی طرح ہے، جن میں سے تو کسی ایک کو بھی سواری کے قابل نہیں پائے گا۔"

15910...... ((عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ، رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الآخَرَ: حَدَّثَنَا: أَنَّ الأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى فِيهَا أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ المَجْلِ، كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ، فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ، فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الأَمَانَةَ، فَيُقَالُ: إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا، وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ، وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ، وَلَا أُبَالِي أَيُّكُمْ بَايَعْتُ، لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الإِسْلَامُ، وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ، وَأَمَّا الْيَوْمَ: فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا))

متفق علیه: رواه البخاری: (7086)، ومسلم :(143: 230).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو احادیث بیان کی تھیں، ان میں سے ایک کا میں نے مشاہدہ کرلیا ہے اور دوسری کا انتظار ہے۔ ہم سے آپ نے بیان کیا تھا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں نازل ہوئی تھی، پھر انہوں نے اسے قرآن سے سیکھا، اس کے بعد سنت سے اس کی حقانیت کو معلوم کیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اس (امانت) کے اٹھ جانے کا ذکر کیا اور فرمایا: آدمی ایک بار سوئے گا تو امانت اس کے دل میں اس کا اثر ابھرے ہوئے آبلے کی طرح رہ جائے گا جس طرح آگ کے انگارے کو پاؤں پر لڑھکا دیا جائے اور وہ یوں اثر انداز ہوکر ابھرنے والا آبلہ بن جائے جس میں کوئی چیز نہ ہو۔ لوگ خرید و فروخت کریں گے، لیکن ان میں کوئی امانت ادا کرنے والا نہیں ہوگا، پھر کہا جائے گا: فلاں قبیلے میں ایک امانت دار آدمی ہے۔ کسی مرد کے متعلق کہا جائے گا وہ کس قدر عقل مند، خوش طبع اور دلاور آدمی ہے، حالانکہ اس کے دل میں

رائی کے دانے کے برابر ایمان نہیں ہوگا، یقیناً مجھ پر ایک ایسا زمانہ گزرا ہے میں پروانہیں کرتا تھا کہ میں تم میں سے کس کے ساتھ خرید وفروخت کرتا ہوں، اگر وہ مسلمان ہوتا تو اسلام اسے میرا حق ادا کرنے پر مجبور کرتا اور اگر وہ عیسائی ہوتا تو اس کے حکمران اسے ایمانداری پر مجبور کرتے لیکن آج کل تو میں صرف فلاں فلاں ہی سے لین دین کرتا ہوں۔''

8...... باب بین یدی الساعة یتقارب الزمان، ویرفع العلم، ویظهر الجهل والفتن والکذب والشح والزنا والربا وشرب الخمر، ویکثر القتل ویتقارب الأسواق

قیامت سے پہلے وقت قریب ہو جائے گا، علم اٹھالیا جائے گا، جہالت، فتنے، بخیلی، زنا کاری، سود اور شراب نوشی عام ہو جائے گی، قتل وغارت زیادہ ہوگی اور بازار بہت قریب ہو جائیں گے۔

15911...... ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَأَبِی مُوسَی قَالاَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ لَأَیَّامًا، یَنْزِلُ فِیهَا الجَهْلُ، وَیُرْفَعُ فِیهَا العِلْمُ، وَیَکْثُرُ فِیهَا الهَرْجُ وَالهَرْجُ: القَتْلُ))

متفق علیه: رواه البخاری: (7062، 7063)، ومسلم: (2672).

سیدنا عبداللہ بن مسعود اور سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک قیامت سے کچھ وقت پہلے جہالت عام ہو جائے گی اور علم اٹھا لیا جائے گا۔ اس زمانے میں ہرج بکثرت ہوگا۔ اور ہرج قتل ہے۔''

15912...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَیَنْقُصُ العَمَلُ، وَیُلْقَی الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الفِتَنُ، وَیَکْثُرُ الهَرْجُ قَالُوا: یَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَیُّمَ هُوَ؟ قَالَ: القَتْلُ القَتْلُ))

متفق عليه: رواه البخاري: (7061)، ومسلم : (157: 12)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زمانہ قریب ہوتا جائے گا عمل کم ہو جائیں گے، لالچ دلوں میں ڈال دیا جائے گا۔ فتنے زیادہ ہونے لگیں گے اور ہرج کی کثرت ہوگی۔ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہرج کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل، قتل۔''

15913...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْهَرْجُ قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْقَتْلُ الْقَتْلُ))

صحيح: رواه مسلم : (157: 18)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک ہرج زیادہ نہ ہو جائے۔ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہرج کیا چیز ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل کرنا، قتل کرنا۔''

15914...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا، حَتَّى يَأْتِیَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِی الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ، وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ، فَقِيلَ: كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ؟ قَالَ: الْهَرْجُ، الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِی النَّارِ))

صحيح: رواه مسلم: (2908: 56)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ قاتل کو پتہ نہیں ہوگا کہ اس نے کیوں قتل کیا اور نہ مقتول کو پتہ ہوگا کہ اسے کس بات پر قتل کیا گیا۔''

15915...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، عَنِ رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ: يُوشِكُ أَنْ لَا تَقُومَ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْكَذِبُ، وَيَتَقَارَبَ

الزَّمَانُ، وَتَتَقَارَبَ الْأَسْوَاقُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ، قِيلَ: وَمَا الهرج؟ قال: القتل))

صحيح: رواه أحمد: (10724)، وصحّحه ابن حبان: (6718) واللفظ له.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب ایک زمانہ آئے گا کہ قیامت قائم ہونے سے پہلے علم اٹھالیا جائے گا، فتنے عام ہو جائیں گے، کذب بیانی عام ہوگی، وقت بہت تیزی سے گزرے گا، بازار بہت قریب ہو جائیں گے اور ہرج عام ہو جائے گا۔ صحابہ کرام نے کہا: ہرج کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل کرنا۔''

15916...... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيَأْتِي عَلَى أُمَّتِي زَمَانٌ، يَكْثُرُ الْقُرَّاءُ، وَيَقِلُّ الْفُقَهَاءُ، وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: الْقَتْلُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ يَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ زَمَانٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ رِجَالٌ لا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ يُجَادِلُ الْمُنَافِقُ الْمُشْرِكُ الْمُؤْمِنَ))

حسن: رواه الطبراني في الأوسط، مجمع البحرين: (273)، والحاكم: (4/457).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنقریب میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ قراء زیادہ اور علماء وفقہاء کرام کم پڑ جائیں گے، علم کو اٹھالیا جائے اور قتل وغارت گری بہت زیادہ ہوگی۔ صحابہ نے کہا: ہرج کیا چیز ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں قتل کرنا۔ پھر اس کے بعد ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ کچھ لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے مگر وہ اِن کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ پھر ایک ایسا وقت آئے گا کہ منافق ومشرک شخص مومن بندے سے جھگڑا کرے گا۔''

15917...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا، وَحَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ بَيْنَ الْعِرَاقِ وَمَكَّةَ، لَا يَخَافُ إِلَّا ضَلَالَ الطَّرِيقِ، وَحَتَّى يَكْثُرَ

الْهَرْجُ ، قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ؟ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ: الْقَتْلُ))

حسن: رواه أحمد :(8833) ۔ ورواه ابن حبان:(6700) من وجه آخر بلفظ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک عرب کی سرزمین سرسبز وشاداب اور نہری نہیں ہو جاتی، حتی کہ مکہ اور عراق کے درمیان سفر کرنے والے مسافر کو کسی چیز کا خوف نہ ہوگا، سوائے اس بات کے کہ وہ راستہ گم ہو جائے، جب تک ہرج کی کثرت نہ ہوگی، صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہرج سے کیا مراد ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل وغارت۔''

((لا تقوم الساعة حتى يكثر الهرج ، وحتى تعود أرض العرب مروجا وأنهارا))

''قیامت برپا نہیں ہوگی جب تک قتل وغارت عام نہ ہوگی اور عرب کی سرزمین سرسبز وشاداب اور نہری نہیں ہو جاتی۔''

15918...... عَنْ أَبِي عَامِرٍ أَوْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ، أَنَّه سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:((لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ، يَسْتَحِلُّونَ الحِرَ وَالحَرِيرَ، وَالخَمْرَ وَالمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ، يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ، يَأْتِيهِمْ يَعْنِي الفَقِيرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ: ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ، وَيَضَعُ العَلَمَ، وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ))

سیدنا ابو عامر یا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''یقیناً میری امت میں کچھ ایسے لوگ ضرور پیدا ہوں گے جو زنا کاری، ریشم کا پہننا، شراب نوشی اور گانے بجانے کو حلال سمجھیں گے۔ یہ لوگ پہاڑ کے دامن میں رہائش رکھیں گے۔ چرواہے ان کے مویشی چرانے کے لیے صبح وشام لائیں گے اور لے جائیں گے اس دوران میں ان کے پاس کوئی حاجت مند اپنی ضرورت لے کر جائے گا تو وہ کہیں گے: تم

اب واپس چلے جاؤ۔ ہمارے پاس کل آؤ، لیکن اللہ تعالیٰ رات ہی کو انہیں ہلاک کر دے گا اور پہاڑ ان پر گرا دے گا۔ ان میں سے دوسروں کو بندر اور خنزیر کی صورت میں مسخ کر دے گا وہ قیامت تک اسی حالت میں رہیں گے۔''

شرح الحدیث:...... اس حدیث میں لفظ (الحِرَ) حا بغیر نقطہ کے اور 'را' بغیر تشدید کے ہے، جس کا معنی ہے کہ وہ زنا کاری کو حلال جانیں گے۔

15919...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَلا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعَهُ مِنْهُ ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيَفْشُوَ الزِّنَا، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ، وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ))

متفق عليه: رواه البخاری (81)، ومسلم(2671: 9). واللفظ لمسلم.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی ایک حدیث بیان نہ کروں؟ یہ حدیث میرے بعد تم کو کوئی ایسا شخص نہیں بیان کرے گا جس نے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (براہ راست) سنی ہو: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھ جائے گا، جہالت نمایاں ہو جائے گی، زنا پھیل جائے گا، شراب پی جانے لگے گی، مرد رخصت ہو جائیں گے اور عورتیں باقی رہ جائیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے معاملات کا نگران ایک رہ جائے گا۔''

15920...... عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَهَرْجًا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: الْقَتْلُ، فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا نَقْتُلُ الْآنَ فِي الْعَامِ الْوَاحِدِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ بِقَتْلِ الْمُشْرِكِينَ، وَلَكِنْ يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا،

حَتَّى يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهُ، وَابْنَ عَمِّهِ وَذَا قَرَابَتِهِ ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَعَنَا عُقُولُنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا ، تُنْزَعُ عُقُولُ أَكْثَرِ ذَلِكَ الزَّمَانِ، وَيَخْلُفُ لَهُ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ لَا عُقُولَ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ الْأَشْعَرِيُّ: وَايْمُ اللّٰهِ، إِنِّي لَأَظُنُّهَا مُدْرِكَتِي وَإِيَّاكُمْ، وَايْمُ اللّٰهِ، مَا لِي وَلَكُمْ مِنْهَا مَخْرَجٌ، إِنْ أَدْرَكَتْنَا فِيمَا عَهِدَ إِلَيْنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا أَنْ نَخْرُجَ كَمَا دَخَلْنَا فِيهَا))

صحيح: رواه ابن ماجه (3959) وأحمد :(19636) .

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت سے پہلے ہرج واقع ہوگا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہرج کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل و غارت۔“ کچھ مسلمانوں نے کہا: اللہ کے رسول! اب بھی تو ہم سال بھر میں اتنے اتنے مشرکوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکوں کا قتل نہیں ہوگا بلکہ تم لوگ ایک دوسرے کو قتل کرو گے، حتیٰ کہ آدمی اپنے پڑوسی کو، اپنے چچا کو اور اپنے رشتہ دار کو قتل کر دے گا۔ بعض افراد نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس دور میں ہماری عقلیں ہمارے ساتھ ہوں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، اس زمانے میں اکثر لوگوں کی عقلیں چھن جائیں گی۔ اور بعد میں ایسے لوگ آ جائیں گے جو گرد و غبار کی طرح (بے حقیقت، بے قدر) ہوں گے۔ ان کے پاس عقلیں نہیں ہوں گی۔ پھر سیدنا ابو موسیٰ اشعری صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اللہ کی! مجھے تو لگتا ہے کہ وہ فتنہ مجھ پر اور تم لوگوں ہی پر آ جائے گا۔ اور قسم ہے اللہ کی! اگر یہ اس چیز کے بارے میں ہوا جس کے بارے میں ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی تھی، تو میرے اور تمہارے لیے اس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہوگا، سوائے اس کے کہ جس طرح ہم اس میں شامل ہوئے تھے، اسی طرح نکل جائیں۔“

15921...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَسَافَدُوا فِى الطَّرِيقِ تَسَافُدَ الْحَمِيرِ ، قُلْتُ: إِنَّ ذَلِكَ لَكَائِنٌ؟ قال: نعم ليكونن))

صحيح: رواه أبو يعلى، المطالب العالية (4504)، وعنه ابن حبان (6767)، والبزار: (2353) .

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم راستے میں ایک دوسرے سے زنا کرو گے، جیسا کہ گدھے کا نر اپنی مادہ سے جفتی کرتا ہے۔'' میں نے کہا: کیا ایسا ہونے والا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً ایسا ہو کر رہے گا۔''

15922...... عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ، لَا تَفْنَى هَذِهِ الْأُمَّةُ حَتَّى يَقُومَ الرَّجُلُ إِلَى الْمَرْأَةِ فَيَفْتَرِشَهَا فِى الطَّرِيقِ، فَيَكُونَ خِيَارُهُمْ يَوْمَئِذٍ مَنْ يَقُولُ لَوْ وَارَيْتَهَا وَرَاءَ هَذَا الْحَائِطِ))

حسن: رواه أبو يعلى : (6183)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ امت فنا وختم نہیں ہوگی حتی کہ ایک شخص عورت کی طرف بڑھے گا اور راستے میں ہی اُسے بچھا لے گا، (اُس سے زنا کا ارتکاب کرے گا) تب لوگوں میں بہتر وہ آدمی ہوگا جو انھیں کہے گا: کاش تم اِسے دیوار کے پیچھے چھپا لیتے۔''

15923...... عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ يَظْهَرُ الرِّبَا، وَالزِّنَا، وَالْخَمْرُ))

حسن: رواه الطبرانى فى الأوسط :(7691، 8154)، والشجرى فى أماليه: 273/2

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے قریب

سود، زنا اور شراب نوشی بہت زیادہ ہو جائے گی۔"

15924...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَیَأْتِیَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، لاَ یُبَالِی الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ، أَمِنْ حَلاَلٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ))

صحيح: رواه البخاری : (2083) .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ آدمی اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے مال کیسے حاصل کیا؛ حلال ذرائع سے یا حرام طریقوں سے کمایا۔"

15925...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى یَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، فَتَكُونَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَیَكُونَ الشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُونَ الْجُمُعَةُ كَالْیَوْمِ، وَیَكُونَ الْیَوْمُ كَالسَّاعَةِ، وَتَكُونَ السَّاعَةُ كَاحْتِرَاقِ السَّعَفَةِ ، الْخُوصَةُ))

صحيح: رواه أحمد: (10943)، والطحاوی فی شرح المشكل: (2986)، وصحّحه ابن حبان :(6842).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمانہ قریب ہو جائے گا، سال ایک مہینہ کے برابر ہو جائے گا، جب کہ ایک مہینہ ایک ہفتہ کے برابر اور ایک ہفتہ ایک دن کے برابر اور ایک دن ایک ساعت (گھڑی) کے برابر ہو جائے گا، جیسا کہ کھجور کا خشک پتا جل جاتا ہے۔"

شرح الحديث:...... اس حدیث میں (السَّعَفَةِ) کی تفسیر میں امام سہیل بن ابوصالح رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس سے مراد کھجور کا خشک پتا ہے۔

9...... باب بين يدى الساعة تسليم الخاصة، وفشو التجارة والقلم، وقطع الأرحام، وظهور الشهادة بالزور، وكتمان شهادة الحق

قیامت کے قریب خاص لوگوں کی عزت ہوگی، تجارت اور قلم کاری کا عام ہونا، قطع رحمی، جھوٹی گواہی اور حق بات کو چھپانا عام ہو جائے گا۔

15926...... عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ، لا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِلَّا لِلْمَعْرِفَةِ))

حسن: رواه أحمد: (3848)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی علامات میں سے ہوگا کہ آدمی دوسرے شخص پر جان پہچان کی وجہ سے سلام دعا کرے گا۔“

15927...... عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ جُلُوسًا، فَجَاءَ آذِنُهُ فَقَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَدَخَلْنَا الْمَسْجِدَ، فَرَأَى النَّاسَ رُكُوعًا فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ، فَكَبَّرَ وَرَكَعَ، وَمَشَيْنَا وَفَعَلْنَا مِثْلَ مَا فَعَلَ، فَمَرَّ رَجُلٌ مُسْرِعٌ فَقَالَ: عَلَيْكُمُ السَّلَامُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ، وَبَلَّغَ رَسُولُهُ، فَلَمَّا صَلَّيْنَا رَجَعَ، فَوَلَجَ عَلَى أَهْلِهِ، وَجَلَسْنَا فِي مَكَانِنَا نَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَخْرُجَ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: أَيُّكُمْ يَسْأَلُهُ؟ قَالَ طَارِقٌ: أَنَا أَسْأَلُهُ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: تَسْلِيمُ الْخَاصَّةِ، وَفُشُوُّ التِّجَارَةِ حَتَّى تُعِينَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ، وَقَطْعُ الْأَرْحَامِ، وَفُشُوُّ الْقَلَمِ، وَظُهُورُ

الشَّهَادَةِ بِالزُّورِ ، وَكِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ))

حسن: رواه البخاری فی الأدب المفرد :(1049)، وأحمد: (3982)، والطحاوی فی شرح المشکل :(1590).

سیدنا طارق بن شہاب رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ اطلاع دینے والے نے آ کر کہا کہ نماز کھڑی ہوگئی ہے۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ اٹھے اور ہم بھی ان کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہم مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا مسجد کے اگلے حصے میں لوگ رکوع میں تھے۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے گئے اور ہم بھی آگے بڑھے اور ایسے ہی کیا۔ پھر (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) ایک شخص جلدی سے گزرا اور کہا: السلام علیکم اے ابوعبدالرحمٰن ۔ انہوں نے فرمایا: اللہ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول نے صحیح صحیح پہنچا دیا۔ پھر ہم نماز سے فارغ ہو کر واپس آ گئے اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے گھر چلے گئے۔ ہم اپنی جگہ بیٹھ کر ان کا انتظار کرنے لگے یہاں تک کہ وہ باہر آ جائیں۔ ہم نے ایک دوسرے سے کہا کہ کون ان سے سوال کرے گا (کہ انہوں نے سلام کا جواب دینے کے بجائے یہ کیوں کہا کہ اللہ نے سچ کہا اور اس کے رسول نے پہنچا دیا)۔ طارق (راوی حدیث) نے کہا: میں سوال کروں گا، چنانچہ انہوں نے سوال کیا تو سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے قریب سلام خاص لوگوں کو کہا جائے گا، تجارت عام ہو جائے گی حتی کہ بیوی تجارت کے معاملات میں خاوند کی معاونت کرے گی، قطع رحمی کی جائے گی، علم پھیل جائے گا، جھوٹی گواہی عام ہوگی، اور سچی گواہی کو چھپایا جائے گا۔"

15928...... عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَفْشُوَ الْمَالُ وَيَكْثُرَ، وَتَفْشُوَ التِّجَارَةُ، وَيَظْهَرَ الْعِلْمُ، وَيَبِيعَ الرَّجُلُ الْبَيْعَ فَيَقُولَ: لا حَتَّى أَسْتَأْمِرَ تَاجِرَ بَنِي فُلَانٍ، وَيُلْتَمَسَ فِي الْحَيِّ الْعَظِيمِ الْكَاتِبُ فَلَا يُوجَدُ))

صحیح: رواه النسائی: (4456)، والحاکم (2/7)، والخطابی فی غریب

الحدیث: (405/1) واللفظ للنسائی .

سیدنا عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک یہ بھی قیامت کی نشانیاں ہیں کہ مال عام اور بہت زیادہ ہو جائے گا۔ تجارت پھیل جائے گی۔ علم (دیکھنے میں) عام ہوگا (مگر) آدمی کوئی سودا کرے گا تو کہے گا: میں سودا پکا نہیں کرتا حتی کہ میں فلاں قبیلے کے تاجر سے مشورہ کرلوں۔ اور ایک بہت بڑے قبیلے میں کاتب تلاش کیا جائے گا تو نہیں ملے گا۔''

شرح الحدیث:...... اس حدیث میں علم کے عام ہونے سے مراد قلم کا پھیلانا یعنی کتابوں اور لکھائی یا پرنٹنگ کا عام ہونا ہے۔ جیسا کہ سابقہ حدیث میں گزرا ہے۔ **واللہ اعلم**

10...... باب من أشراط الساعة: الفحش والتفحش، وقطيعة الأرحام، وتخوين الأمين، وائتمان الخائن، وتكذيب الصادق، وتصديق الكاذب

قیامت کی علامات میں سے ہے کہ بدکلامی، بدکاری، امین کو خائن اور خائن کو امین سمجھا جائے گا، سچے کی تکذیب اور جھوٹے کی تصدیق ہوگی

15929...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ الْفُحْشُ وَالتَّفَحُّشُ، وَقَطِيعَةُ الْأَرْحَامِ، وَتَخْوِينُ الْأَمِينِ، وَائْتِمَانُ الْخَائِنِ))

حسن: رواه البزار: (7518)، والطبرانی فی الأوسط: (1378) واللفظ له، وعنه الضياء فی المختارة : (6/183) .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ بدکلامی اور بدکاری کرنا، رشتوں کو توڑنا، امانت میں خیانت کرنا اور خائن کو امین سمجھا جائے گا۔''

15930...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَبْلَ السَّاعَةِ سِنُونَ خَدَّاعَةٌ، يُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ، وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ)) قَالَ سُرَيْجٌ: وَيَنْظُرُ فِيهَا لِلرُّوَيْبِضَةِ

حسن: رواه أحمد: (8459).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت سے پہلے دھوکے سے بھرپور سال آئیں گے۔ ان میں جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے گا۔ بددیانت کو امانت دار سمجھا جائے گا اور دیانت دار کو بددیانت کہا جائے گا۔ اور رُوَیبِضَہ باتیں کریں گے۔'' راوی حدیث امام سریح نے کہا: حقیر آدمی عوام کو معاملات میں رائے دے گا۔

11...... باب من أشراط الساعة كثرة النساء وقلة الرجال

عورتوں کی کثرت اور مردوں کی قلت، قیامت کی نشانی ہے

15931...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لاَ يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يَقِلَّ العِلْمُ، وَيَظْهَرَ الجَهْلُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً القَيِّمُ الوَاحِدُ))

متفق عليه: رواه البخاريّ: (81) واللفظ له، ومسلم: (2671 : 9).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میرے بعد تمہیں کوئی نہیں سنائے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ دین کا علم کم ہو جائے گا اور جہالت غالب ہو جائے گی۔ زناکاری عام ہو جائے گی۔ عورتیں زیادہ اور مرد کم ہوں گے، یہاں تک کہ ایک مرد

پچاس عورتوں کا کفیل ہو گا۔"

15932...... عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ، بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ، ثُمَّ لاَ يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ، وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ، مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ))

متفق عليه: رواه البخاريّ: (1414)، ومسلم: (1012).

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں پر ایسا وقت ضرور آئے گا کہ آدمی صدقے کا سونا لے کر پھرے گا اور وہ کسی شخص کو نہ پائے گا جو اس کو قبول کرے۔ اور انسان یہ منظر بھی دیکھے گا کہ مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کی وجہ سے چالیس عورتیں اس کے ہاں پناہ گزیں ہوں گی۔"

شرح الحدیث:...... اس حدیث میں (يَلُذْنَ بِهِ) کا مطلب ہے کہ وہ عورتیں اُس کی طرف منسوب ہوں کہ وہ مرد ان کی ضروریات زندگی کو پورا کرے اور ان کا دفاع کرے، تاکہ اُس کی وجہ سے کوئی دوسرا مرد ان کی طرف غلط خواہش وطمع نہ کر سکے۔

12...... باب من أشراط الساعة أن يتباهى الناس في المساجد

قیامت کی نشانی ہے کہ لوگ مسجد بنانے میں فخر کرنے لگیں گے

15933...... عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ))

صحيح: رواه ابوداود: 449، والنسائي: 689، وابن ماجه: 739، وأحمد: 12379.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ لوگ مساجد میں باہم فخر نہیں کرنے لگیں گے۔"

13...... باب من أشراط الساعة نقش البنيان

قیامت کی نشانی ہے کہ عمارتیں منقش ہوں گی

15934...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَبْنِیَ النَّاسُ بُيُوتاً يُشَبِّهُونَهَا بِالْمَرَاجِلِ))

صحيح: رواه البخاری فی الأدب المفرد: (459). ورواه أيضا: (777).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ اپنے گھروں کو منقش چادروں کے مشابہ نقش دار نہ بنائیں گے۔“

شرح الحديث:...... (وفيه: بنی الناسُ بيوتا يوشونها وشی المراحيل)

اس روایت میں ہے کہ لوگ گھروں کو دھاری دار چادروں کی مانند منقش کریں گے۔

راوی حدیث امام ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: مراحل سے مراد دھاری دار چادریں ہیں۔

14......باب من أشراط الساعة التماس العلم عند الأصاغر

قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ کم عمر (ناتجربہ کار) سے علم حاصل کیا جائے گا

15935...... عَنْ أَبِی أُمَيَّةَ الْجَمْحِیِّ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ ثَلَاثَةً: إِحْدَاهُنَّ أَنْ يَلْتَمِسَ الْعِلْمَ عِنْدَ الْأَصَاغِرِ))

حسن: رواه الطبرانیّ فی الكبير: 22/ 361، 362، وابن عبد البر فی جامع بيان العلم: (1052).

سیدنا ابو امیہ جمحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کی تین نشانیاں ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے کہ علم کو کم عمروں سے طلب کیا جائے گا۔“

15...... باب لا تقوم الساعة حتى يظهر الشرك في بعض فئات هذه الأمة

قیامت برپا نہیں ہوگی حتی کہ اس امت کے بعض گروہوں میں شرک ظاہر ہوگا

15936...... عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ، وَأَنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي))

صحيح: رواه أبو داود (4252)، والترمذي: (2219)، وابن ماجه (3952)، وصحّحه ابن حبان (7238).

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکوں کے ساتھ نہ مل جائیں اور کچھ قبیلے بتوں کی عبادت نہ کرنے لگیں۔ اور عنقریب میری امت میں کذاب اور جھوٹے لوگ ظاہر ہوں گے، ان کی تعداد تیس ہوگی، ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

15937...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلَى ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ))

متفق عليه: رواه البخاري: (7116)، ومسلم: (2906).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ذوالخلصہ کے مقام پر قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین (طواف کرتے ہوئے) ایک دوسرے سے ٹکرانے لگیں گے۔ ذوالخلصہ

قبیلہ دوس کا بت تھا جس کی وہ زمانہ جاہلیت میں عبادت کیا کرتے تھے۔“

ذوالخلصہ: قبیلہ دوس کے بت کا نام ہے، جو زمانہ جاہلیت میں اس کی پرستش کرتے تھے۔

16...... باب لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون كلهم يزعم أنه رسول الله

قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ دجال کذاب آئیں گے جو سب گمان کریں گے کہ وہ رسول ہیں

15938...... عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ))

صحيح: رواه مسلم: 2923

سیدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت سے پہلے کئی کذاب (جھوٹے نبی) ہوں گے۔“

15939...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ))

متفق عليه: رواه البخاري: (7121)، ومسلم: (157: 84) عقب الحديث: (2923).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ دجالوں اور کذابوں کو بھیجا جائے گا جو تیس کے قریب ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرتا ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔“

شرح الحديث:...... حدیث میں (قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِين) ان تیس میں سے مسیلمہ کذاب اور مختار بن ابو عبید ثقفی وغیرہ ہے۔ امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے عبیدہ سلمانی سے سوال کیا: کیا آپ مختار ثقفی کو ان تیس دجالوں میں سے شمار کرتے ہیں؟ تو عبیدہ سلمانی رحمہ اللہ نے جواب

دیا: وہ تو چوٹی کے دجالوں میں ہے۔ (سنن أبي داود : (4335)

15940...... عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ، وَأَنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي))

صحيح: رواه أبو داود: (4252)، والترمذي: (2219)، وابن ماجه: (3952)، وصحّحه ابن حبان (7238) .

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکوں کے ساتھ نہ مل جائیں اور کچھ قبیلے بتوں کی عبادت نہ کرنے لگیں۔ اور عنقریب میری امت میں کذاب اور جھوٹے لوگ ظاہر ہوں گے، ان کی تعداد تیس ہو گی، ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہو گا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

15941...... عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ وَدَجَّالُونَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ: مِنْهُمْ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، وَإِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي))

صحيح: رواه أحمد (23358)، والطحاوي في شرح المشكل: (2953)، والطبراني في الكبير : (3/188) .

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ستائیس آدمی انتہائی جھوٹے اور کذاب ہوں گے، ان میں سے چار عورتیں ہوں گی (یاد رکھنا کہ) میں خاتم النّبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔''

15942...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ، مِنْهُمْ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ،

وَمِنْهُمْ صَاحِبُ صَنْعَاءَ الْعَنْسِيُّ، وَمِنْهُمْ صَاحِبُ حِمْيَرَ، وَمِنْهُمُ الدَّجَّالُ، وَهُوَ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً))

قَالَ (أي جابر): وَقَالَ أَصْحَابِي: قَالَ: ((هُمْ قَرِيبٌ مِنْ ثَلاثِينَ كَذَّابًا))

حسن: رواه ابن حبان: (6650).

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت سے پہلے کئی جھوٹے مدعیان نبوت ہوں گے، جن میں سے یمامہ والا مسیلمہ کذاب اور یمن والا اسود عنسی، حمیر کا رہنے والا اور دجال بھی ان میں سے ہوگا، یہ سب سے بڑا فتنہ ہوگا۔''

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے ساتھی کہتے ہیں کہ یہ جھوٹے لوگ تقریباً تیس ہوں گے۔''

شرح الحدیث:...... تیس جھوٹے مدعیانِ نبوت میں سے ظاہر ہونے والے لوگ یہ ہیں: (1) یمنی کا رہنے والا ملعون مسیلمہ کذاب، جو نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہی ظاہر ہو گیا تھا، اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں واصل جہنم ہوا۔ (2) صنعاء کا باشندہ، اسود عنسی جو یمن میں ظاہر ہوا، اور نبی کریم ﷺ کی وفات سے پہلے ہی مقتول ہوا۔ اِسے واصل جہنم کرنے والے سیدنا فیروز فارسی رضی اللہ عنہ ہیں۔ جس کے بارے صحیحین کتاب الرؤیا میں حدیث آتی ہے: ((فَأَوَّلْتُهُمَا الكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا: صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَصَاحِبَ اليَمَامَةِ)) ''میں نے ان کی تعبیر دو کذابوں سے کی، جن کے درمیان میں ہوں: ایک صاحب صنعاء اور دوسرا صاحب یمامہ ہے''

(3) طلیحہ بن خویلد بنو اسد بن خزیمہ قبیلہ میں رونما ہوا، پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں طلیحہ نے توبہ کر لی اور فوت ہوا۔

(4) اس کے بعد سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کے آغاز میں ہی مختار بن ابوعبید ثقفی رونما ہوا اور قتل کر دیا گیا۔

(5) اسی طرح عبد الملک بن مروان کے زمانہ خلافت میں حارث کذاب رونما ہوا اور

قتل کر دیا گیا۔

(6) بالآخر ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی ظاہر ہوا۔

مزید ان مدعیان میں سے چار عورتیں بھی ہیں، جن میں سے سجاح بنت حارث بن سوید تمیمیہ ہے، جس نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں نبوت کا دعوی کیا، مسیلمہ کذاب سے شادی کر لی۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے مسیلمہ کے قتل کے بعد توبہ کر لی اور اپنے مسلمان ہونے کو خوب بہتر بنایا۔

17...... باب من أشراط الساعة أن تلد الأمة ربتها، وأن تكون الحفاة العراة رؤوس الناس، وأن يتطاول رعاء البهم فی البنیان

یہ باب اس بارے میں ہے کہ علامات قیامت میں سے ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی، اور یہ کہ ننگے پاؤں اور ننگے بدن والے لوگوں پر سردار ہوں گے اور بکریوں کے چرواہے عمارتیں بنانے میں فخر کریں گے

15943...... ((عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْهَا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا كَانَتِ الْعُرَاةُ الْحُفَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبَهْمِ فِی الْبُنْيَانِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِی خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ تَلَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَالَ: ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُدُّوا عَلَيَّ الرَّجُلَ، فَأَخَذُوا لِيَرُدُّوهُ، فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا

جِبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ))

متفق عليه: رواه البخاري: 50، ومسلم: 5:9

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کے سامنے تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُس نے کچھ چیزوں کے متعلق سوال کیا، اُس نے کہا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب برپا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''جس سے سوال کیا گیا ہے وہ بھی سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، البتہ میں تمہیں قیامت برپا ہونے کی کچھ نشانیاں بتائے دیتا ہوں: جب لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی اور جب اونٹوں کے غیر معروف سیاہ فام چرواہے فلک بوس عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جائیں گے (تو قیامت قریب ہوگی)۔ دراصل قیامت ان پانچ باتوں میں سے ہے جن کو اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّ اللّٰهِ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ [لقمان : 34] ''بے شک اللہ، اسی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ بارش برساتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹوں میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائی کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا، پوری خبر رکھنے والا ہے۔'' اس کے بعد وہ شخص واپس چلا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ لوگوں نے اسے تلاش کیا لیکن اس کا کوئی سراغ نہ ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جبریل تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔

15944...... ((عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِمَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ:فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا قَالَ: أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ

الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِقَالَ:ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ))

مسلم: 08 .

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص ہمارے سامنے نمودار ہوا۔اس کے کپڑے انتہائی سفید اور بال انتہائی سیاہ تھے، اس نے کہا: آپ مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے اس (قیامت) کے بارے میں سوال کیا جارہا ہے، وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔اس نے کہا: تو مجھے اس کی علامات (نشانیاں) بتا دیجیے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (علامات یہ ہیں کہ) لونڈی اپنی مالکہ کو جنم دے اور یہ کہ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن، محتاج، بکریاں چرانے والوں کو دیکھو کہ وہ اونچی سے اونچی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر وہ سائل چلا گیا، میں کچھ دیر اسی عالم میں رہا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا: اے عمر رضی اللہ عنہ! تمہیں معلوم ہے کہ پوچھنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ آگاہ ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبرئیل علیہ السلام تھے، تمہارے پاس آئے تھے، تمہیں تمہارا دین سکھا رہے تھے۔''

18...... باب: لا تذهب الدنيا حتى يكون أسعد الناس بها لكع بن لكع

دنیا ختم نہیں ہوگی حتی کہ دنیا کا مال ومتاع ایک کمینے صفت شخص کے پاس ہوگا

15945......عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بن نيار قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى تَكُونَ عِنْدَ لُكَعِ بْنِ لُكَعٍ))

حسن: رواه أحمد: (15837)، وابن أبي شيبة: (38895)

سیدنا ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

"دنیا ختم نہیں ہوگی حتی کہ دنیا کا مال ومتاع ایک کمینے صفت شخص کے پاس ہوگا۔

شرح الحدیث:...... اہل عرب کے ہاں لکع بن لکع سے مراد وہ بندہ ہے جو احمق اور انتہائی کمینہ ہو۔ یہ کلمہ زفر کے وزن پر ہے۔ مزید ایک روایت ہے، جسے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

15946...... ((لاتَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعَ بْنَ لُكَعٍ))

حسن:رواه الطبرانی فی الأوسط مجمع البحرین(4474)واللفظ له، وصحّحه ابن حبان: (6721)

"دن اور رات کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا، یعنی قیامت نہیں آئے گی جب تک دنیا کے اعتبار سب سے اچھا شخص کمینے کا بیٹا کمینہ نہ ہو۔"

15947...... عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ :((يُوشَكُ أن يَغْلِبَ عَلَى الدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ وَأَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ بَيْنَ كَرِيمَيْنِ))

حسن: رواه الطحاوی فی شرح المشکل (2051)

"عنقریب دنیا پر کمینے کا بیٹا کمینہ غالب ہوگا، اور لوگوں میں سے بہترین وہ ہے جو دو سخی لوگوں کے درمیان (اچھے نسب والا) مومن ہے۔"

19...... باب لا تقوم الساعة حتى يكثر المال فلا يوجد من يقبل الصدقة

قیامت سے پہلے مال کی بہتات ہوگی حتی کہ کوئی صدقہ قبول کرنے والا نہیں پایا جائے گا

15948...... عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ((يَقُولُ: تَصَدَّقُوا، فَيُوشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِي بِصَدَقَتِهِ، فَيَقُولُ

الَّذِي أُعْطِيَهَا: لَوْ جِئْتَنَا بِهَا بِالْأَمْسِ قَبِلْتُهَا، فَأَمَّا الْآنَ، فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا، فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا))

متفق عليه: رواه البخاري:(1411)، ومسلم: (1011).

سیدنا حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''صدقہ کرو وہ وقت قریب ہے کہ آدمی اپنا صدقہ لے کر چلے گا تو جسے وہ پیش کیا جائے گا۔ وہ کہے گا اگر کل تم اسے ہمارے پاس لاتے تو میں اسے قبول کر لیتا مگر اب مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو اسے قبول کر لے۔''

15949......عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ، فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ صَدَقَةً، وَيُدْعَى إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: لَا أَرَبَ لِي فِيهِ))

متفق عليه: رواه مسلم: (157: 61) والبخاري: (7121).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تمھارے ہاں مال کی فراوانی ہوگئی وہ مال (پانی کی طرح) بہے گا یہاں تک مال کے مالک کو یہ فکر لاحق ہوگی کہ اس سے اس (مال) کو بطور صدقہ کون قبول کرے گا؟ ایک آدمی کو اسے لینے کے لیے بلایا جائے گا تو وہ کہے گا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔''

15950......عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا، أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قَتَلْتُ، وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قَطَعْتُ رَحِمِي، وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قُطِعَتْ يَدِي، ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا))

صحيح: رواه مسلم: (1013).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زمین اپنے جگر کے ٹکڑے

سونے اور چاندی کے ستونوں کی صورت میں اگل دے گی تو قاتل آئے گا اور کہے گا کیا اس کی خاطر قتل کیا تھا؟ رشتہ داری توڑنے والا آ کر کہے گا: کیا اس کے سبب میں نے قطع رحمی کی تھی؟ چور آ کر کہے گا: کیا اس کے سبب میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا؟ پھر وہ اس مال کو چھوڑ دیں گے۔ اور اس میں سے کچھ نہیں لیں گے۔“

20...... باب لا تقوم الساعة حتى تعود أرض العرب مروجا وأنهارا

قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ عرب کی سرزمین سرسبز اور نہریں ہو جائے گی

15951......عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيضَ، حَتَّى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكَاةِ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ، وَحَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا))

صحيح: رواه مسلم: 157، 60۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مال بڑھ جائے گا اور (پانی کی طرح) بہنے لگے گا اور آدمی اپنے مال کی زکاۃ لے کر نکلے گا تو اسے ایک شخص بھی نہیں ملے گا جو اسے اس کی طرف سے قبول کر لے اور یہاں تک کہ عرب کی سرزمین دوبارہ چراگاہوں اور نہروں میں بدل جائے گی۔“

شرح الحديث:......اس حدیث میں (تَعُوْدُ أرضُ العربِ مروجًا وأنهارًا) سرزمین پہلے کی طرح نہری اور باغات والی ہو جائے گی، جس میں انسان اور حیوانات زندگی بسر کریں گے۔ لیکن پھر خشک سالی اور قحط زدہ ہو جائے گی۔ اب یہ بات ماہرین زمین (جیالوجی) کے ہاں ثابت ہوگئی ہے کہ جزیرہ عرب میں 15 بڑے سمندر ہیں، جن کے اردگرد کئی لاتعداد انسان اور مختلف حیوانات رہتے ہیں۔

پھر اس کے بعد تقریباً تین لاکھ سال پہلے خشک سالی نے تباہی مچائی اور اس جھیل میں کھدائی کے نتیجے میں بڑی تعداد میں جانور موجود تھے جن میں ہاتھی، ہرن، عربی اورکس، گائے، اونٹ، بھینس، شیر، ہیناس، لومڑیاں شامل تھیں۔ ، گھوڑے، کولہے، اور مگرمچھ اور کچھ پرندے اور دیگر مختلف جانور۔

اس بات کا تذکرہ سعودی ٹیم کے سربراہ پروفیسر عبدالعزیز العمری اور بین الاقوامی ٹیم کے سربراہ ڈاکٹر مائیکل پیٹرا کالیا نے کیا۔ آثارِ قدیمہ کے پروفیسر جو اس وقت جرمنی میں انسانی تاریخ میں میکس پلانک انسٹی ٹیوٹ فار سائنس میں کام کر رہے ہیں۔ جمعرات 19/1 2017 عجائب گھر میں سعودی کمیشن برائے سیاحت اور قومی ورثہ میں نوادرات اور عجائب گھر کے شعبے کے زیر اہتمام لیکچر ریاض منعقد ہوا۔

یہ محمد ﷺ کی نبوت کے سچے ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے، اور عربوں کی پتھریلی سرزمین قیامت سے پہلے کھیتوں اور دریاؤں کی طرف لوٹ جائے گی۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے بتایا ہے۔

21...... باب لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب

قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک دریائے فرات سونے کے پہاڑ ظاہر نہ کر دے

15952...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا))

متفق عليه: رواه البخاری :(7119)، ومسلم :(2894: 30)، والرواية الثانية: البخاری :(7119)، ومسلم : (2894: 31).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب دریائے فرات سونے کے ایک خزانے کو ظاہر کر دیگا جو شخص وہاں موجود ہو تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔''

15953...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى یَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، یَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَیْهِ، فَیُقْتَلُ مِنْ کُلِّ مِائَةٍ، تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَیَقُولُ کُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ: لَعَلِّی أَکُونُ أَنَا الَّذِی أَنْجُو))

صحیح: رواه مسلم : (2894).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت نہیں آئے گی، یہاں تک کہ دریائے فرات سونے کے ایک پہاڑ کو ظاہر کرے گا۔ اس پر (لڑتے ہوئے) ہر سو میں سے ننانوے لوگ مارے جائیں گے اور ان (لڑنے والوں) میں سے ہر کوئی کہے گا۔ شاید میں ہی بچ جاؤں گا۔ (اور سارے سونے کا مالک بن جاؤں گا۔''

15954...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، قَالَ: کُنْتُ وَاقِفًا مَعَ أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ، فَقَالَ: لَا یَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً أَعْنَاقُهُمْ فِی طَلَبِ الدُّنْیَا، قُلْتُ: أَجَلْ، قَالَ: إِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُولُ: یُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ یَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا إِلَیْهِ، فَیَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ: لَئِنْ تَرَکْنَا النَّاسَ یَأْخُذُونَ مِنْهُ لَیُذْهَبَنَّ بِهِ کُلِّهِ، قَالَ: فَیَقْتَتِلُونَ عَلَیْهِ، فَیُقْتَلُ مِنْ کُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ))

صحیح: رواه مسلم : (2895).

سیدنا عبد اللہ بن حارث بن نوفل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا تھا تو انھوں نے کہا: دنیا کی طلب میں لوگوں کی گردنیں مسلسل ایک دوسرے سے مختلف (اور باہمی جھگڑے اور عداوتیں جاری) رہیں گی۔ میں نے کہا: ہاں (بالکل ایسے ہی ہوگا) انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''(وہ وقت) قریب ہے کہ دریائیفرات سونے کے ایک پہاڑ کو ظاہر کرے گا۔ جب لوگ اس کے بارے میں سنیں گے تو اس کی طرف چل نکلیں گے۔ جو لوگ اس (پہاڑ) کے قریب ہوں گے،

وہ کہیں گے۔ اگر ہم نے (دوسرے) لوگوں کو اس میں سے (سونا) لیجانے کی اجازت دے دی تو وہ سب کا سب لے جائیں گے کہا: وہ اس پر جنگ آزما ہوں گے تو ہر سو میں سے ننانوے قتل ہو جائیں گے۔"

22...... باب لا تقوم الساعة حتى يكلم السباع الإنسَ

قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ درندے انسانوں سے ہم کلام ہوں گے

15955...... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: عَدَا الذِّئْبُ عَلَى شَاةٍ، فَأَخَذَهَا فَطَلَبَهُ الرَّاعِي، فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ، فَأَقْعَى الذِّئْبُ عَلَى ذَنَبِهِ، قَالَ: أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ، تَنْزِعُ مِنِّي رِزْقًا سَاقَهُ اللّٰهُ إِلَيَّ، فَقَالَ: يَا عَجَبِي ذِئْبٌ مُقْعٍ عَلَى ذَنَبِهِ، يُكَلِّمُنِي كَلَامَ الْإِنْسِ، فَقَالَ الذِّئْبُ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَعْجَبَ مِنْ ذَلِكَ؟ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَثْرِبَ يُخْبِرُ النَّاسَ بِأَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ، قَالَ: فَأَقْبَلَ الرَّاعِي يَسُوقُ غَنَمَهُ، حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ، فَزَوَاهَا إِلَى زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا، ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُودِيَ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ لِلرَّاعِي: أَخْبِرْهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ، وَيُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ، وَشِرَاكُ نَعْلِهِ، وَيُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ))

صحيح: رواه أحمد: (11792) واللفظ له، وعبد بن حميد: (877)، والترمذي: (2181).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کر کے اسے پکڑ لیا۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کر کے بکری اس سے چھین لی۔ بھیڑیا اپنی دُم پر

بیٹھ گیا پھر کہنے لگا: کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے ؟ مجھ سے میرا رزق چھین رہے ہو جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے؟ وہ آدمی کہنے لگا: ہائے تعجب ہے! بھیڑیا اپنی دُم پر بیٹھا مجھ سے انسانوں کی طرح گفتگو کر رہا ہے۔ بھیڑیے نے کہا: کیا میں تمہیں اس سے بھی عجیب بات نہ بتاوں؟ محمد ﷺ یثرب میں ہیں، جو واقعات گزر چکے ہیں ان کی خبریں بتا رہے ہیں۔ وہ چرواہا اپنی بکریاں چراتا ہوا مدینے میں داخل ہوگیا پھر مدینے کے کسی گوشے اپنی بکریاں جمع کیں، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور انہیں یہ بات بتائی۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا: تو نماز کے لیے جمع ہونے کا اعلان کیا گیا، پھر آپ باہر نکلے اور چرواہے سے کہا: انہیں بھی بتاو۔ چرواہے نے لوگوں کو واقعہ بیان کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت اس وقت قائم نہیں ہوگی جب تک درندے (جانور) انسانوں سے بات نہ کرنے لگ جائیں اور آدمی سے اس کے کوڑے کی چھڑی اور جوتے کا تسمہ نہ بولنے لگ جائے اور اسے اس کی ران بتلائے کہ اس کے بعد اس کے گھر والوں نے کیا کیا ہے۔''

15956...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ ذِئْبٌ إِلَى رَاعِي غَنَمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى انْتزعهَا مِنْهُ، قَالَ: فَصعِدَ الذِّئْبُ عَلى تَلٍّ، فَأَقْعَى وَاسْتَذْفَرَ، فَقَالَ: عَمَدْتَ إِلَى رِزْقٍ رَزَقَنِيهِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّي، فَقَالَ الرَّجُلُ: تَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبًا يَتكَلَّمُ قَالَ الذِّئْبُ: أَعْجَبُ مِنْ هَذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ، يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضَى وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ. وَكَانَ الرَّجُلُ يَهُودِيًّا، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ وَخَبَّرَهُ، وَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا أَمَارَةٌ مِنْ أَمَارَاتٍ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، قَدْ أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ فَلا يَرْجِعَ حَتَّى تُحَدِّثَهُ نَعْلاهُ وَسَوْطُهُ مَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ))

حسن: رواه أحمد: (8063) عن عبد الرزاق وهو فی مصنفه: (20808).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ایک بھیڑیا ایک چرواہے کی طرف آیا اور اس کے ریوڑ سے ایک بکری اٹھا کر لے گیا، چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور اس سے بکری کو چھڑا لیا۔ بھیڑیا ایک اونچے ٹیلے پر چڑھ گیا اور اگلی ٹانگیں کھڑی کر کے سرین پر بیٹھ کر کہنے لگا: میں نے ایسے رزق کا قصد کیا جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا تھا، لیکن تو نے مجھ سے وہ چھین لیا، وہ چرواہا کہنے لگا: میں نے آج تک ایسا منظر نہیں دیکھا کہ بھیڑیا انسانوں کی طرح باتیں کرتا ہو، یہ سن کر بھیڑیئے نے کہا: تم میری بات سن کر تعجب کر رہے ہو، اس سے بھی عجیب تر بات یہ ہے کہ دو حرّوں کے مابین کھجوروں کے باغات میں ایک ایسا شخص ہے، جو انسانوں کو ماضی اور مستقبل کی باتیں بتلاتا ہے، وہ چرواہا یہودی تھا، جب اس نے آ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا واقعہ سنایا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق کی اور فرمایا: جانوروں کا انسانوں کی طرح باتیں کرنا بھی علاماتِ قیامت میں سے ہے اور عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ انسان اپنے گھر سے باہر جائے گا تو اس کے اہل خانہ نے اس کی عدم موجودگی میں جو کچھ کیا ہوگا، اس کی واپسی پر اس کے جوتے اور چھڑی اسے سب کچھ بتلا دیں گے۔''

15957...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یقُوْلَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یقُولُ: بَیْنَمَا رَاعٍ فِی غَنَمِهِ عَدَا عَلَیْهِ الذِّئْبُ، فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِی، فَالْتَفَتَ إِلَیْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ: مَنْ لَهَا یَوْمَ السَّبُعِ، یَوْمَ لَیْسَ لَهَا رَاعٍ غَیْرِی؟ وَبَیْنَمَا رَجُلٌ یَسُوقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَیْهَا، فَالْتَفَتَتْ إِلَیْهِ فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَتْ: إِنِّی لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّی خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ قَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّی أُومِنُ بِذَلِكَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا))

متفق علیه: رواه البخاری :(3663)، ومسلم :(2388: 13).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

ہوئے سنا: ایک دفعہ ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ ایک بھیڑیے نے اس پر حملہ کیا اور ان میں سے ایک بکری اٹھا کر لے بھاگا تو گڈریا (چرواہا) اسے چھڑانے کے لیے اس کے پیچھے بھاگا۔ اس دوران میں بھیڑئے نے اس کی طرف متوجہ ہوکر کہا: درندوں والے دن ان کا کون محافظ ہوگا، جس دن میرے علاوہ انھیں کوئی نہیں چرائے گا؟ اسی طرح ایک آدمی بیل کو ہانک کر لے جارہا تھا۔ پھر وہ اس پر سوار ہوگیا تو بیل اس کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا: میں تو اس کام کے لیے نہیں پیدا ہوا مجھے تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے سبحان اللہ! کہہ کر اپنے تعجب کا اظہار کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اس کی تصدیق کرتا ہوں، نیز سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی اس پر یقین رکھتے ہیں۔"

23...... باب لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من أرض الحجاز

قیامت قائم نہیں ہوگی جب سرزمین حجاز سے آگ نہیں نکل آتی

15958...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الإِبِلِ بِبُصْرَى))

متفق عليه: رواه البخاري: (7118)، ومسلم: (2902).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے جو بصریٰ شہر کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔"

شرح الحديث:...... حدیث میں مذکور آگ سن 654 ہجری میں ظاہر ہو چکی ہے، جب کہ آخری زمانہ میں مزید ایک آگ نکلے گی جو تمام لوگوں کو میدان محشر کی طرف دھکیلے گی، جیسا کہ اس کا ذکر قیامت کی بڑی نشانیوں میں ذکر آئے گا۔

24...... باب خروج نار تحشرهم من المشرق إلى المغرب

ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف اکٹھا کرے گی

15959...... عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ سَلاَمٍ، بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ، فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلاَثٍ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ، مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ))

صحيح: رواه البخاري في مناقب الأنصار: (3938).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لے آئے ہیں تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چند ایک چیزوں کے بارے میں پوچھا، چنانچہ انہوں نے کہا: میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق دریافت کرتا ہوں جنہیں صرف نبی ہی جانتا ہے: قیامت کی پہلی علامت کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی پہلی علامت آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب تک ہانک کر لائے گی۔"

25...... باب لا تقوم الساعة حتى تنفي المدينة شرارها

قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ اپنے شریر لوگوں کو باہر نہیں نکال دیتا

15960...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَقَرِيبَهُ: هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ، هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللّٰهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ، أَلَا إِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكِيرِ، تُخْرِجُ الْخَبِيثَ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِي الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ))

صحيح: رواه مسلم: (1381:487).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک وقت لوگوں پر ایسا آئے گا کہ آدمی اپنے بھتیجے اور اپنے قرابت والے کو پکارے گا کہ خوشحالی کے ملک میں خوشحالی کے ملک میں چلو، حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہو گا کاش کہ وہ جانتے ہوتے۔ اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ کوئی شخص مدینہ سے بیزار ہو کر نہیں نکلتا مگر اللہ تعالیٰ اس سے بہتر دوسرا شخص مدینہ میں بھیج دیتا ہے۔ آگاہ رہو! مدینہ لوہار کی بھٹی کی مانند ہے کہ وہ میل کو نکال دیتا ہے اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ اپنے شریر لوگوں کو نکال نہ دے گا جیسے کہ بھٹی لوہے کی میل کو نکال دیتی ہے۔''

15961...... عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُثْمَانَ إِذْ أَتَاهُ شَيْخٌ، فَلَمَّا رَآهُ الْقَوْمُ قَالُوا: أَبُو ذَرٍّ، فَلَمَّا رَآهُ قَالَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا بِأَخِي، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا يَا أَخِي، لَقَدْ أَغْلَظْتَ عَلَيْنَا فِي الْعَزِيمَةِ، وَأَيْمُ اللّٰهِ لَوْ عَزَمْتَ عَلَيَّ أُخْبِرُهُ الْخُبُورَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَنِّي خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مُتَوَجِّهًا نَحْوَ حَائِطِ بَنِي فُلَانٍ فَلَمَّا جَاءَ جَعَلَ يُصَعِّدُ بَصَرَهُ وَيُصَوِّبُهُ ثُمَّ قَالَ لِي: وَيْحَكَ بَعْدِي فَبَكَيْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَإِنِّي لَبَاقٍ بَعْدَكَ قَالَ: نَعَمْ فَإِذَا رَأَيْتَ الْبِنَاءَ عَلَا سَلْعٍ فَالْحَقْ بِالْمَغْرِبِ أَرْضَ قُضَاعَةَ فَإِنَّهُ سَيَأْتِي يَوْمٌ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ يَعْنِي خَيْرٌ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ عُثْمَانُ: أَحْبَبْتُ أَنْ أَجْعَلَكَ مَعَ أَصْحَابِكَ وَخِفْتُ عَلَيْكَ جُهَّالَ النَّاسِ))

حسن: رواه ابن الأعرابي في معجمه: (109).

زید بن خالد جرمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بوڑھا شخص آپ کے پاس آیا، جب لوگوں نے اُنھیں دیکھا تو وہ کہنے لگے: سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں، جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھ کر کہا: خوش آمدید میرے بھائی! پھر سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے بھی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو کہا: اھلا وسھلا مرحبا میرے بھائی! ساتھ ہی کہا کہ

آپ نے عزیمت کے معاملہ میں ہم پر زیادہ سختی کر دی ہے۔ اللہ کی قسم! اگر آپ مجھ پر مزید سختی کرتے تو میں آپ کو اصل حقیقت / خبر سے آگاہ کرتا، جسے بیان کرنے کی میں طاقت نہیں رکھتا ہوں۔ ایک رات میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ فلاں شخص کے باغ کی طرف نکلا، جب آپ وہاں آئے تو اپنی نظر کو اٹھانے اور اطراف میں گمانے لگے۔ پھر مجھے فرمایا: میرے بعد تمہارا برا ہو، میں اس بات سے رو پڑا، اور میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میں آپ کے باقی رہوں گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، جب تم دیکھوگے کہ عمارتیں سلع پہاڑ کی مانند ہوں گی۔ تو ایسے حالات میں تم ارض قضاعہ میں چلے جانا، اس لیے ایسا دن آنے والا ہے کہ جو ایک قوس یا دو قوس یا ایک نیزہ یا دو نیزہ سے زیادہ بہتر ہے۔ (قیامت بالکل قریب ہے) عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں چاہتا ہوں کہ تمہیں تمہارے ساتھیوں کے ساتھ کر دوں، لیکن مجھے آپ کے متعلق جاہل لوگوں کا ڈر ہے۔

شرح الحديث:...... حدیث میں (أرض قضاعة) سے مراد نجران کی رہائش گاہیں ہیں، جو مدینہ کے جنوب پر واقع ہیں، یہ عربوں میں قحطانی قبائل سے تعلق ہیں، پھر بعد میں یہ لوگ حجاز اور شام کے شمال اور مشرقی جانب پھیل گئے۔

27...... باب إن المدينة يتسع عمرانها، ثم تخرب في آخر الزمان

مدینہ کی آبادی بہت زیادہ ہو جائے گی لیکن آخر زمانہ میں تباہ و برباد ہو گی

15962...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ إِهَابَ أَوْ يَهَابَ ، قَالَ زُهَيْرٌ: قُلْتُ لِسُهَيْلٍ: فَكَمْ ذٰلِكَ مِنَ الْمَدِينَةِ؟ قَالَ: كَذَا وَكَذَا مِيلًا))

صحيح: رواه مسلم: (2903).

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(مدینہ منورہ کے) گھر اہاب یا یہاب (کے مقام تک) پہنچ جائیں گے۔'' زہیر نے کہا: میں نے سہیل سے پوچھا:

یہ جگہ مدینہ سے کتنے فاصلے پر ہے؟ انھوں نے کہا: اتنے اتنے میل ہے۔“

شرح الحديث:...... مدینہ کی آبادی بہت کشادہ ہوگی، پھر آخر زمانہ میں تباہ ہو گی، ایسا ہی ہوگا جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے۔

15963...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ((يَتْرُكُونَ المَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ، لاَ يَغْشَاهَا إِلَّا العَوَافِ يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ، يُرِيدَانِ المَدِينَةَ، يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا، حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الوَدَاعِ، خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا))

متفق عليه: رواه البخاري (1874)، ومسلم :(1398:499).

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”تم مدینہ کو بہت اچھی حالت میں چھوڑ جاؤ گے۔ وہاں صرف پرندے اور درندے رہ جائیں گے۔ آخر میں قبیلہ مزینہ کے دو چرواہے مدینہ طیبہ آئیں گے، جو اپنی بکریوں کو آوازیں دیں گے۔ وہ مدینہ کو وحشی جانوروں سے بھرا ہوا پائیں گے۔ جب وہ ثنية الوداع پہنچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے۔

15964...... عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الْعَصَا وَفِي الْمَسْجِدِ أَقْنَاءٌ مُعَلَّقَةٌ، فِيهَا قِنْوٌ فِيهِ حَشَفٌ، فَغَمَزَ الْقِنْوَ بِالْعَصَا الَّتِي فِي يَدِهِ قَالَ: لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ، تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْهَا، إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ لَيَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: أَمَا وَاللّٰهِ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، لَتَدَعُنَّهَا أَرْبَعِينَ عَامًا لِلْعَوَافِي قَالَ: فَقُلْتُ: اللّٰهُ أَعْلَمُ. قَالَ: يَعْنِي الطَّيْرَ وَالسِّبَاعَ قَالَ: وَكُنَّا نَقُولُ: إِنَّ هَذَا لَلَّذِي تُسَمِّيهِ الْعَجَمُ، هِيَ الْكَرَاكِيُّ))

حسن: رواه أحمد: (23976) والسياق له، وصحّحه ابن حبان: (6774)،

والحاكم :(2/825، و 4/ 425، 426

سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں عصا تھا، مسجد میں اس وقت کچھ کھجور کے خوشے لٹکے ہوئے تھے، جن میں سے ایک خوشے میں گدر کھجوریں بھی تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے دست مبارک کے عصا سے ہلایا اور فرمایا: اگر یہ صدقہ کرنے والا چاہتا تو اس سے زیادہ صدقہ کرسکتا تھا، یہ صدقہ کرنے والا قیامت کے دن گدر کھجوریں کھائے گا، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اللہ کی قسم! اے اہل مدینہ! تم چالیس سال تک اس شہر مدینہ کو پرندوں اور درندوں کے لیے چھوڑے رکھو گے۔

شرح الحديث:......اس حدیث میں چالیس سال سے مراد غربت وفاقہ ہوگا۔

28......باب لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان عظيمتان

قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک دو بڑے گروہ آپس میں قتال نہ کریں گے

15965...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ))

متفق عليه: رواه البخاری :(3609)، ومسلم :(157 : 17).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ دو گروہ لڑیں گے اور ان میں عظیم جنگ برپا ہوگی، ان کا دعوی ایک ہوگا۔ اور قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تیس کے قریب جھوٹ بولنے والے دجال پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہ دعوی کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

29...... باب لا تقوم الساعة حتى يقاتل المسلمون الترك

قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک مسلمان ترک قوم سے قتال نہ کریں

15966...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ، صِغَارَ الأَعْيُنِ، حُمْرَ الوُجُوهِ، ذُلْفَ الأُنُوفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ، وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ))

وفي لفظ : ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ، قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعَرَ، وَيَمْشُونَ فِي الشَّعَرِ))

متفق عليه: رواه البخاري: (2928)، ومسلم: (2912 : 64).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی تا آ نکہ تم ترکوں سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی، چہرے سرخ اور ناک چپٹی ہوگی۔ گویا ان کے چہرے چمڑے چڑھی ڈھالوں کی طرح چوڑے چوڑے اور تہہ بہ تہہ ہوں گے۔ اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے، جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔'' ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے۔ جن کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔ اور قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں (اون) کے ہوں گے۔''

15967...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:((لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزًا، وَكَرْمَانَ مِنَ الأَعَاجِمِ حُمْرَ الوُجُوهِ، فُطْسَ الأُنُوفِ، صِغَارَ الأَعْيُنِ وُجُوهُهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ، نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ))

صحيح: رواه البخاري: (3590).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ عجم کے شہروں میں خوذ اور کرمان پر تم حملہ آور ہوگے۔ وہاں کے باشندوں کے چہرے سرخ، ناک چپٹی اور آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی۔ گویا ان کے چہرے

تہ بہ تہ تیار شدہ ڈھالوں کی طرح ہیں، نیز ان کے جوتے بالوں سے بنے ہوئے ہوں گے۔

شرح الحدیث:...... حدیث میں (الترك) سے مراد افریدون بن سام بن نوح اور ان کے علاقے ہیں، جسے ترکستان کہا جاتا ہے، جو کہ خراسان کے مشرقی جانب سے چین کے مغرب اور ہندوستان کے شمال آخر تک واقع ہے۔ حدیث میں اسی کا اطلاق ہوتا ہے:

(حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزًا ، وَكَرْمَانَ مِنَ الأَعَاجِمِ) یہاں تک کہ عجم کے شہروں میں خوز اور کرمان پر تم حملہ آور ہوگے۔ یہ سب علاقہ انھی ملکوں میں شامل ہے۔

15968...... عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ نِعَالَ الشَّعَرِ ، وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عِرَاضَ الوُجُوهِ ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ))

صحيح: رواه البخاری : (2927) .

سیدنا عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ قیامت کی علامات میں سے ہے کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے جو بالوں والے جوتے پہنتے ہوں گے۔ اور بے شک قیامت کی نشانیوں میں سے (یہ بھی) ہے کہ تم چوڑے چہرے والے لوگوں سے جنگ کرو گے، گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھالیں ہیں۔''

15969...... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ ، عِرَاضَ الْوُجُوهِ ، كَأَنَّ أَعْيُنَهُمْ حَدَقُ الْجَرَادِ ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ ، يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ ، وَيَتَّخِذُونَ الدَّرَقَ ، يَرْبُطُونَ خَيْلَهُمْ بِالنَّخْلِ))

صحيح: رواه ابن ماجه: (4099)، وأحمد :(11261)، وصحّحه ابن حبان: (6747).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت نہیں آئے گی حتی کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور چہرے چوڑے ہوں گے۔ ان کی آنکھیں ایسی ہوں گی جیسے ٹڈیوں کی آنکھیں۔ اور ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے تہہ دار ڈھالیں۔ بالوں کے جوتے پہنتے ہوں گے اور چمڑے کی ڈھالیں استعمال کریں گے۔ وہ اپنے گھوڑے کھجور کے درختوں سے باندھیں گے۔''

30...... باب لا تقوم الساعة حتى يخرج رجل من قحطان يسوق الناس بعصاه

قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک قحطان سے ایک آدمی نہیں نکلتا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا

15970......عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ، يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ))

متفق عليه: رواه البخاری :(7117)، ومسلم: (2910).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات اور دن اس وقت تک باقی رہیں گے (یعنی قیامت نہیں آئے گی) یہاں تک کہ جہجاہ نامی ایک غلام بادشاہت کرے گا۔''

31......باب لا تذهب الأيام والليالي حتى يملك رجل يقال له الجهجاه

لیل ونہار کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا حتی کہ ایک شخص بادشاہ بنے گا جسے جہجاہ کہا جائے گا

15971...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا

تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي ، حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ

وفي لفظ : ((حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي يُقَالُ لَهُ: جَهْجَاهُ))

صحيح: رواه مسلم : (2911) . واللفظ الثاني عند الترمذي : (2228) .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہوئے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا: ”دن اور رات کا سلسلہ منقطع نہیں ہوگا۔ یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ بنے گا۔ جسے جہجاہ کہا جائے گا۔“

32...... باب ما يكون من فتوحات المسلمين لجزيرة العرب ثم فارس ثم الروم ثم الدجال

مسلمانوں کی فتوحات میں سے ہوگا پہلے جزیرہ عرب، پھر فارس، پھر روم اور آخر میں دجال

15972...... عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي غَزْوَةٍ ، قَالَ: فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ ، عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوفِ ، فَوَافَقُوهُ عِنْدَ أَكَمَةٍ ، فَإِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ ، قَالَ: فَقَالَتْ لِي نَفْسِي: ائْتِهِمْ فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُونَهُ ، قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ: لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ ، فَأَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ ، قَالَ: فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ، أَعُدُّهُنَّ فِي يَدِي ، قَالَ: تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ، ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ، ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ، ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ قَالَ: فَقَالَ نَافِعٌ: يَا جَابِرُ ، لَا نَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ ، حَتَّى تُفْتَحَ الرُّومُ))

صحيح: رواه مسلم : (2900) .

سیدنا نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: ہم ایک جہاد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگ مغرب کی طرف سے آئے جو اون کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ سے ایک ٹیلے کے پاس آ کر ملے۔ وہ لوگ کھڑے تھے اور آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ میرے دل نے کہا کہ تو چل اور ان لوگوں اور آپ ﷺ کے درمیان میں جا کر کھڑا ہو، ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ فریب سے آپ ﷺ کو شہید کر ڈالیں۔ پھر میرے دل نے کہا کہ شاید آپ ﷺ چپکے سے کچھ باتیں ان سے کرتے ہوں (اور میرا جانا آپ کو ناگوار گزرے)۔ پھر میں گیا اور ان لوگوں کے اور آپ ﷺ کے درمیان میں کھڑا ہو گیا۔ پس میں نے اس وقت آپ ﷺ سے چار باتیں یاد کیں، جن کو میں اپنے ہاتھ پر گنتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پہلے تو عرب کے جزیرہ میں (کافروں سے) جہاد کرو گے، اللہ تعالیٰ اس کو فتح کر دے گا۔ پھر فارس (ایران) سے جہاد کرو گے، اللہ تعالیٰ اس پر بھی فتح کر دے گا، پھر نصاریٰ سے لڑو گے روم والوں سے، اللہ تعالیٰ روم کو بھی فتح کر دے گا۔ پھر دجال سے لڑو گے اور اللہ تعالیٰ اس کو بھی فتح کر دے گا۔ نافع نے کہا کہ اے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ! ہم سمجھتے ہیں کہ دجال روم فتح ہونے کے بعد ہی نکلے گا۔''

33...... باب من علامات الساعة أن المسلمين يقاتلون الروم، فيفتحها الله، وذلك فى آخر الزمان

علامات قیامت میں سے ہے کہ آخری زمانہ میں مسلمان روم کے خلاف قتال کریں گے تو اللہ انھیں فتح دے گا

15973......عَن عُلَيٍّ بن رباح اللخمي قَالَ:قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ الْقُرَشِيُّ، عِنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ((تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو: أَبْصِرْ مَا تَقُولُ، قَالَ: أَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَئِنْ قُلْتَ

ذَلِكَ ، إِنَّ فِيهِمْ لَخِصَالًا أَرْبَعًا: إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ ، وَأَسْرَعُهُمْ إِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيبَةٍ ، وَأَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمِسْكِينٍ وَيَتِيمٍ وَضَعِيفٍ ، وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيلَةٌ:وَأَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوكِ))

مسلم :2898

علی بن رباح لخمی سے روایت ہے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا: حضرت مستورد قرشی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے سامنے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت آئے گی تو رومی (عیسائی) لوگوں میں سب سے زیادہ ہوں گے۔سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے ان سے کہادیکھ لوتم کیا کہہ رہے ہو۔انھوں نے کہامیں وہی کہہ رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔(سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ نے) کہااگر تم نے یہ کہا ہے تو ان میں چار خصلتیں ہیں وہ آزمائش کے وقت سب لوگوں سے زیادہ برد بار ہیں اور مصیبت کے بعد سب لوگوں کی نسبت جلد اس سے سنبھلتے ہیں اور پیچھے ہٹنے کے بعد سب لوگوں کی نسبت جلد دوبارہ حملہ کرتے ہیں اور مسکینوں یتیموں اور کمزوروں کے لیے سب لوگوں کی نسبت بہتر ہیں اور پانچویں خصلت بہت اچھی اور خوبصورت ہے وہ سب لوگوں سے بڑھ کر بادشاہوں کے ظلم کو روکنے والے ہیں۔''

15974......عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ:أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ ، فَقَالَ: ((اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِي ، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ المَقْدِسِ ، ثُمَّ مُوْتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الغَنَمِ ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ المَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ، ثُمَّ فِتْنَةٌ لاَ يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ العَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الأَصْفَرِ ، فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً ، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا))

صحيح البخاري:3176

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، جب کہ آپ چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے چھ نشانیاں (ہوں گی انھیں) شمار کرلو: ایک تو میری وفات، دوسری فتح بیت المقدس، تیسری وبا تم میں اس طرح پھیلے گی جیسے بکریوں کی بیماری قعاص پھیلتی ہے۔ چوتھی مال کی اس قدر فراوانی کہ اگر کسی کو سو اشرفیاں دی جائیں گی تو بھی خوش نہیں ہوگا۔ پانچویں ایک فتنہ جس سے عرب کا کوئی گھر نہیں بچے گا۔ چھٹی نشانی وہ صلح جو تمہارے اور رومیوں کے درمیان ہو گی۔ وہ بے وفائی کریں گے اور اسی جھنڈے کو لے کر تم سے لڑنے آئیں گے اور ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار فوج ہوگی۔''

شرح الحدیث:...... حدیث میں بنو الاصفر سے مراد روم ہے، (غاية) سے مراد جھنڈا ہے۔

15975...... عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي غَزْوَةٍ، قَالَ: فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ، عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوفِ، فَوَافَقُوهُ عِنْدَ أَكَمَةٍ، فَإِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ، قَالَ: فَقَالَتْ لِي نَفْسِي: ائْتِهِمْ فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُونَهُ، قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ: لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ، فَأَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ، قَالَ: فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ، أَعُدُّهُنَّ فِي يَدِي، قَالَ: تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ قَالَ: فَقَالَ نَافِعٌ: يَا جَابِرُ، لَا نَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ، حَتَّى تُفْتَحَ الرُّومُ))

صحيح: رواه مسلم: (2900).

سیدنا نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: ہم ایک جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگ مغرب کی طرف سے آئے جو اون

کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ سے ایک ٹیلے کے پاس آ کر ملے۔ وہ لوگ کھڑے تھے اور آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ میرے دل نے کہا کہ تو چل اور ان لوگوں اور آپ ﷺ کے درمیان میں جا کر کھڑا ہو، ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ فریب سے آپ ﷺ کو شہید کر ڈالیں۔ پھر میرے دل نے کہا کہ شاید آپ ﷺ چپکے سے کچھ باتیں ان سے کرتے ہوں (اور میرا جانا آپ کو ناگوار گزرے)۔ پھر میں گیا اور ان لوگوں کے اور آپ ﷺ کے درمیان میں کھڑا ہو گیا۔ پس میں نے اس وقت آپ ﷺ سے چار باتیں یاد کیں، جن کو میں اپنے ہاتھ پر گنتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم پہلے تو عرب کے جزیرہ میں (کافروں سے) جہاد کرو گے، اللہ تعالیٰ اس کو فتح کر دے گا۔ پھر فارس (ایران) سے جہاد کرو گے، اللہ تعالیٰ اس پر بھی فتح کر دے گا، پھر نصاریٰ سے لڑو گے روم والوں سے، اللہ تعالیٰ روم کو بھی فتح کر دے گا۔ پھر دجال سے لڑو گے اور اللہ تعالیٰ اس کو بھی فتح کر دے گا۔ نافع نے کہا کہ اے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ! ہم سمجھتے ہیں کہ دجال روم فتح ہونے کے بعد ہی نکلے گا۔

15976...... عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيرَى إِلَّا: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَاءَتِ السَّاعَةُ، قَالَ: فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ: إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ، حَتَّى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ، ثُمَّ قَالَ: بِيَدِهِ هَكَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّأْمِ، فَقَالَ: عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ، قُلْتُ: الرُّومَ تَعْنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيدَةٌ، فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ، لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ، لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُونَ

حَتَّى يُمْسُوا، فَيَفِيءُ هؤُلاءِ وَهؤُلاءِ، كُلٌّ غيرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ، نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَيَجعلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ، فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً ،إِمَّا قَالَ لَا يُرَى مِثْلُهَا، وَإِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُها ،حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ، فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّى يَخِرَّ مَيْتًا، فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ، كَانُوا مِائَةً، فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ، فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ؟ أَوْ أَيُّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ، هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ، فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ، إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ، فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ، وَيُقْبِلُونَ، فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ، وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ، هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ))

صحيح: رواه مسلم : (2899).

سیدنا یُسیَر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: ایک مرتبہ کوفہ میں سرخ آندھی آئی تو ایک شخص آیا اس کا تکیہ کلام ہی یہ تھا۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قیامت آ گئی ہے۔ وہ (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ٹیک لگائے ہوئے تھے (یہ بات سنتے ہی) اٹھ کر بیٹھ گئے، پھر کہنے لگے: قیامت نہیں آئے گی۔ یہاں تک کہ نہ میراث کی تقسیم ہو گی، نہ غنیمت حاصل ہونے کی خوشی، پھر انھوں نے اس طرح ہاتھ سے اشارہ کیا اور اس کا رخ شام کی طرف کیا اور کہا: دشمن (غیر مسلم) اہل اسلام کے خلاف اکٹھے ہو جائیں گے اور اہل اسلام ان کے (مقابلے کے) لیے اکٹھے ہو جائیں گے۔ میں نے کہا: آپ کی مراد رومیوں (عیسائیوں) سے ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں پھر کہا: تمھاری اس جنگ کے زمانے میں بہت زیادہ پلٹ پلٹ کر حملے ہوں گے۔ مسلمان موت کی شرط قبول کرنے والے دستے آگے بھیجیں گے کہ وہ غلبہ حاصل کیے بغیر واپس نہیں ہوں گے، (وہیں اپنی جانیں دے دیں گے۔) پھر وہ سب جنگ

کریں گے۔حتیٰ کہ رات درمیان میں حائل ہو جائے گی۔ یہ لوگ بھی واپس ہو جائیں گے اور وہ بھی۔دونوں (میں سے کسی) کو غلبہ حاصل نہیں ہو گا۔اور (موت کی) شرط پر جانے والے سب ختم ہو جائیں گے۔ پھر مسلمان موت کی شرط پر (جانے والے دوسرے) دستے کو آگے کریں گے کہ وہ غالب آئے بغیر واپس نہیں آئیں گے پھر (دونوں فریق) جنگ کریں گے۔ یہاں تک کہ ان کے درمیان رات حائل ہو جائے گی۔ یہ بھی واپس ہو جائیں اور وہ بھی کوئی بھی غالب نہیں (آیا) ہو گا اور موت کی شرط پر جانے والے ختم ہو جائیں گے۔ پھر مسلمان موت کے طلبگاروں کا دستہ آگے کریں گے۔اور شام تک جنگ کریں گے، پھر یہ بھی واپس ہو جائیں گے اور وہ بھی کوئی بھی غالب نہیں (آیا) ہو گا اور موت کے طلبگار ختم ہو جائیں گے۔ جب چوتھا دن ہو گا تو باقی تمام اہل اسلام ان کے خلاف اٹھیں گے، اللہ تعالیٰ (جنگ کے) چکر کوان (کافروں) کے خلاف کر دے گا ۔وہ سخت خونریز جنگ کریں گے۔انھوں نے یا تو یہ الفاظ کہے۔اس کی مثال نہیں دیکھی جائے گی۔ یہاں تک کہ پرندہ ان کے پہلوؤں سے گزرے گا وہ ان سے جونہی گزریگا مر جائے گا۔(ہوا بھی اتنی زہریلی ہو جائے گی۔) ایک باپ کی اولاد اپنی گنتی کرے گی، جو سو تھے،تو ان میں سے ایک کے سوا کوئی نہ بچا ہو گا۔(اب) وہ کس غنیمت پر خوش ہوں گے۔اور کیسا ورثہ (کن وارثوں میں) تقسیم کریں گے۔ وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ ایک (نئی) مصیبت کے بارے میں سنیں گے۔ جو اس سے بھی بڑی ہوگی۔ان تک یہ زوردار پکار پہنچے گی۔ کہ دجال ان کے پیچھے ان کے بال بچوں تک پہنچ گیا ہے۔ان کے ہاتھوں میں جو ہوگا۔سب کچھ پھینک دیں گے اور تیزی سے آئیں گے اور دس جاسوس شہسوار آگے بھیجیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ان کے اور ان کے آباء کے نام اور ان کے گھوڑوں (سواریوں) کے رنگ تک پہچانتا ہوں۔وہ اسوقت روئے زمین پر بہترین شہسوار ہوں گے۔یا (فرمایا:) روئے زمین کے بہترین شہسواروں میں سے ہوں گے۔''

15977...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقٍ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ، مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَإِذَا تَصَافُّوا، قَالَتِ الرُّومُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ، فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: لَا، وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا، فَيُقَاتِلُونَهُمْ، فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا، وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ، أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ، وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ، لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ، قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ، إِذْ صَاحَ فِيهِمِ الشَّيْطَانُ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ، فَيَخْرُجُونَ، وَذَلِكَ بَاطِلٌ، فَإِذَا جَاءُوا الشَّأْمَ خَرَجَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ، يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ، إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّهُمْ، فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ، ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ، وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ، فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ))

صحيح: رواه مسلم: (2897).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہو گی، یہاں تک کہ رومی (عیسائی) اعماق (شام میں حلب اور انطاکیہ کے درمیان ایک پر فضا علاقہ جو دابق شہر سے متصل واقع ہے) یا دابق میں اتریں گے۔ان کے ساتھ مقابلے کے لیے (دمشق) شہر سے (یا مدینہ سے) اس وقت روئے زمین کے بہترین لوگوں کا ایک لشکر روانہ ہو گا جب وہ (دشمن کے سامنے) صف آراء ہوں گے تو رومی (عیسائی) کہیں گے تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنھوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنایا ہوا ہے ہم ان سے لڑیں گے تو مسلمان کہیں گے۔ اللہ کی قسم! نہیں ہم تمھارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے۔ چنانچہ وہ ان (عیسائیوں) سے جنگ کریں گے۔ان (مسلمانوں) میں سے ایک تہائی شکست تسلیم کر لیں گے، اللہ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں فرمائے گا اور ایک تہائی

قتل کر دیے جائیں گے۔وہ اللہ کے نزدیک افضل ترین شہداء ہوں گے اور ایک تہائی فتح حاصل کریں گے۔ وہ کبھی فتنے میں مبتلا نہیں ہوں گے۔(ہمیشہ ثابت قدم رہیں گے)اور قسطنطنیہ کو(دوبارہ) فتح کریں گے۔ (پھر) جب وہ غنیمت میں تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنے ہتھیار انھوں نے زیتون کے درختوں سے لٹکائے ہوئے ہوں گے تو شیطان ان کے درمیان چیخ کر اعلان کرے گا۔ مسیح (دجال) تمھارے پیچھے تمھارے گھر والوں تک پہنچ چکا ہے وہ نکل پڑیں گے، مگر یہ جھوٹ ہو گا۔جب وہ شام(دمشق) پہنچیں گے، تو وہ نمودار ہو جائے گا۔ اس دوران میں جب وہ جنگ کے لیے تیاری کر رہے ہوں گے۔ صفیں سیدھی کر رہے ہوں گے تو نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی۔اس وقت سیدنا عیسیٰ بن مریمؑ اتریں گے تو ان کا رخ کریں گے پھر جب اللہ کا دشمن (دجال) ان کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے، اگر وہ (سیدنا عیسیٰ علیہ السلام) اسے چھوڑ بھی دیں تو وہ پگھل کر ہلاک ہو جائے گا۔لیکن اللہ تعالیٰ اسے ان (سیدنا عیسیٰؑ) کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور لوگوں کو ان کے ہتھیار پر اس کا خون دکھائے گا۔“

15978...... عن ذی مخبر ابن أخی النجاشی أنه سمع رسول الله ﷺ يقول: ((تُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا، وَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِهِمْ، فَتَسْلَمُونَ وَتَغْنَمُونَ، ثُمَّ تَنْزِلُونَ بِمَرْجٍ ذِی تُلُولٍ، فَيَقُومُ رَجُلٌ مِنَ الرُّومِ، فَيَرْفَعُ الصَّلِيبَ، وَيَقُولُ: أَلَا غَلَبَ الصَّلِيبُ، فَيَقُومُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقْتُلُهُ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَتَكُونُ الْمَلَاحِمُ، فَيَجْتَمِعُونَ إِلَيْكُمْ، فَيَأْتُونَكُمْ فِی ثَمَانِينَ غَايَةً، مَعَ كُلِّ غَايَةٍ عَشْرَةُ آلَافٍ))

صحيح: رواه أبو داود (4292، 4293، 2767)، وابن ماجه: (4089)، وأحمد: (16826)، .

سیدنا ذو مخبر رضی اللہ عنہ، جو نجاشی کے بھتیجا تھے، انھوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”

تم لوگ رومیوں کے ساتھ واقعی امن والی صلح کرو گے، پھر تم ان کے ساتھ مل کر کسی اور دشمن سے لڑائی کرو گے اور تم سالم بھی رہو گے اور مالِ غنیمت بھی حاصل کرو گے۔ پھر تم ٹیلوں والی چراگاہ کے پاس پڑاؤ گے،، عیسائیوں میں ایک آدمی صلیب کو اٹھا کر کہے گا: صلیب غالب آ گئی ہے، ایک مسلمان اٹھے گا اور اس کی طرف جا کر اسے قتل کر دے گا، اس موقع پر رومی بد عہدی کر جائیں گے اور پھر گھمسان کی جنگیں لڑی جائیں گی، وہ جمع ہو کر (۰) جھنڈوں پر مشتمل لشکر کی صورت میں تمہاری طرف آئیں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے دس ہزار افراد ہوں گے۔"

شرح الحديث:...... ذو مجبر، کو ذو مخمر بھی کہا جاتا ہے، یہ حبشی ہیں اور نجاشی کے بھتیجے ہیں، یہ نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے شام میں اقامت اختیار کر لی تھی۔ (الإصابة: 2478)

15979...... عَنْ أَبِى الدَّرْدَاءِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ، إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ، مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ))

صحيح: رواه أبو داود (4298)، وأحمد (21725)۔

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنگ کے موقع پر مسلمانوں کا خیمہ (مرکز) دمشق نامی شہر کی جانب میں واقع مقام غوطہ ہو گا اور دمشق شام کے بہترین شہروں میں سے ہو گا۔"

شرح الحديث:...... اس حدیث میں کلمہ "فسطاط" حرفِ فا پر پیش کے ساتھ پڑھا جائے گا، یہ ایک شہر تھا جس میں لوگ جمع ہوتے تھے، اسی طرح "غوطه" یہ دمشق کے قریب ایک شہر تھا۔

34......باب لا تقوم الساعة حتى تفتح القسطنطنية و ذلك بعد قتال الروم وقبل خروج الدجال

قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ قسطنطنیہ فتح ہوگا، اور یہ دجال کے نکلنے سے پہلے اور روم کی جنگ کے بعد ہوگا

15980...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ؟ قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ، فَإِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا، فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ، قَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا۔ قَالَ ثَوْرٌ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ يَقُولُوا الثَّانِيَةَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ، ثُمَّ يَقُولُوا الثَّالِثَةَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، فَيُفَرَّجُ لَهُمْ، فَيَدْخُلُوهَا فَيَغْنَمُوا، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ، إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ، فَقَالَ: إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ، فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ))

صحيح: رواه مسلم :(2920)۔ وروى الترمذي (2239)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم نے ایسے شہر کے بارے میں سنا ہے جس کی ایک جانب خشکی میں ہے اور دوسری جانب سمندر میں ہے؟ انھوں (صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کی، جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس کے خلاف بنو اسحاق میں سے ستر ہزار لوگ جہاد کریں گے، وہاں پہنچ کر وہ اتریں گے تو ہتھیار اس سے جنگ کریں گے نہ تیر اندازی کریں گے، وہ کہیں گے، لاالٰہ الا اللہ واللہ اکبر، تو اس (شہر) کی ایک جانب گر جائے گی۔ مشہور تابعی ثور رحمہ اللہ نے کہا: میں ہی جانتا ہوں کہ انھوں (سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے وہی (کنارہ) کیا

(آپ ﷺ نے فرمایا: جو سمندر میں ہے، پھر وہ دوسری بار لاالٰه الا الله والله اکبر کہیں گے تو اس (شہر) کا دوسرا کنارا بھی گر جائے گا، پھر وہ تیسری بار لاالٰه الا الله والله اکبر کہیں گے تو ان کے لیے راستہ کھل جائے گا اور وہ اس (شہر) میں داخل ہو جائیں گے اور غنیمتیں حاصل کریں گے۔ جب وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے تو ایک چیختی ہوئی آواز آئے گی جو کہے گی: دجال نمودار ہو گیا۔ چنانچہ وہ (مسلمان) ہر چیز چھوڑ دیں گے اور واپس پلٹ پڑیں گے۔"

شرح الحدیث:...... سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے بسند صحیح ثابت ہے کہ انھوں نے کہا: قسطنطنیہ کی فتح قیامت قائم کے ساتھ ہوگی، یعنی یکے بعد دیگرے واقع ہوں گے۔

15981...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقٍ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ، مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَإِذَا تَصَافُّوا، قَالَتِ الرُّومُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ، فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: لَا، وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا، فَيُقَاتِلُونَهُمْ، فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا، وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ، أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ، وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ، لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ، قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ، إِذْ صَاحَ فِيهِمِ الشَّيْطَانُ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ، فَيَخْرُجُونَ، وَذَلِكَ بَاطِلٌ، فَإِذَا جَاءُوا الشَّأْمَ خَرَجَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ، يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ، إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّهُمْ، فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ، ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ، وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ، فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ))

صحيح: رواه مسلم (2897).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہو گی ، یہاں تک کہ رومی (عیسائی) اعماق (شام میں حلب اور انطاکیہ کے درمیان ایک پر فضا علاقہ جو دابق شہر سے متصل واقع ہے) یا دابق میں اتریں گے۔ان کے ساتھ مقابلے کے لیے (دمشق) شہر سے (یا مدینہ سے) اس وقت روئے زمین کے بہترین لوگوں کا ایک لشکر روانہ ہو گا جب وہ (دشمن کے سامنے) صف آراء ہوں گے تو رومی (عیسائی) کہیں گے تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنھوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنایا ہوا ہے ہم ان سے لڑیں گے تو مسلمان کہیں گے: اللہ کی قسم! نہیں، ہم تمھارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے۔ چنانچہ وہ ان (عیسائیوں) سے جنگ کریں گے۔ان (مسلمانوں) میں سے ایک تہائی شکست تسلیم کر لیں گے۔ اللہ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں فرمائے گا اور ایک تہائی قتل کر دیے جائیں گے۔وہ اللہ کے نزدیک افضل ترین شہداء ہوں گے اور ایک تہائی فتح حاصل کریں گے ۔وہ کبھی فتنے میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ (ہمیشہ ثابت قدم رہیں گے) اور قسطنطنیہ کو (دوبارہ) فتح کریں گے ۔ (پھر) جب وہ غنیمتیں تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنے ہتھیار انھوں نے زیتون کے درختوں سے لٹکائے ہوئے ہوں گے تو شیطان ان کے درمیان چیخ کر اعلان کرے گا۔ مسیح (دجال) تمھارے پیچھے تمھارے گھر والوں تک پہنچ چکا ہے وہ نکل پڑیں گے مگر یہ جھوٹ ہو گا۔ جب وہ شام (دمشق) پہنچیں گے۔تو وہ نمودار ہو جائے گا۔اس دوران میں جب وہ جنگ کے لیے تیاری کر رہے ہوں گے۔ صفیں سیدھی کر رہے ہوں گے تو نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی اس وقت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے تو ان کا رخ کریں گے، پھر جب اللہ کا دشمن (دجال) ان کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے، اگر وہ (سیدنا عیسیٰ علیہ السلام) اسے چھوڑ بھی دیں تو وہ پگھل کر ہلاک ہو جائے گا، لیکن اللہ تعالیٰ اسے ان (سیدنا عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور لوگوں کو ان کے ہتھیار پر اس کا خون دکھائے گا۔

35...... باب لا تقوم الساعة حتى يقاتل المسلمونَ اليهودَ فيقتلهم المسلمون

قیامت قائم نہیں جب تک مسلمان یہودیوں سے قتال کر کے انھیں قتل نہیں کر دیتے

15982...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ، فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْتَبِءَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ، فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ، إِلَّا الْغَرْقَدَ، فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ))

متفق عليه: رواه مسلم (2922) والبخاري: (2926)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں کے خلاف جنگ لڑیں گے اور مسلمان ان کو قتل کریں گے حتیٰ کہ یہودی درخت یا پتھر کے پیچھے پیچھے گا اور پتھر یا درخت کہے گا: اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! میرے پیچھے یہ ایک یہودی ہے، آگے بڑھ اور اس کو قتل کر دے، سوائے غرقد کے درخت کے (وہ نہیں کہے گا) کیونکہ وہ یہود کا درخت ہے۔''

15983...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ يَقُولُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي، فَاقْتُلْهُ))

متفق عليه: رواه البخاري (3593)، ومسلم: (2921: 81)۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم سے یہودی جنگ کریں گے اور تم اس جنگ میں ان پر غالب آ جاؤ گے یہاں تک کہ پتھر بول کر کہے گا: اے مسلمان! یہ یہودی میری آڑ میں چھپا ہوا ہے، آؤ!

اور اسے قتل کرو۔"

36...... باب لا تقوم الساعة حتى يمطر الناس مطرا عاما ولا تنبت الأرض شيئا

قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ بارش نہیں دیے جاتے لیکن زمین کوئی چیز نہیں اگائے گی

15984...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمْطَرُوا، وَلَكِنِ السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا، وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا))

صحيح: رواه مسلم: (2904)۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قحط یہ نہیں ہے کہ تم پر بارش نہ ہو بلکہ قحط یہ ہے کہ بارش ہو، پھر بارش ہو لیکن زمین کوئی چیز نہ اُگائے۔"

15985...... عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُمْطِرَ السَّمَاءُ، وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ، وَحَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ، وَحَتَّى إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَمُرُّ بِالنَّعْلِ فَتَنْظُرُ إِلَيْهَا، فَتَقُولُ: لَقَدْ كَانَ لِهٰذِهِ مَرَّةً رَجُلٌ))

صحيح: رواه أحمد: (14047)، وأبو يعلى: (3527)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم باتیں کیا کرتے تھے کہ قیامت نہیں آئے گی حتی کہ آسمان برسائے گا لیکن زمین کوئی چیز نہیں اگائے گی۔ حتی کہ قیامت کے قریب پچاس عورتوں کا ایک ہی کفیل ہو گا۔ یہاں تک کہ ایک عورت کسی جوتے کے پاس سے گزرے گی اور اسے دیکھ کر کہے گی: کاش اس کا بھی کوئی ایک مرد ہوتا (کفالت کرنیوالا)۔"

37...... باب كثرة الصواعق عند اقتراب الساعة

قیامت کے قریب بے ہوشیاں کثرت سے ہوں گے

15986...... عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَکْثُرُ الصَّوَاعِقُ عِنْدَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ، حَتَّی یَأْتِیَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَیَقُولَ: مَنْ صَعِقَ قِبَلَکُمُ الْغَدَاةَ؟ فَیَقُولُونَ: صَعِقَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ))

صحيح: رواه أحمد (11620)، وصحّحه الحاكم: (4/444)۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے قریب بے ہوشیاں بہت زیادہ ہوں گی، یہاں تک کہ ایک آدمی لوگوں کے پاس آکر پوچھے گا: آج صبح تم میں سے کون کون بے ہوش ہوا ہے؟ وہ بتائیں گے کہ فلاں فلاں بیہوش ہوئے ہیں۔''

38......باب لاتقوم الساعة حتى تكثر الزلزال

قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک زلزلے بہت زیادہ نہیں ہوجاتے

15987...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّی یُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَتَکْثُرَ الزَّلَازِلُ، وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَیَکْثُرَ الْهَرْجُ، وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ، حَتَّی یَکْثُرَ فِیکُمُ الْمَالُ فَیَفِیضَ))

39......باب يكون فى هذه الأمة خسف وقذف ومسخ قبل قيام الساعة

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہو گی حتی کہ علم اٹھا لیا جائے گا، زلزلے بکثرت آئیں گے، وقت کم ہوتا جائے گا، فتنوں کا ظہور ہو گا اور قتل و غارت عام ہو گی، یہاں تک کہ تمہارے ہاں مال و دولت کی بہتات ہو گی، یعنی وہ عام ہو جائے گا۔''

یہ باب ہے کہ قیامت سے پہلے اس امت میں دھنسنے، صورتیں بگڑنے اور پتھر برسیں گے

15988...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لا تقوم الساعة حتى يَكُونَ فِي أُمَّتِي خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ))

حسن: رواه ابن حبان : (6759)۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ میری اُمت میں زمین میں دھنسنے، صورتیں بگڑنے اور پتھر برسنے کے واقعات ہوں گے۔''

15989...... عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجلاً اتیٰ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: إِنَّ فُلانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلامَ ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ ، فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ فَلا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلامَ ؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَكُونُ فِي أُمَّتِي أَنَّ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ أَوْ مَسْخٌ أَوْ قَذْفٌ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ))

حسن: رواه الترمذی: (2152)، وابن ماجه: (4061)۔

امام نافع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا: فلاں شخص نے آپ کو سلام عرض کیا ہے، اس سے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے خبر ملی ہے کہ اس نے دین میں نیا عقیدہ (بدعت) ایجاد کیا ہے، اگر اس نے دین میں نیا عقیدہ ایجاد کیا ہے تو اسے میرا سلام نہ پہنچانا، اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: بے شک میری اس امت میں تقدیر کا انکار کرنے والوں پر خسف، مسخ یا قذف کا عذاب ہوگا۔''

شرح الحدیث:...... اس حدیث میں '' وذلك في أهل القدر '' یہ الفاظ اس باب کی دیگر احادیث میں نہیں آئے، شاید یہ الفاظ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہوں۔ یہ الفاظ سخت ڈانٹتے ہوئے ارشاد فرمائے کہ قدریہ اور ان کی طرح دیگر لوگ جو سیدھی راہ سے منحرف ہیں، اسی سبب سے ایسے لوگوں پر عذاب حلال ہو جاتا ہے۔

15990...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَسْخٌ وَخَسْفٌ وَقَذْفٌ))

حسن: رواه ابن ماجه: (4059)، والبزار (1457)۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے (انسانوں کی) صورتیں بدلیں گی، وہ زمین میں دھنسیں گے اوران پر پتھر برسیں گے۔''

15991...... عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا ظَهَرَ الْخَبَثُ))

حسن: رواه الترمذي: (2185)، وأبو يعلى: (4693)، وابنُ أبي الدنيا في ذمّ الملاهي:(4)۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس امت کے آخری عہد میں یہ واقعات ظاہر ہوں گے زمین کا دھنسنا، صورت تبدیل ہونا اورآسمان سے پتھر برسنا۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک کردے جائیں گے حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:: ہاں، جب فسق وفجور عام ہوجائے گا۔''

40...... باب الخسف بالجيش الذي يؤم البيت

ایسے لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا جو بیت اللہ کا قصد کرے گا

15992...... عَنْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ـ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ، وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ ؟ قَالَ: يُخْسَفُ

بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ))

متفق عليه: رواه البخاري: (2118) ومسلم: (2884)۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک لشکر خانہ کعبہ پر چڑھائی کرے گا۔ جب وہ بیداء کے مقام پر پہنچے گا تو اول سے آخر تک تمام لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول اللہ! کیسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا؟ جب کہ ان میں دوکاندار بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی جن کا لشکر سے کوئی تعلق نہیں ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اول سے آخر تک سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، پھر انھیں اپنی اپنی نیتوں کے مطابق (قبروں سے) اٹھایا جائے گا۔''

15993...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنْ صَفْوَانَ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّها سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ، يَغْزُونَهُ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوْسَطِهِمْ، وَيُنَادِي أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ، ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ، فَلَا يَبْقَى إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ))

فَقَالَ رَجُلٌ: أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ، وَأَشْهَدُ عَلَى حَفْصَةَ أَنَّها لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))

صحیح: رواه مسلم: (2883: 6)۔

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ایک لشکر (اللہ کے) اس گھر کے خلاف جنگ کرنے کے لئے اس کا رخ کرے گا، یہاں تک کہ جب وہ زمین کے چٹیل حصے میں ہوں گے تو ان کے درمیان والے حصے کو (زمین میں) دھنسا دیا جائے گا ان میں سے ایک علیحدہ رہ جانے والے شخص کے سوا، جو ان کے بارے میں خبر دے گا اور کوئی (زندہ) باقی نہیں بچے گا۔'' تو ایک شخص نے (ان کی بات سن کر) کہا: میں تمہارے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ نہیں باندھا اور

میں (یہ بھی) گواہی دیتا ہوں کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں جھوٹ نہیں کہا۔"

15994...... عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((سَيَعُوذُ بِهَذَا الْبَيْتِ يَعْنِى الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ، يُبْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ))

صحيح: رواه مسلم :(2883: 7)۔

ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک قوم اس گھر یعنی کعبہ میں پناہ لے گی، ان کے پاس نہ اپنا دفاع کرنے کے لیے کوئی ذریعہ ہوگا، نہ عددی قوت ہوگی اور نہ سامان جنگ ہی ہوگا، ان کی طرف ایک لشکر روانہ کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ (لشکر کے) لوگ زمین کے ایک چٹیل حصے میں ہوں گے تو ان کو (زمین میں) دھنسا دیا جائے گا۔"

15995...... عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ ، قَالَ: دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا ، عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِ، وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ ، فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ ، وَلَكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّتِهِ۔))

وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ

صحيح: رواه مسلم (2882)۔

عبداللہ بن قبطیہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حارث بن ابی ربیعہ، عبداللہ بن صفوان اور

میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ ہم ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان دونوں نے اُن سے اس لشکر کے متعلق سوال کیا جس کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما (کی خلافت) کا زمانہ تھا۔ (ام المومنین رضی اللہ عنہا نے) نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ایک پناہ لینے والا بیت اللہ میں پناہ لے گا، اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ لوگ زمین کے بنجر ہموار حصے میں ہوں گے تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! جو مجبور ان کے ساتھ (شامل) ہوگا اس کا کیا بنے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بھی ان کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا البتہ قیامت کے دن اس کو اس کی نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

اور ابوجعفر نے کہا: یہ مدینہ (کے قریب) کا چٹیل حصہ ہوگا (جہاں ان کو دھنسایا جائے گا۔"

15996...... عَنْ بُقَيْرَة امْرأَةَ الْقَعْقَاعِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ: ((إِذَا سَمِعْتُمْ بِجَيْشٍ قَدْ خُسِفَ بِهِ قَرِيبًا فَقَدْأَظَلَّتِ السَّاعَةُ))

حسن: رواه الحميدي: (351)، وأحمد: (27129) ك۔

قعقاع بن ابوحدرد اسلمی کی بیوی بقیرہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "لوگو! جب تم قریب ہی کسی آدمی کے دھنسنے کے بارے میں سنو تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ گویا) قیامت سایہ فگن ہو چکی ہے۔"

15997...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَنْتَهِي الْبُعُوثُ عَنْ غَزْوِ هَذَا الْبَيْتِ حَتَّى يُخْسَفَ بِجَيْشٍ مِنْهُمْ))

صحيح: رواه النسائي: (2878)، وصحّحه الحاكم: (4/430)۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لشکر بیت اللہ پر حملہ کرنے سے باز نہیں آئیں گے، حتیٰ کہ ان میں سے ایک لشکر کو دھنسا دیا جائے گا۔"

15998......عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيُحجنَّ الْبيْتُ وَلَيُعْتَمَرنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ، وَمَأْجُوجَ))

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یاجوج ماجوج کے خروج کے بعد بھی خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ ہوتا رہے گا۔''

41...... باب لا تقوم الساعة حتى لا يحج البيت وذلك فى آخر الزمان بعد زمان عيسى عليه السلام

قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک آخر زمان میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بعد بیت اللہ کا حج نہیں کیا جائے گا۔

15999...... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُحَجَّ الْبَيْتُ))

صحيح: رواه البخاري: (1593)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک بیت اللہ کا حج بند نہ ہو جائے۔''

شرح الحديث:...... اس حدیث میں اور مذکورہ بالا حدیث میں کوئی تعارض نہیں، کیونکہ قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی حتی کہ ایک بھی ایسا شخص نہیں ہوگا جو اللہ اللہ (توحید پرست ہو) کہنے والا ہو۔

قرب قیامت بیت اللہ کا حج اور عمرہ نہیں ہوگا۔ اس سے پہلے پہلے حج وعمرہ ہوتا رہے گا، یہاں تک کہ یاجوج و ماجوج کے خروج کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ کیوں کہ ان کا نکلنا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوگا۔ پھر اللہ انھیں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کی برکت سے ہلاک کر دیں گے۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی حدیث مروی ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں مسلمان کثرت سے ہوں گے۔

16000...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا، أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا))

صحيح: رواه مسلم: (1252)۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات اقدس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ابن مریم علیہ السلام (زمین پر دوبارہ آنے کے بعد) فج روحاء (کے مقام) سے حج کا یا عمرے کا یا دونوں کا نام لیتے ہوئے تلبیہ پکاریں گے۔''

باب ما جآء فی هدم الكعبة فی آخر الزمان

یہ باب ہے کہ آخر زمانہ میں بیت اللہ کو منہدم کر دیا جائے گا

16001...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ))

متفق عليه: رواه البخاری :(1591)، ومسلم :(2909)۔

سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کعبہ کو باریک پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے (ڈھائے) گا۔''

16002...... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا))

صحيح: رواه البخاری: (1595)۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''گویا میں چھوٹے قدم والے سیاہ فام شخص کو دیکھ رہا ہوں، جو کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا۔''

شرح الحديث:......اس حدیث میں أفحج کا کلمہ فحج سے مشتق ہے، جو کہ دو

پنڈلیوں کے درمیانی فاصلہ کو کہتے ہیں۔ اس حدیث میں دوسرا کلمہ ''یقلعھا'' ہے یعنی وہ بیت اللہ کو ڈھائے گا، جیسا مسند احمد میں مذکور ہے۔ حدیث: (2010)

16003 ...... عَنِ أَبِى هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يُبَايَعُ لِرَجُلٍ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ، وَالْمَقَامِ، وَلَنْ يَسْتَحِلَّ الْبَيْتَ إِلَّا أَهْلُهُ، فَإِذَا اسْتَحَلُّوهُ فَلَا تَسْأَلْ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ، ثُمَّ تَأْتِي الْحَبَشَةُ فَيُخَرِّبُونَهُ خَرَابًا لَا يَعْمُرُ بَعْدَهُ أَبَدًا، وَهُمُ الَّذِينَ يَسْتَخْرِجُونَ كَنْزَهُ))

صحيح: رواه أحمد: (7910)، وصحّحه ابن حبان: (6827)، والحاكم: (4/ 452، 453)۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک آدمی کی حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور بیت اللہ کی حرمتوں کو پامال کرنے والے اہل بیت اللہ ہی ہوں گے۔ جب وہ بیت اللہ کی حرمتوں کو پامال کریں گے، تو پھر عربوں کی ہلاکت و بربادی عروج پر ہوگی، پھر حبشی آ کر اسے ویران کر دیں گے، پھر بیت اللہ کو آباد نہیں کیا جائے گا، یہی لوگ کعبہ کے خزانے نکالیں گے۔''

16004 ...... عَنْ ابنِ عُمَرَ مَرْفُوعاً: ((اسْتَمْتِعُوا مِنْ هَذَا الْبَيْتِ فَإِنَّه قَدْ هُدِمَ مَرَّتَيْنِ وَيُرْفَعُ فِى الثَّالِثَةِ))

صحيح: رواه البزار: (6157)، وابن خزيمة: (2506)، وابن حبان: (6753)، والحاكم :(441/1)۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعا مروی ہے کہ اس گھر سے فائدہ اٹھاؤ، کیوں کہ یہ دو مرتبہ گرایا جا چکا ہے اور تیسری مرتبہ اس کو اٹھا لیا جائے گا۔''

16005 ...... عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: ((كيف أنتم إذامَرِجَ الدِّينُ، و ظهرتِ الرغبةُ، و اختلفتِ الإخوانُ، و حُرِقَ البيتُ العتيقُ ؟

وزاد فی روایة: ((وسُفِكَ الدمُ، و ظهرتِ الزينةُ، و شُرِّفَ البنيانُ))

حسن: رواه أحمد: (26829)، وابن أبی شيبة :(38380) ومن طريقه الطبرانی فی الكبير: (24/26).

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا: ”جب دین میں کھوٹ پیدا ہو گی تو تمہارا کیا حال ہوگا؟ خواہشات ظاہر ہوں گی، بھائیوں میں اختلاف ہوا، اور پرانا گھر (بیت اللہ) جل جائے گا۔“

”اور انہوں نے ایک روایت میں مزید کہا: جب خون بہایا گیا، زیب و زینت ظاہر ہوگی، اور عمارتوں کو عزت دی جائے گی۔“

43 ...... باب ما يتمناه المرء من شدة البلاء فی آخر الزمان

آخر زمانہ میں مصائب و مشکلات کی شدت کی وجہ سے آدمی جو تمنا کرے گا، اس کے بارے باب ہے

16006...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولَ: يَا لَيْتَنِی كُنْتُ مَكَانَكَ۔))

متفق عليه: رواه مالك فی الجنائز: (53) والبخاری :(7115)، ومسلم : (53:157).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ ایک شخص دوسرے کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا: کاش! اس کی جگہ میں ہوتا۔“

16007...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ، لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ، وَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِی كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ، وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ، إِلَّا الْبَلَاءُ))

صحیح: رواہ مسلم: (157: 54)۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ (یہ نوبت آ جائے گی کہ) آدمی کسی قبر کے پاس سے گزرے گا تو اس پر گر پڑے گا اور کہے گا: کاش! میں اس قبر والے کی جگہ (مر کر دفن ہو چکا) ہوتا۔ وہ دین (کے بارے میں پیش آنے والی مشکلات) کی وجہ سے ایسے نہیں کرے گا بلکہ (دنیوی) مشکلات کی وجہ سے کرے گا۔''

16008 ...... عَنْ حُذَيْفَةَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي زَمَانٌ يَتَمَنَّوْنَ فِيهِ الدَّجَّالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، مِمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: مِمَّا يَلْقُونَ مِنَ الْضَنَاءِ اوِالْعَنَاءِ))

حسن: رواہ الطبرانی فی الاوسط: 4301

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت پر ایسا (کٹھن) زمانہ آئے گا کہ لوگ دجال کی تمنا کریں گے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، ایسے کیوں ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مشقت یا بیماری میں پڑنے کی وجہ سے (ایسی خواہش کرنے لگیں گے)۔ (لوگ برائی میں غرق ہوں گے اور نیک عمل کرنا مشکل ہوگا)۔''

44 ...... باب إن الله يبعث في آخر الزمان ريحا تقبض روح كل مسلم، فيبقى شرار الناس وعليهم تقوم الساعة

اللہ تعالیٰ آخری زمانہ میں ایک ہوا بھیجے گا جو ہر مسلمان کی روح کو قبض کر لے گی، باقی صرف بدترین لوگ رہ جائیں، جن پر قیامت قائم ہوگی

16009 ...... عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، عن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيْثِ الدَّجَّالَ الطويل: ((فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا

طَيِّبَةً، فَتَأْخُذُهُمْ تَحتَ آبَاطِهِمْ، فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ، يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ))

صحيح: رواه مسلم: (2937).

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ایک لمبی حدیث میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''اسی دوران اللہ تعالیٰ ایک عمدہ ہوا بھیجے گا، وہ لوگوں کو ان کی بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی۔اور ہر مومن اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے وہ وہ گدھوں کی طرح (برسرعام) آپس میں اختلاط کریں ،گے اور انھی پر قیامت قائم ہوگی۔''

16010...... عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ شُمَاسَةَ الْمَهْرِيُّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ الْخَلْقِ؛ هُمْ شَرٌّ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ، لَا يَدْعُونَ اللهَ بِشَيْءٍ إِلَّا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةُ: يَا عُقْبَةُ، اسْمَعْ مَا يَقُولُ عَبْدُ اللهِ، فَقَالَ عُقْبَةُ: هُوَ أَعْلَمُ، وَأَمَّا أَنَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى أَمْرِ اللهِ، قَاهِرِينَ لِعَدُوِّهِمْ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ۔ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَجَلْ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ رِيحًا كَرِيحِ الْمِسْكِ مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيرِ، فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَّا قَبَضَتْهُ، ثُمَّ يَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ، عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ))

صحيح: رواه مسلم: (1924).

عبدالرحمٰن بن شماسہ مہری رحمہ اللہ نے کہا: میں مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور ان کے پاس

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بھی بیٹھے تھے، سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: قیامت بدترین مخلوق کے سوا دوسروں پر قائم نہ ہوگی، یہ لوگ زمانہ جاہلیت کے لوگوں سے بھی بدتر ہوں گے، وہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کی بھی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ اس کو رد کر دے گا۔ وہ انہی باتوں میں مشغول تھے کہ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ مسلمہؒ نے کہا: عقبہ! سنیے، عبداللہ کیا بیان کر رہے ہیں۔ سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ زیادہ جاننے والے ہیں، میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے: میری امت کے ایک گروہ کے لوگ مسلسل اللہ کے حکم پر لڑتے رہیں گے اور اپنے دشمنوں کو دباتے رہیں گے اور ان کی مخالفت کرنے والے انہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی اور وہ اسی حالت پر ہوں گے۔" سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بالکل صحیح، پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہوا بھیجے گا جس کی خوشبو کستوری کی خوشبو کی طرح (خوشبودار) اور اس کا لمس (چھونا) ریشم کی طرح ہوگا، وہ کسی انسان کو، جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہوگا، نہیں چھوڑے گی، اس (کی روح) کو قبض کر لے گی، پھر بدترین لوگ رہ جائیں گے اور انہی پر قیامت قائم ہوگی۔

16011...... عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ﴾، أَنَّ ذَلِكَ تَامًّا. قَالَ: إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَفَّى كُلَّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَيَبْقَى مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ، فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ))

صحيح: رواه مسلم: (2907).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات اور دن اس وقت تک ختم نہ ہوں گے جب تک لات اور عزیٰ

(جاہلیت کے بت) پھر نہ پوجے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں تو سمجھتی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اس کو سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک لوگ برا مانیں کہ یہ وعدہ پورا ہونے والا ہے (اور اسلام کے سوا اور کوئی دین غالب نہ رہے گا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا، ایسا ہی ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا کہ جس سے ہر مومن مر جائے گا، یہاں تک کہ ہر وہ شخص بھی جس کے دل میں دانے کے برابر بھی ایمان ہے اور وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں بھلائی نہیں ہوگی۔ پھر وہ لوگ اپنے (مشرک) باپ دادا کے دین پر لوٹ جائیں گے۔"

16012...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي ، فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ ـ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا ، أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا ـ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ، كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ ، فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ، ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ ، لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّأْمِ ، فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ ، حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ ـ))

صحيح: رواه مسلم: (2940).

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں دجال نمودار ہوگا اور چالیس مجھے یاد نہیں کہ چالیس دن (فرمائے) یا چالیس مہینے یا چالیس سال رہے گا تو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیج دیں گے۔ وہ اس طرح ہیں جیسے سیدنا عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ اسے ڈھونڈیں گے اور اسے ہلاک کر دیں گے پھر لوگ سات سال تک اس حالت میں رہیں گے، کہ کوئی سے دو آدمیوں کے درمیان دشمنی تک نہ ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ

شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا چلائے گا تو روئے زمین پر ایک بھی ایسا آدمی نہیں رہے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی یا ایمان ہو گا۔ مگر وہ ہوا اس کی روح قبض کرے گی یہاں تک کہا اگر تم میں سے کوئی شخص پہاڑ کے جگر میں گھس جائے گا تو وہاں بھی وہ (ہوا) داخل ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ اس کی روح قبض کر لے گی۔"

16013...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ رِيحًا مِنَ الْيَمَنِ أَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيرِ، فَلَا تَدَعُ أَحَدًا فِی قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ، - أَوْ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ - مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ))

صحیح: رواه مسلم: (117: 185).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ یمن سے ایک ہوا بھیجے گا جو ریشم سے زیادہ نرم ہو گی اور کسی ایسے شخص کو نہ چھوڑے گی جس کے دل میں ایک دانے کے برابر ا۔ یا کہا ایک ذرے کے برابر بھی)۔ ایمان ہو گا، مگر اس کی روح قبض کر لے گی۔"

شرح الحدیث:...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: (إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ رِيحًا مِنَ الْيَمَنِ) اللہ تعالیٰ یمن سے ہوا بھیجتا ہے۔ جب کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی سابقہ حدیث میں یوں آیا ہے: (ثم يرسلُ اللّٰهُ ريحًا باردةً من قبل الشام) پھر اللہ تعالیٰ شام کی جانب سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا۔"

ان دونوں احادیث میں جمع وتطبیق کی کئی صورتیں ہیں: میرے نزدیک سب سے بہتر یہ ہے کہ یہ دونوں ہوائیں ریحان (ہوائیں) ثابت ہیں۔

(1) ...... ریح الیمن، یمن کی ہوا: یہ جزیرہ نما عرب اور اس کے آس پاس کے ممالک بشمول فارس، ترکستان اور ہندوستان کا احاطہ کرتی ہے۔ جیسا کہ افغانستان وغیرہ

(2)...... ریح الشام، شام کی ہوا: یہ شامی ممالک، یورپ اور اس کے بعد آباد سرزمین جیسے امریکہ سے دریافت ہونے والی چیزوں کا احاطہ کرتی ہے۔ اور آسٹریلیا اور دیگر

جزائر، کیونکہ شام رومی سلطنت کے ماتحت تھا۔

یہ بھی کہا گیا: یہ ہوا دو خطوں میں سے ایک سے شروع ہو کر دوسرے تک پہنچتی ہے۔

16015...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ))

صحيح: رواه مسلم : (2949).

سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی۔''

16015...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ، وَمَنْ يَتَّخِذُ الْقُبُورَ مَسَاجِدَ))

حسن: رواه أحمد :(3844)، وصحّحه ابن خزيمة: (789)، وابن حبان : (6847).

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے بدترین وہ زندہ لوگ ہوں گے، جن پر قیامت قائم ہوگی؛ جنھوں نے قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا ہوگا۔''

16016...... عَنْ مِرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:((يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ، وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ - أَوِ التَّمْرِ - لَا يُبَالِيهِمُ اللّٰهُ بَالَةً))

صحيح: رواه البخاري: (6434).

سیدنا مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نیک لوگ یکے بعد دیگرے گزر جائیں گے اس کے بعد کچھ لوگ جو کہ بھوسے یا کھجور کے کچرے کی طرح دنیا میں رہ جائیں گے جن کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پروا نہیں ہوگی۔''

شرح الحديث:...... اس حدیث میں حفالہ کا کلمہ جثالۃ کی مانند ہے، دونوں کا معنی ایک ہی ہے، کم ترین لوگوں کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ ردی اور نکمی قسم کی کھجوریں ہوتیں ہیں۔

16017...... عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتُنْتَقَوُنَّ كَمَا يُنْتَقَى التَّمْرُ مِنْ أَغْفَالِهِ، فَلَيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ، وَلَيَبْقَيَنَّ شِرَارُكُمْ، فَمُوتُوا إِنِ اسْتَطَعْتُمْ))

صحيح: رواه ابن ماجه :(4038)، والحاكم :(4/434).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح چن لیے جاؤ گے جس طرح نکمّی اور ردی کھجوروں میں سے (عمدہ) کھجوریں چن (کر اٹھا) لی جاتی ہیں۔ اچھے لوگ (دنیا سے) چلے جائیں گے اور برے لوگ رہ جائیں گے، پس اگر تم سے ہو سکے تو مر جانا۔''

16018...... عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِی الْأَرْضِ: اللّٰهُ اللّٰهُ))

صحيح: رواه مسلم (148: 234).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ (وہ وقت آ جائے گا جب) زمین میں اللہ اللہ نہیں کہا جا رہا ہوگا۔''

یہی حدیث مسند أحمد: (13833) میں بھی ہے، لیکن اس میں اللہ اللہ کی جگہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کے الفاظ ہیں۔

16019...... عَنْ عِلْبَاءَ السُّلَمِيِّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى حُثَالَةِ النَّاسِ))

حسن: رواه أحمد : (16071)، ومن طريقه البخاری فی التاريخ الكبير: (7/77)، والطبرانی (18/84 85).

سیدنا علباء سلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کا دن سب سے گھٹیا لوگوں پر قائم ہوگا۔''

جموع ما جاء في أشراط الساعة الكبرى

احادیث میں قیامت کی عظیم نشانیوں میں جن چیزوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، ان کا مجموعہ

اور یہ علامات دس ہیں جیسا کہ حدیث حذیفہ میں آیا ہے، اور وہ متواتر ہیں جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، جن میں آخری یہ ہے کہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

16020 ...... عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ، قَالَ: اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ، فَقَالَ: مَا تَذَاكَرُونَ؟ قَالُوا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ. قَالَ: إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ، فَذَكَرَ الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ. وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ، تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ))

صحيح: رواه مسلم: (291)۔

سیدنا حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے کہا کہ قیامت کا ذکر کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ دس نشانیاں اس سے پہلے نہیں دیکھ لو گے۔ پھر آپ نے ذکر کیا: دھوئیں کا، دجال کا، زمین

کے جانور کا، سورج کے مغرب سے نکلنے کا، عیسیٰؑ کے اترنے کا، یاجوج ماجوج کے نکلنے کا، تین جگہ خسف کا یعنی زمین کا دھنسنا ایک مشرق میں، دوسرے مغرب میں، تیسرے جزیرہ عرب میں۔ اور ان سب نشانیوں کے بعد ایک آگ پیدا ہوگی جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانکتی ہوئی ان کے (میدان) محشر کی طرف لے جائے گی۔"

16021 ...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((الْآيَاتُ خَرَزَاتٌ مَنْظُومَاتٌ فِي سِلْكٍ، يُقْطَعُ السِّلْكُ فَيَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا))

صحيح: رواه الحاكم (4/546).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علامات قیامت ایک تار میں بندھے ہوئے موتیوں کی مالا ہیں۔ اگر ایک تار کٹ جاتا ہے، تو یہ ایک دوسرے کی پیروی کرے گا۔"

شرح الحدیث:...... میں ان دس بڑی آیات کی تفصیل اس ترتیب کے مطابق پیش کروں گا جو سیدنا حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے، کیونکہ ان نشانیوں کے وقوع کی ترتیب میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ لہٰذا ان اقوال کے درمیان ترجیح دینا بہت مشکل امر ہے، مگر اس بات میں کوئی شک اور اختلاف نہیں کہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا آخری زمانہ میں ہوگا۔

1...... باب الآية الأولى: وهي الدخان

پہلی نشانی کا باب: وہ دھواں ہے

16022 ...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: الدَّجَّالَ، وَالدُّخَانَ، وَدَابَّةَ الْأَرْضِ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَأَمْرَ الْعَامَّةِ، وَخُوَيْصَّةَ أَحَدِكُمْ))

صحيح: صحيح مسلم ، (129:2947)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک اعمال میں جلدی کرو سنت کے طور پر: دجال، دھواں، زمین کا جانور، اٹھنا۔ سورج کا مغرب سے نکلنا، عام لوگوں کا حکم اور تم میں سے ایک کی شرارت۔''

شرح الحديث:...... دجال کا کلمہ فعال کے وزن پر ہے، جسے دال پر زبر اور جیم پر شد کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ جو کہ دجل سے مشتق ہے جس کا معنی ڈھانپنا اور چھپانا ہے۔ اس نام کی وجہ یہ ہے کہ وہ حق کو باطل کے ساتھ چھپائے گا۔ بسا اوقات وہ خرق عادت چیزوں کو ظاہر کرے گا اور کفار میں بہت سے لوگ اس کی پیروی کریں گے۔ لیکن اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ فرمائے گا۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں دجال کا صراحت کے ساتھ ذکر نہ کرنے میں کیا حکمت ہے؟ اس سوال کے کئی جواب دئے گئے ہیں، جن میں سے ایک جواب یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا﴾ ''جس دن تیرے رب کی کوئی نشانی آئے گی کسی شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا، جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا، یا اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کمائی تھی۔''

☆...... قیامت کی نشانیوں میں سے دجال کا خروج بھی ہے۔

اہل السنۃ والجماعۃ کے ہاں اصول یہ ہے کہ جو کچھ صحیح سند سے ثابت ہے، وہ بھی بذات خود حجت ہے، اس کے باوجود جو شخص اس پر ایمان نہیں رکھتا۔ وہ اپنی مرضی سے جو چاہیے کہے۔

2...... باب الآية الثانية: وهى خروج الدجال وما جاء فى صفته وفتنته

یہ دوسری نشانی ہے کہ دجال کے نکلنے کے حوالے سے جو احادیث میں اُس کی علامات اور فتنے ذکر ہوئے ہیں

16023 ...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: ((مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ، أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَمَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر))

متفق عليه: رواه البخاري: (7131)، ومسلم: (2933).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی جھوٹی قوم کو جھوٹے اور کانے سے نہ ڈرایا ہو۔ بے شک وہ ایک آنکھ والا ہے اور تمہارا رب ایک آنکھ والا نہیں ہے اور اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے)۔

16024 ...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، ثُمَّ تَهَجَّاهَا ك ف ر يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ))

صحيح: رواه مسلم (2933: 103).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال بے نور آنکھ والا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے کافر۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہجے کیے۔ ک، ا، ف ر۔ اس کو ہر مسلمان پڑھ لے گا۔

16025...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ؟ إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثَالَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِي يَقُولُ: إِنَّهَا الْجَنَّةُ، هِيَ النَّارُ، وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ))

متفق عليه: رواه البخاري: (3338)، ومسلم: (2936).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں دجال کے متعلق ایسی خبر نہ دوں جو کسی نبی نے آج تک اپنی قوم کو نہیں بتائی؟ بے شک وہ کانا ہے اور اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی مانند بھی لائے گا۔ درحقیقت جسے وہ جنت کہے گا وہ آگ ہوگی اور جس کو وہ جہنم کہے گا وہ دراصل جنت ہوگی، نیز میں تمھیں اس سے

خبردار کرتا ہوں جس طرح حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا۔"

16026...... عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ رَهْطٍ، مِنْهُم أَبُو الدَّهْمَاءِ، وَأَبُو قَتَادَةَ، قَالُوا: كُنَّا نَمُرُّ عَلى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ نَأْتِي عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ : إِنَّكُمْ لَتُجَاوِزُونِي إِلَى رِجَالٍ مَا كَانُوا بِأَحْضَرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي، وَلَا أَعْلَمَ بِحَدِيثِهِ مِنِّي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ((مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ))

صحيح: رواه مسلم : (2946).

حمید بن ہلال سے روایت ہے، انھوں نے ایک گروہ سے روایت کی جن میں ابو دہماء اور ابوقتادہ شامل ہیں، انھوں نے کہا: ہم سیدنا ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر کر سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتے تھے، ایک دن انھوں نے کہا: تم مجھے چھوڑ کر ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہو جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والے نہیں تھے اور نہ ان کو مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا علم ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: "سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کوئی مخلوق (فتنہ وفساد میں) ایسی نہیں جو دجال سے بڑی ہو۔"

ایسی مخلوق جو دجال سے بڑی ہو، کا مفہوم ہے کہ فتنہ وفساد کے لحاظ سے بڑی کوئی مخلوق نہیں۔

16027...... عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَقُولُ : ((لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ ، قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ : يَا رَسُولَ اللهِ، فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ: هُمْ قَلِيلٌ))

صحيح: رواه مسلم : (2945).

سیدہ ام شریک رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: "لوگ دجال سے فرار ہو کر پہاڑوں میں جائیں گے۔ سیدہ ام شریک رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ

کے رسول! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟(جو دین کے دفاع میں سینہ سپر ہو جاتے ہیں۔)
تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بہت کم ہوں گے۔"

16028...... عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِی مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِیِّ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، فَقَالَ لَهُ عُقْبَةُ : حَدِّثْنِی مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الدَّجَّالِ. قَالَ: ((إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ، وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَأَمَّا الَّذِی يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ، وَأَمَّا الَّذِی يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِی الَّذِی يَرَاهُ نَارًا، فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ. فَقَالَ عُقْبَةُ: وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ تَصْدِيقًا لِحُذَيْفَةَ))

متفق علیه: رواه البخاری: (3450)، ومسلم :(2934، 2935) .

سیدنا عقبہ بن عمرو ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، (تابعی ربعی نے) کہا: میں ان (سیدنا عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ نے دجال کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے جو حدیث سنی ہے وہ مجھے بیان کریے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "دجال نکلے گا اس کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ ہوگی۔ جو لوگوں کو پانی نظر آ رہا ہوگا (وہ) آگ ہوگی۔ اور جو لوگوں کو نظر آ رہی ہوگی۔ وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا تم میں سے جو شخص اس کو پائے وہ اس میں کود جائے جو اسے آگ نظر آ رہی ہو۔ بلاشبہ وہ میٹھا پاکیزہ پانی ہوگا۔" سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا۔ اور میں نے (بھی) یہ حدیث سنی تھی۔

16029...... عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:((لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ، مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ ؛ أَحَدُهُمَا رَأْىَ الْعَيْنِ مَاءٌ أَبْيَضُ، وَالْآخَرُ رَأْىَ الْعَيْنِ نَارٌ تَأَجَّجُ، فَإِمَّا أَدْرَكَنَّ أَحَدٌ فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِی يَرَاهُ نَارًا، وَلْيُغَمِّضْ، ثُمَّ لِيُطَأْطِیءْ رَأْسَهُ، فَيَشْرَبَ مِنْهُ، فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ،

مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ))

متفق عليه: رواه البخاري: (3450)، ومسلم: (2934، 2935).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ دجال کے ساتھ ہوگا اسے میں خود اس کی نسبت بھی زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں۔اس کے ساتھ دو چلتے ہوئے دریا ہوں گے۔دونوں میں سے ایک بظاہر سفید رنگ کا پانی ہوگا اور دوسرا بظاہر بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی۔اگر کوئی شخص اس کو پالے تو اس دریا کی طرف آئے جسے وہ آگ (کی طرح) دیکھ رہا ہے اور اپنی آنکھ بند کرے۔پھر اپنا سر جھکائے اور اس میں سے پیے تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔اور دجال بے نور آنکھ والا ہے اس کے اوپر موٹا ناخونہ (گوشت کا ٹکڑا جو آنکھ میں پیدا ہوجاتا ہے) ہوگا۔اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا: کافر۔اسے ہر مومن لکھنے (پڑھنے) والا ہو یا نہ لکھنے (پڑھنے) والا پڑھ لے گا۔''

16030...... عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، جُفَالُ الشَّعَرِ، مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ))

صحيح: رواه مسلم (2934).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال کی بائیں آنکھ (بھی) عیب دار ہوگی اور بال گھنے گچھے دار ہوں گے اس کے ہمراہ ایک جنت ہوگی اور ایک دوزخ ہوگی۔اس کی دوزخ (حقیقت میں) جنت ہوگی اور اس کی جنت اصل میں دوزخ ہوگی۔''

شرح الحديث:......اس حدیث میں جفال الشعر، کا معنی ہے گھنے اور کثیر بالوں والا۔

16031 ...... عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: ((لَفِتْنَةُ بَعْضِكُمْ أَخْوَفُ عِنْدِي مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، إِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ فِتْنَةٍ صَغِيرَةٍ وَلَا كَبِيرَةٍ إِلَّا تَتَّضِعُ لِفِتْنَةِ الدَّجَّالِ، فَمَنْ نَجَا مِنْ

فِتْنَةِ مَا قَبْلَهَا نَجا مِنْهَا ، وَإِنَّهُ لا يَضُرُّ مُسْلِمًا ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عينيه: كافر ، مهجاة ك ، ف ، ر

حسن: رواه البزار: (2807)، وصحّحه ابن حبان: (6807) واللفظ له ، .

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ آپ نے دجال کا کیا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ''میری نزدیک تمہارا آپس میں فتنہ میں مبتلا ہونا دجال کے فتنے سے بھی پر خطر اور خوف ناک ہے، ہر چھوٹا اور بڑا فتنہ دجال کے فتنے کا پیش خیمہ ہو گا۔ لہٰذا جو فتنہ سے پہلے فتنوں سے نجات پا گیا ہے وہ دجال کے فتنہ سے بھی بچ جائے گا۔ دجال کسی مسلمان کو نقصان نہیں دے سکے گا، اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا: کافر، جس کے حروف ہجائیہ یہ ہوں گے: ك ، ف ، ر۔

16032 ...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((أَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ، قَدْ رَجَّلَهَا، فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً، مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ، يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُ : مَنْ هَذَا ؟ فَقِيلَ : الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، فَسَأَلْتُ : مَنْ هَذَا ؟ فَقِيلَ : الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ))

متفق عليه: رواه مالك في صفة النبي (2) والبخاري: (5902)، ومسلم : (169) .

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج رات میں نے خواب میں اپنے آپ کو کعبے کے پاس دیکھا۔ میں نے وہاں ایک خوبصورت گندمی رنگ والا آدمی دیکھا۔ تم نے ایسا خوبصورت آدمی کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔ اس کے بال شانوں تک لمبے لمبے تھے وہ اس قدر خوبصورت تھا کہ تم نے ایسا خوبصورت بالوں والا کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔ وہ اپنے بالوں میں کنگھی کیے ہوئے تھا اور اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ وہ دو آدمیوں یا دو

آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لیے ہوئے بیت اللہ کا طواف کررہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون بزرگ ہیں؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ بزرگ مسیح ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ اس دوران میں اچانک میں نے ایک آدمی دیکھا جو الجھے ہوئے پیچ دار بالوں والا تھا۔ وہ دائیں آنکھ سے کانا تھا گویا وہ آنکھ انگور کا دانہ ہے جو ابھرا ہوا ہو۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔"

16033...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لا يَخفى عَلَيْكُمْ ، إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى عَيْنِهِ۔ وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى ، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ))

صحيح: رواه البخاري : (7407) .

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دجال کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی تم پر مخفی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کانا نہیں۔ اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ فرمایا: اور بلاشبہ مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا جیسے اس کی آنکھ پر ایک ابھرا ہوا انگور کا دانہ ہو۔"

16034 ...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ ، فَقَالَ : إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ ، أَلَا وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى ، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ))

صحيح مسلم: (2932)

سید عبداللہ نا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ کانا نہیں ہے۔ سن رکھو! بلاشبہ مسیح دجال داہنی آنکھ سے کانا ہے۔ اس کی آنکھ اس طرح ہے جیسے ابھرا ہوا انگور کا دانہ۔"

16035...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ :ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَيِ النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ، فَقَالَ : إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ ، أَلَا إِنَّ

الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى ، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ۔ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ ، تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ ، رَجِلُ الشَّعَرِ ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً ، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا ؟ فَقَالُوا : هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ، ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطَطًا أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى ، كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ ، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا : الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ))

متفق عليه: رواه البخاري:(3439، 3440)، ومسلم :169: 274

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں ایک دن مسیح دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ یک چشم نہیں، البتہ مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور جیسی ہوگی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے آج رات سوتے میں کعبہ کے قریب دکھایا، میں نے ایک شخص کو دیکھا جو ایسے گندمی رنگ کا تھا کہ گندمی رنگ والوں میں اس سے بہتر کوئی اور شخص نہ تھا۔ اس کے سر کے بال کان کی لو سے نیچے لٹکے ہوئے دونوں شانوں کیدرمیان پڑے تھے۔ مگر وہ بال سیدھے تھے۔ اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے شانوں پر رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ مسیح ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ پھر میں نے ان کے پیچھے ایک اور شخص کو دیکھا جو بہت سخت پیچ دار (گھنگریالے) بالوں والا، داہنی آنکھ سے کانا اور ابن قطن (کافر) سے بہت ملتا جلتا تھا، وہ بھی اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے دونوں کندھوں پر رکھے کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ مسیح دجال ہے۔''

شرح الحدیث:......اس حدیث میں أعور عین الیمنی یہی الفاظ صحیح البخاری و

مسلم میں سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں مروی ہیں۔ یہی الفاظ راجح ہیں۔

بعض احادیث میں یہ الفاظ بھی مذکور ہیں أعور عين اليسرى مگر یہ راجح نہیں۔

لیکن قاضی عیاض کا قول ہے: دجال کی دونوں آنکھیں عیب دار اور بھینگی ہوں گی؛ ایک آنکھ بے نور ہوگی اور دوسری آنکھ عیب دار ہوگی۔ امام نووی نے اس کو مستحسن قرار دیا ہے۔

16036 ...... عَنْ أَبِي هقَالَ : لَا وَاللّٰهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيسَى: أَحْمَرُ، وَلٰكِنْ قَالَ : بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ، سَبْطُالشَّعَرِ، يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، يَنْطِفُرَأْسُهُ مَاءً، أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا ؟ قَالُوا : ابْنُ مَرْيَمَ، فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ، فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ، جَعْدُالرَّأْسِ، أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا ؟ قَالُوا : هٰذَا الدَّجَّالُ . وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ ـ))

قَالَ الزُّهْرِيُّ: رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ هَلَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ)

متفق عليه: رواه البخاري :(3441)، ومسلم : (171) .

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! نبی کریم ﷺ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نہیں فرمایا کہ وہ سرخ رنگ کے تھے بلکہ آپ نے یہ فرمایا تھا: اس وقت جب میں بحالت خواب کعبہ کا طواف کرر ہا تھا تو اچانک دیکھا کہ ایک آدمی گندمی رنگ کا ہے جس کے بال سیدھے ہیں اور وہ دو آدمیوں کے درمیان چل رہا ہے اور اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ابن مریمؑ ہیں۔ میں پیچھے مڑ کر دیکھنے لگا تو مجھے ایک اور شخص نظر آیا جو سرخ رنگ، فربہ جسم اور پیچ دار (گھنگریالے) بالوں والا، دائیں آنکھ سے کانا گویا اس کی آنکھ ایک پھولا ہوا انگور ہے۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ دجال ہے۔ دو لوگوں میں ابن قطن (کافر) سے زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔ امام زہریؒ نے کہا: ابن قطن قبیلہ خزاعہ کا ایک آدمی تھا جو دور جاہلیت میں مر گیا تھا۔''

شرح الحديث:...... امام زہری رحمہ اللہ کا قول ہے:

اس حدیث میں رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ سے مراد عبد العزی بن قطن بن عمرو بن جندب بن سعید بن عائذ بن مالک بن المصطلق اور اس کی ماں ہالہ بن خویلد ہے۔ یہ فائدہ امام دمیاطی کا بیان کردہ ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے احمر یعنی سرخ رنگ ہونے کا انکار کیا ہے، جیسا کہ اس طرح سرخ تھا جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں، اور حدیث اسراء، اور اخبار انبیاء کی حدیث میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ان احادیث میں یہ تفصیل بیان ہے کہ یہ وصف یعنی احمر ہونا دجال کا ہے اور بعض راویوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو سرخ قرار دینے میں غلطی کی ہے، لیکن ان دونوں صحیح روایات کا مجموعہ (تطبیق) یہ ہے کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو آدم یعنی گندمی رنگت قرار دیا ہے اور یہ لفظ (ادمہ) سے ماخوذ ہے۔، اور سیاہی مائل ہونے علاوہ یہ رنگ گندمی سے اوپر کا ہے، گویا یہ جلد کا رنگ سیاہ سے سرخ غالب ہوتا ہے، جو کہ عربوں کی اکثریت کا رنگ ہے۔

یہی توجیہ دونوں روایتوں میں موجود صفات کو یکجا کرتی ہے، امام قرطبی نے یہ فائدہ بیان کیا ہے۔

شرح الحدیث:...... ڈاکٹر محمد ضیاء الرحمن اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے کہا: 'آدم' نیکی کا رنگ ہے، اور اس کا رنگ سیاہ سے زیادہ سرخ ہوتا ہے، اور یہ اہل فلسطین کا رنگ ہے۔ سرخ رنگ میں، یہ دجال کی وضاحت سے متضاد نہیں ہے۔ کیونکہ دجال بھی سرخ رنگ ہوگا، لیکن اس کی کئی مزید نشانیاں بھی ہیں جو اسے عیسیٰ ابن مریم اور دیگر انبیاء سے ممتاز کرتی ہیں۔

اور حدیث میں یہ قول: یطوف بالبیت دجال بیت اللہ کا چکر لگائے گا اسے زمانہ ماضی میں مکہ میں داخل ہونے سے نہیں روکتا، بلکہ وہ چیز جو قیامت سے پہلے مکہ اور مدینہ میں داخل ہونے سے روکتی ہے کہ دجال ظاہر ہونے کے بعد قیامت کے شروع ہونے سے پہلے حرمین میں داخل نہیں سکے گا۔ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم کا نزول قیامت سے پہلے ہو کر رہے گا۔

اس متعلق جو کچھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء نے فرمایا: وہ سچ ہے اور اہل ایمان اس

میں مشتبہ نہیں ہیں۔

16037...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ : قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ : إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلَكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔))

متفق عليه: رواه البخاری :(3057)، ومسلم :(2931: 169) .

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے مجمع میں کھڑے ہو گئے اور اللہ کی شایان شان تعریف کی، پھر دجال کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمھیں دجال سے خبردار کرتا ہوں اور ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے۔ سیدنا نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس کے فتنے سے آگاہ کیا تھا مگر میں تمھیں ایک ایسی نشانی بتلاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتلائی۔ تمھیں علم ہونا چاہیے کہ دجال کانا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ یک چشم (کانا) نہیں ہے۔"

16038...... عَنْ الْفَلَتَانِ بن عاصم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا، وَأُرِيتُ مَسِيحَ الضَّلَالَةِ، فَرَأَيْتُ رَجُلَيْنِ يَتَلَاحَيَانِ فَحَجَزْتُ بَيْنَهُمَا فَأُنْسِيتُهَا فَاطْلُبُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وِتْرًا، فَأَمَّا مَسِيحُ الضَّلَالَةِ فَرَجُلٌ أَجْلَى الْجَبْهَةِ، مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، عَرِيضُ النَّحْرِ كَأَنَّهُ عَبْدُ الْعُزَّى بْنُ قَطَنٍ))

حسن: رواه البزار (3698) واللفظ له، وابن أبي شيبة في المصنف: (8776، 38613) .

سیدنا فلتان بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے شب قدر دکھائی گئی پھر میں اسے بھول گیا، اور مجھے گمراہی کا مسیح دکھایا گیا۔ ، اور میں نے دو آدمیوں کو

جھگڑتے ہوئے دیکھا اور میں نے ان کے درمیان آ گیا، تو میں اس کے بارے میں بھول گیا، لہٰذا تم لیلۃ القدر کو آخری دس راتوں میں تلاش کرو، وہ ایک طاق رات ہے۔ بس رہا گمراہی کا مسیح تو وہ شخص ابھرے ہوئے ماتھے والا ہے، اس کی بائیں آنکھ اندر کی طرف دھنسی ہوئی یا بھینگی ہے، لمبی گردن والا ہے، گویا وہ عبد العزی بن قطن ہے۔''

☆......اور خزاعہ کا ایک شخص عبد العزی بن قطان زمانہ جاہلیت میں ہلاک ہو گیا۔

16039...... عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: ((مَا سَأَلَ أَحَدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ مَا سَأَلْتُهُ، وَإِنَّهُ قَالَ لِي: مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ ؟ قُلْتُ: لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ : إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ. قَالَ : هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذَلِكَ))

متفق عليه: رواه البخاري :(7122)، ومسلم: (2939).

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: دجال کے متعلق جس قدر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اتنا کسی نے نہیں پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اس سے تمہیں کیا نقصان پہنچے گا؟ میں نے کہا: لوگ کہتے ہیں: اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اللہ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔''

شرح الحدیث:...... اس حدیث میں یہ قول: (لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ) کیونکہ وہ کہتے ہیں: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی، اس لیے اس کی تصدیق کرنا چاہی۔ کہ کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے یا اہل کتاب کا قول ہے؟ اور اس حدیث میں یہ قول: (هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذَلِكَ) بے شک خدا کے لیے اس سے زیادہ آسان ہے)

اس کے دو پہلو ہو سکتے ہیں:

پہلی وجہ...... یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے افعال کے بارے میں بتانے سے پہلے اور اللہ تعالیٰ نے اسے مافوق الفطرت کے ظاہر کرنے کی صلاحیت کے بارے میں

بتانے سے پہلے کہا تھا۔

(هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذَلِكَ) یعنی دجال خدا کے خلاف اپنی خواہشات اور اپنی گھٹیا پن کی وجہ سے ایسا نہیں کرسکتا۔

دوسری وجہ:...... اگر آپ ﷺ نے یہ بات دجال کے تصرفات کے بارے خبر ملنے اور جو اللہ نے اسے مافوق الفطرت کے ظاہر کرنے کی صلاحیت دینے کے بعد فرمائی ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ ایسے کرنے پر قادر ہے۔ یہ اس کے لیے آسان ہے، کیونکہ اللہ دجال کے طرز عمل اور تصرفات سے بھی بڑھ کر کرنے پر قادر ہے۔

حدیث میں یہ قول: (مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ) (اس سے تمہیں نقصان نہیں پہنچے گا۔) یعنی یہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا تا۔ کیونکہ آپ کو اس کے وقت اور زمانے کا علم ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے معنی ہو: اگر آپ کو اس کے زمانے کو پالیں آپ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہوں گے۔

16040 ...... عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ يَوْمَ حَذَّرَ النَّاسَ الدَّجَّالَ: ((إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ، أَوْ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، وَقَالَ: تَعَلَّمُوا أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ))

صحيح: رواه مسلم: (2930).

امام محمد بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: مجھ سے عمر بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے بعض اصحاب کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن فرمایا تھا: ”جس دن آپ ﷺ نے دجال کے بارے میں لوگوں کو خبردار کیا تھا: ان کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے، ایک کافر، جو اس کے کام سے نفرت کرتا ہے وہ اسے پڑھتا ہے، یا ہر مومن اسے پڑھتا ہے۔ اور فرمایا: جان لو کہ تم میں سے کوئی

اپنے رب کو نہیں دیکھے گا۔"

16041 ...... عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا، إِنَّ مَسِيحَ الدَّجَّالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ، أَفْحَجُ جَعْدٌ، أَعْوَرُ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ، لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ، وَلَا حَجْرَاءَ، فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ، فَاعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ))

حسن: رواه أبو داود: 4320۔

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ میں نے تمہیں دجال کے متعلق (بہت کچھ) بتایا ہے۔ (اس کے باوجود) مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں تم نے اسے نہ سمجھا ہو، (یاد رکھنا) مسیح دجال ٹھگنے قد والا، باہر کو نکلی ٹیڑھی پنڈلیوں والا اور بہت گھنگھریالے بالوں والا ہوگا، ایک آنکھ سے کانا ہوگا جو کہ مٹی ہوئی ہوگی، نہ تو ابھری ہوئی اور نہ گہری ہوگی، پھر بھی تمہیں کوئی شبہ ہو تو یاد رکھنا کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔

16042 ...... عَنْ سعد بن ابی وقاص قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا وَصَفَ الدَّجَّالَ لِأُمَّتِهِ، وَلَأَصِفَنَّهُ صِفَةً لَمْ يَصِفْهَا أَحَدٌ كَانَ قَبْلِي: إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ))

حسن: رواه أحمد :(1526)، والبزار (1180)، وأبو يعلى (725).

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی ایسا نہیں تھا مگر اس نے دجال کو اپنی قوم کے سامنے بیان کیا ہے، اور میں نے اس کو دجال قرار دیا۔ وہ خصلت جو مجھ سے پہلے کسی نے بیان نہیں کی، کہ وہ ایک آنکھ والا ہے، اور اللہ تعالیٰ ایک آنکھ والا نہیں ہے۔"

16043 ...... عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ، حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي

طَائِفَةِ النَّخْلِ ، فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا ، فَقَالَ: مَا شَأْنُكُمْ؟ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً ، فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ ، حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ ، فَقَالَ: غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ ، إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ ، فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ ، فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ، إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ ، عَيْنُهُ طَافِئَةٌ ، كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ ، فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ ، إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّأْمِ وَالْعِرَاقِ ، فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا ، يَا عِبَادَ اللهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ يَوْمًا ، يَوْمٌ كَسَنَةٍ ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ ، أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: لَا ، اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ ، فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ ، فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ ، فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ ، وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ ، فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ ، أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا ، وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا ، وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ ، فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ ، فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ ، لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ ، وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ ، فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكِ ، فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ، ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا ، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ، ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ ، يَضْحَكُ ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ ، بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ ، إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ ، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ

رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ، فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ، فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى: إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي، لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ، فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا، وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ، حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ، فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ، فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ، فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ، فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ، وَرُدِّي بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ، وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا، وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ، حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً، فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ، فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ، يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ))

صحيح: رواه مسلم: (2937).

''سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے اس (کے ذکر کے دوران) میں کبھی آواز دھیمی کی کبھی اونچی کی۔ یہاں تک کہ ہمیں ایسے لگا جیسے وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ جب شام کو ہم آپ کے پاس (دوبارہ) آئے تو آپ نے ہم میں اس (شدید تاثر) کو بھانپ لیا۔ آپ نے ہم سے پوچھا: تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول اللہ؟ صبح کے وقت آپ نے دجال کا ذکر فرمایا تو آپ کی آواز میں (ایسا) اتار چڑھاؤ تھا کہ ہم نے سمجھا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تم لوگوں (حاضرین) پر دجال کے علاوہ دیگر (جہنم کی طرف بلانے والوں) کا زیادہ خوف ہے اگر وہ نکلتا ہے اور میں تمھارے درمیان موجود ہوں تو تمھاری طرف سے اس کے خلاف (اس کی تکذیب کے لیے) دلائل دینے والا میں ہوں گا اور اگر وہ نکلا اور میں موجود نہ ہوا تو ہر آدمی اپنی طرف سے حجت قائم کرنے والا خود ہو گا اور اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ (خود نگہبان) ہوگا۔ وہ گچھے دار بالوں والا ایک جوان شخص ہے اس کی ایک آنکھ بے نور ہے۔ میں ایک طرح سے اس کو عبد العزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں، تم میں سے جو اسے پائے تو اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے وہ عراق اور شام کے درمیان ایک رستے سے نکل کر آئے گا۔ وہ دائیں طرف بھی تباہی مچانے والا ہو گا اور بائیں طرف بھی۔ اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اللہ! زمین میں اس کی سرعت رفتار کیا ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہو۔ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا انھیں دعوت دے گا وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی باتیں مانیں گے۔ تو وہ آسمان (کے بادل) کو حکم دے گا۔ وہ بارش برسائے گا اور وہ زمین کو حکم دے گا تو وہ فصلیں اگائے گا۔ شام کے اوقات میں ان کے جانور (چراگاہوں سے) واپس آئیں گے تو ان کے کوہان سب سے زیادہ اونچے اور تھن انتہائی زیادہ بھرے ہوئے اور کوکھیں پھیلی ہوئی ہوں گی۔ پھر ایک (اور) قوم کے پاس آئے گا اور انھیں (بھی) دعوت دے گا۔ وہ اس کی بات ٹھکرا دیں

گے۔ وہ انھیں چھوڑ کر چلا جائے گا تو وہ قحط کا شکار ہو جائیں گے۔ ان کے مال مویشی میں سے کوئی چیز ان کے ہاتھ میں نہیں ہوگی۔ وہ (دجال) بنجر زمین میں سے گزرے گا تو اس سے کہے گا اپنے خزانے نکال تو اس (بنجر زمین) کے خزانے اس طرح (نکل کر) اس کے پیچھے لگ جائیں گے۔ جس طرح شہد کی مکھیوں کی رانیاں ہیں پھر وہ ایک بھر پور جوان کو بلائے گا اور اسے تلوار مار کر (یک بارگی) دو حصوں میں تقسیم کر دے گا جیسے نشانہ بنایا جانے والا ہدف (یکدم ٹکڑے ہوگیا) ہو۔ پھر وہ اسے بلائے گا تو وہ (زندہ ہوکر دیکھتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا۔ وہ (دجال) اسی عالم میں ہوگا، جب اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم علیہ السلام کو معبوث فرمادے گا۔ وہ دمشق کے حصے میں ایک سفید مینار کے قریب دوکیسری کپڑوں میں دوفرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے گریں گے۔ اور سر اٹھائیں گے تو اس سے چمکتے موتیوں کی طرح پانی کی بوندیں گریں گی۔ کسی کافر کے لیے جو آپ کی سانس کی خوشبو پائے گا مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہو گا۔ اس کی سانس (کی خوشبو) وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔ آپ اسے ڈھونڈیں گے تو اسے لُد کے دروازے پر پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔ پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس وہ لوگ آئیں گے جنھیں اللہ نے اس (دجال کے دام میں آنے) سے محفوظ رکھا ہوگا تو وہ اپنے ہاتھ ان کے چہروں پر پھیریں گے۔ اور انھیں جنت میں ان کے درجات کی خبر دیں گے۔ وہ اسی عالم میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائے گا میں نے اپنے (پیدا کیے ہوئے) بندوں کو باہر نکال دیا ہے، ان سے جنگ کرنے کی طاقت کسی میں نہیں۔ آپ میری بندگی کرنے والوں کو اکٹھا کر کے طور پہاڑ کی طرف لے جائیں اور اللہ یاجوج ماجوج کو بھیج دے گا، وہ ہر اونچی جگہ سے اڈتے ہوئے آئیں گے۔ ان کے پہلے لوگ (میٹھے پانی کی بہت بڑی جھیل) بحیرہ طبریہ سے گزریں گے اور اس میں جو (پانی) ہوگا، اسے پی جائیں گے پھر آخری لوگ گزریں گے تو کہیں گے۔ کبھی اس (بحیرہ) میں (بھی) پانی ہوگا۔ اللہ کے نبی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہوکر رہ جائیں

گے۔حتیٰ کہ ان میں سے کسی ایک کے لیے بیل کا سراس سے بہتر (قیمتی) ہوگا جتنے آج تمھارے لیے سو دینار ہیں۔ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی گڑگڑا کر دعائیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان (یاجوج ماجوج) پر ان کی گردنوں میں کیڑوں کا عذاب نازل کردے گا تو وہ ایک انسان کے مرنے کی طرح (یکبارگی) اس کا شکار ہوجائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اتر کر (میدانی) زمین پر آئیں گے تو انھیں زمین میں بالشت بھر بھی جگہ نہیں ملے گی۔ جو ان کی گندگی اور بدبو سے بھری ہوئی نہ ہو۔اس پر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ کے سامنے گڑگڑائیں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کے جیسی لمبی گردنوں کی طرح (گردنوں والے) پرندے بھیجے گا جو انھیں اٹھائیں گے اور جہاں اللہ چاہے گا جا پھینکیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش بھیجے گا جس سے کوئی گھر اینٹوں کا ہو یا اون کا (خیمہ) اوٹ مہیا نہیں کر سکے گا۔وہ زمین کو دھو کر شیشے کی طرح (صاف) کر چھوڑے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا۔اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکت لوٹاؤ تو اس وقت ایک انار کو پوری جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں (اتنی) برکت ڈالی جائے گی کہ اونٹنی کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کی ایک بڑی جماعت کو کافی ہوگا اور گائے کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کے قبیلے کو کافی ہوگا اور بکری کا ایک دفعہ کا دودھ قبیلے کی ایک شاخ کو کافی ہوگا۔وہ اسی عالم میں رہ رہے ہوں گے۔کہ اللہ تعالیٰ ایک عمدہ ہوا بھیجے گا وہ لوگوں کو ان کی بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی۔اور ہر مومن اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے، وہ گدھوں کی طرح (برسرعام) آپس میں اختلاط کریں گے اور انھی پر قیامت قائم ہوگی۔''

شرح الحدیث:...... ((قَطَطٌ)) بہت زیادہ گھنگریالے بال، جو کہ پسندیدہ گھنگریالے پن سے بہت دور ہوں۔

((طافئة)) ہمزہ کے ساتھ ہے، جس کا معنی ایسی آنکھ جس میں کوئی روشنی نہ ہو۔

اور اسے ہمزہ کے بغیر بھی روایت کیا گیا ہے، جس کا معنی ہے: ابھری ہوئی آنکھ والا

ہونا، یعنی اپنی جگہ سے بلند ہونا۔

(خلة) عراق اور شام کے درمیان ایک راستہ۔

(عَاثَ) یہ عربی کے کلمہ عیث سے مشتق ہے۔ جس کا معنی فساد، یا فساد میں جلدی کرنا ہے۔

(یا عباد الله أثبتوا) اسلام پر ثابت قدم رہو، اس کلام میں نبی کریم ﷺ نے امت مسلمہ کو فتنے سے ڈرایا ہے اور انھیں اسلام پر ثابت قدم رہنے کا حکم دیا ہے۔

(سارحتهم) اس کا معنی ان کا پیدل چلنا ہے۔

(ذرا) ذال پر پیش کے ساتھ ہے، جو کہ ذروة کی جمع ہے، جس کا معنی اونٹ کی سب سے اونچی کوہان ہے، جو کہ موٹے پن سے بطور استعارہ بولا جاتا ہے۔

(وأمده خواصره) یہ حاصرة کی جمع ہے، جس کا معنی ہے دونوں کوکھیں ہیں، یہ کلمہ سیرابی اور زیادہ کھانے یا بھوک سے استعارہ ہے۔

(جزلتین) اس کا معنی دو ٹکڑے یا حصے ہیں۔

(رمية الغرض) غین اور را دونوں پر زبر کے ساتھ پڑھا جائے گا، جس کا معنی ہے تیز کا ہدف اور ٹارگٹ۔ یعنی تیز پھینکنے سے اُس کے ہدف کے درمیانی فاصلے کو رمية الغرض کہتے ہیں۔

(بين مهرودتين) دو کیسری کپڑوں میں، دو ایسے کپڑوں کے ساتھ (اتریں گے) جنھیں ہلدی کے رنگ سے رنگا گیا ہوتا ہے۔ یہ قول بھی ہے کہ اس سے مراد ایسا کپڑا ہے جسے زعفران اور ورس بوٹی سے رنگا گیا ہو، جس کا مطلب لباس میں جمال وزینت کا اظہار کرنا ہے۔

(إذا خفض رأسه قطر منه الماء)) یہ الفاظ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے خوبصورت ہونے سے اشارةً بولے گئے ہیں، کہ وہ اپنی تخلیق اور لباس و پوشاک میں نہایت حسین وجمیل ہیں۔ وہ ویسے بالکل بھی نہیں جس طرح عیسائیوں نے آپ علیہ السلام کو درویش اور پراگندہ کپڑوں والا گمان کیا ہے۔

مزید اُن کا کہنا ہے آپ علیہ السلام حتی کہ بسااوقات وہ اپنی شرم گاہ کو چھپاتے تھے۔ نعوذ باالله
(عند باب لُدٍّ) لام پر پیش اور دال پر شد کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ یہ فلسطین میں ایک جگہ یا پہاڑ کا نام ہے۔ جب کہ فی الحال یہ مقام لد بیت المقدس کے قریب ایک شہر کا نام ہے۔

(لا یدان) اس کا مفہوم ہے کہ کوئی قوت اور طاقت نہیں ہو گی۔

(نَغَفاً) حرف نون اور فا پر زبر کے ساتھ ہے۔ بکری اور اونٹ کے ناک کے کیڑے

(لا یکنّ) بارش کے پانی سے کوئی پکا مکان بھی نہیں بچے گا، بیت المدر کا معنی ایسا گھر جو اینٹوں سے بنا ہو۔

(الزّلَفَة) پانی کے گرنے کی جگہ، یعنی حوض وغیرہ۔ یہ پاکی اور نظافت سے بطور کنایہ مستعمل ہے۔

(الرّسْل) حرف را کے نیچے زیر اور کام پر جزم ہے۔ جس کا معنی دودھ ہے۔

(اللّقحة) حرف لام پر زبر اور زیر دونوں کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ جس کا معنی ہے ایسی اونٹنی جو قریب الولادت ہو۔

(الفئام) فا کے نیچے زیر ہے، جس کا معنی بہت بڑی جماعت ہے۔

(الفخذ) یہ بطن سے نیچا ہے، یعنی قبیلہ کی شاخ، اور بطن قبیلہ سے چھوٹا ہوتا ہے۔

(یتھارجون) مرد عورتوں سے کھلے عام لوگوں کی موجودگی میں زنا کریں گے۔ جس طرح گدھے کرتے ہیں۔ عربی میں ھرج کا معنی جماع کرنا ہے۔ جس کا مفہوم ہے کہ فساد اور منکرات عام ہو جائیں گے۔ اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ انھی بدترین لوگوں پر قیامت قائم ہو گی۔

(عند المنارة البیضاء شرقی دمشق) دمشق کے مشرقی سفید منارے کے پاس۔ اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: (ینزل عیسی ببیت المقدس) کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس اتریں گے۔ مزید ایک تیسری روایت میں یہ لفظ بھی ہیں:

(بالأردن) کہ اردن آپ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔

ان سب میں صحیح اور راجح پہلا مفہوم ہی ہے کہ دمشق کے مشرقی سفید کنارے کے پاس نزول ہوگا۔

(یکون رأس الثور لأحدهم) ان میں سے کسی ایک کے لیے بیل کا سر۔ اس میں فقیری و تنگ دستی کی طرف اشارہ ہے، کہ وہ اپنے مدد کا سامان بھی نہیں پائیں گے۔ کیوں کہ انھیں یاجوج وماجوج نے گھیر رکھا ہوگا۔

16044...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي خَفْقَةٍ مِنَ الدِّينِ، وَإِدْبَارٍ مِنَ الْعِلْمِ، فَلَهُ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً يَسِيحُهَا فِي الْأَرْضِ، الْيَوْمُ مِنْهَا كَالسَّنَةِ، وَالْيَوْمُ مِنْهَا كَالشَّهْرِ، وَالْيَوْمُ مِنْهَا كَالْجُمُعَةِ، ثُمَّ سَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ هَذِهِ، وَلَهُ حِمَارٌ يَرْكَبُهُ عَرْضُ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا، فَيَقُولُ لِلنَّاسِ: أَنَا رَبُّكُمْ وَهُوَ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ۔ ك ف ر مُهَجَّاةٌ۔ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٌ، وَغَيْرُ كَاتِبٍ، يَرِدُ كُلَّ مَاءٍ وَمَنْهَلٍ إِلَّا الْمَدِينَةَ وَمَكَّةَ، حَرَّمَهُمَا اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَقَامَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَبْوَابِهَا، وَمَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ، وَالنَّاسُ فِي جَهْدٍ إِلَّا مَنْ تَبِعَهُ، وَمَعَهُ نَهْرَانِ أَنَا أَعْلَمُ بِهِمَا مِنْهُ، نَهَرٌ يَقُولُ الْجَنَّةُ، وَنَهَرٌ يَقُولُ النَّارُ، فَمَنْ أُدْخِلَ الَّذِي يُسَمِّيهِ الْجَنَّةَ، فَهُوَ النَّارُ، وَمَنْ أُدْخِلَ الَّذِي يُسَمِّيهِ النَّارَ، فَهُوَ الْجَنَّةُ ، قَالَ: وَيَبْعَثُ اللّٰهُ مَعَهُ شَيَاطِينَ تُكَلِّمُ النَّاسَ، وَمَعَهُ فِتْنَةٌ عَظِيمَةٌ، يَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ، وَيَقْتُلُ نَفْسًا ثُمَّ يُحْيِيهَا فِيمَا يَرَى النَّاسُ، لَا يُسَلَّطُ عَلَى غَيْرِهَا مِنَ النَّاسِ، وَيَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ هَلْ يَفْعَلُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا الرَّبُّ))

قَالَ: ((فَيَفِرُّ الْمُسْلِمُونَ إِلَى جَبَلِ الدُّخَانِ بِالشَّامِ فَيَأْتِيهِمْ، فَيُحَاصِرُهُمْ،

فَيَشْتَدُّ حِصَارُهُمْ وَيُجْهِدُهُمْ جَهْدًا شَدِيدًا، ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيُنَادِي مِنَ السَّحَرِ، فَيَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى الْكَذَّابِ الْخَبِيثِ؟ فَيَقُولُونَ: هَذَا رَجُلٌ جِنِّيٌّ، فَيَنْطَلِقُونَ فَإِذَا هُمْ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَتُقَامُ الصَّلَاةُ، فَيُقَالُ لَهُ: تَقَدَّمْ يَا رُوحَ اللهِ، فَيَقُولُ: لِيَتَقَدَّمْ إِمَامُكُمْ فَلْيُصَلِّ بِكُمْ، فَإِذَا صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ خَرَجُوا إِلَيْهِ، قَالَ: فَحِينَ يَرَى الْكَذَّابُ يَنْمَاثُ كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، فَيَمْشِي إِلَيْهِ، فَيَقْتُلُهُ حَتَّى إِنَّ الشَّجَرَةَ وَالْحَجَرَ يُنَادِي: يَا رُوحَ اللهِ، هَذَا يَهُودِيٌّ، فَلَا يَتْرُكُ مِمَّنْ كَانَ يَتْبَعُهُ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ))

حسن: رواه أحمد : (14954)

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال ایسے زمانے میں نکلے گا جب کہ دین میں سستی آ چکی ہوگی اور علم رخصت ہو رہا ہوگا۔ وہ چالیس راتوں تک زمین میں گھومے گا، جس کا ایک دن سال کی مانند، پھر ایک دن مہینے کی طرح، پھر ایک دن جمعہ یعنی ہفتے کی مانند ہوگا اور اُس کے باقی ایام تمہارے عام دنوں کی طرح ہوں گے۔ اُس کا ایک گدھا ہوگا جس پر وہ سوار ہوگا، اُس کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہوگا۔ وہ لوگوں سے کہے گا: میں تمہارا رب ہوں، حالاں کہ وہ بھینگا ہوگا۔ جب کہ تمہارے رب بھینگا نہیں، دجال کے دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ جس کے حروف ہجا یہ ہوں گے: ک، ف، ر۔ جسے ہر پڑھا لکھا اور غیر پڑھا لکھا مومن بندہ آسانی کے ساتھ پڑھ سکے گا۔ وہ ہر پانی اور گھاٹ پر وارد ہوگا، مگر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر مکہ و مدینہ میں داخلہ اس پر حرام کر دیا ہے۔ اس کے دروازوں پر فرشتے پہرے کے لیے کھڑے ہوں گے۔ دجال کے ساتھ روٹیوں یا غذا کا ایک پہاڑ ہوگا۔ جب کہ تمام لوگ انتہائی مشقت میں ہوں گے، مگر جو جو اُس کی پیروی اور اطاعت کر لیں، وہ آسانی میں ہوں گے۔ دجال کے ساتھ مزید دو نہریں بھی ہوں گی، میں

اُن نہروں کے متعلق خود دجال سے زیادہ جانتا ہوں: ایک نہر ہوگی، جس کو وہ جنت کہتا ہوگا۔ دوسری نہر، جسے وہ آگ کہتا ہوگا۔ بس جو شخص اس کی جنت میں داخل ہو گیا دراصل وہ جہنم اور آگ میں داخل ہوا۔ اور جو کوئی اُس کی کہی ہوئی آگ میں داخل ہوا درحقیقت وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ اُس کے ساتھ شیاطین کو بھیج دے گا جو لوگوں سے ہم کلام ہوں گے، دجال کے ساتھ ایک بہت بڑا فتنہ ہوگا۔ وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا، جس کو عام لوگ دیکھیں گے۔ وہ ایک انسان کو ناحق قتل کرے گا اور پھر اُسے زندہ بھی کر دے گا، اس کو لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ لیکن دجال اس کے علاوہ کسی دوسرے انسان پر قدرت نہیں پا سکے گا، پھر وہ کہے گا: کیا یہ کام رب کے علاوہ کوئی کر سکتا ہے؟ یعنی وہ خود کو رب ہونے کا دعویٰ کرے گا۔" آپ ﷺ نے مزید فرمایا: پھر مسلمان شام کے ایک دھواں والے پہاڑ کی طرح راہ فرار اختیار کر لیں گے، لیکن دجال اُن کے پاس آجائے گا اور ان کا محاصرہ کر لے گا، اور ان کا محاصرہ سخت کر دے گا اور شدید مصیبت میں مبتلا کر دے گا: پھر فجر یا سحری کے وقت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے اور وہ لوگوں کو پکار کر کہیں گے: اس کذاب خبیث کی طرف نکلنے سے تمہیں کس شے نے روک رکھا ہے؟ لوگ کہیں گے: یہ تو کوئی غیبی انسان معلوم ہوتا ہے؛ لیکن جب چل کر جائیں گے اور دیکھیں گے تو وہ سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہوں گے۔ نماز کھڑی ہوگی تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے کہا جائے گا: اے روح اللہ! آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھائیے۔ وہ فرمائیں گے کہ تمہارے امام کو ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھانی چاہیے۔ الغرض نمازِ فجر ادا کر کے یہ سب لوگ دجال کی طرف نکل کھڑے ہوں گے۔ وہ کذاب (دجال) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی یوں گھلنے (پگھلنے) لگے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔ پس سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اس کی طرف جائیں گے اور اسے قتل کر ڈالیں گے۔

16045...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الدَّجَّالُ أَعْوَرُ، وَهُوَ أَشَدُّ الْكَذَّابِينَ))

حسن: رواه أحمد: (14569)

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال بھینگا ہوگا اور وہ سے سب بڑا جھوٹا ہوگا۔''

16046...... عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ أَكْثَرُ خُطْبَتِهِ حَدِيثًا، حَدَّثَنَاهُ عَنِ الدَّجَّالِ، وَحَذَّرَنَاهُ، فَكَانَ مِنْ قَوْلِهِ أَنْ قَالَ: إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ، مُنْذُ ذَرَأَ اللّٰهُ ذُرِّيَّةَ آدَمَ، أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَّرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ، وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ، وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ، فَأَنَا حَجِيجٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ، وَإِنْ يَخْرُجْ مِنْ بَعْدِي، فَكُلُّ امْرِءٍ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، وَإِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ، وَالْعِرَاقِ، فَيَعِيثُ يَمِينًا وَيَعِيثُ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوا، فَإِنِّي سَأَصِفُهُ لَكُمْ صِفَةً لَمْ يَصِفْهَا إِيَّاهُ نَبِيٌّ قَبْلِي، إِنَّهُ يَبْدَأُ، فَيَقُولُ: أَنَا نَبِيٌّ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي، ثُمَّ يُثَنِّي فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ وَلَا تَرَوْنَ رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا، وَإِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٍ أَوْ غَيْرِ كَاتِبٍ، وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنَّ مَعَهُ جَنَّةً وَنَارًا، فَنَارُهُ جَنَّةٌ، وَجَنَّتُهُ نَارٌ، فَمَنِ ابْتُلِيَ بِنَارِهِ، فَلْيَسْتَغِثْ بِاللّٰهِ، وَلْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ الْكَهْفِ فَتَكُونَ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا، كَمَا كَانَتِ النَّارُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَقُولَ لِأَعْرَابِيٍّ: أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ لَكَ أَبَاكَ وَأُمَّكَ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَتَمَثَّلُ لَهُ شَيْطَانَانِ فِي صُورَةِ أَبِيهِ، وَأُمِّهِ، فَيَقُولَانِ: يَا بُنَيَّ، اتَّبِعْهُ، فَإِنَّهُ رَبُّكَ، وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يُسَلَّطَ عَلَى نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، فَيَقْتُلَهَا، وَيَنْشُرَهَا بِالْمِنْشَارِ، حَتَّى يُلْقَى شِقَّتَيْنِ، ثُمَّ يَقُولَ: انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا، فَإِنِّي أَبْعَثُهُ الْآنَ، ثُمَّ يَزْعُمُ أَنَّ لَهُ رَبًّا غَيْرِي، فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ، وَيَقُولُ لَهُ الْخَبِيثُ: مَنْ رَبُّكَ؟

فَيَقُولُ رَبِّىَ اللّٰهُ، وَأَنْتَ عَدُوُّ اللّٰهِ، أَنْتَ الدَّجَّالُ، وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ بَعْدُ أَشَدَّ بَصِيرَةً بِكَ مِنِّى الْيَوْمَ))

قَالَ: ((وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَمُرَّ بِالْحَىِّ فَيُكَذِّبُونَهُ، فَلَا تَبْقَى لَهُمْ سَائِمَةٌ إِلَّا هَلَكَتْ، وَإِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَمُرَّ بِالْحَىِّ فَيُصَدِّقُونَهُ، فَيَأْمُرَ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرَ، وَيَأْمُرَ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتَ، حَتَّى تَرُوحَ مَوَاشِيهِمْ، مِنْ يَوْمِهِمْ ذَلِكَ أَسْمَنَ مَا كَانَتْ وَأَعْظَمَهُ، وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، وَأَدَرَّهُ ضُرُوعًا، وَإِنَّهُ لَا يَبْقَى شَىْءٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَّا وَطِئَهُ، وَظَهَرَ عَلَيْهِ، إِلَّا مَكَّةَ، وَالْمَدِينَةَ، لَا يَأْتِيهِمَا مِنْ نَقْبٍ مِنْ نِقَابِهِمَا إِلَّا لَقِيَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِالسُّيُوفِ صَلْتَةً، حَتَّى يَنْزِلَ عِنْدَ الظُّرَيْبِ الْأَحْمَرِ، عِنْدَ مُنْقَطَعِ السَّبَخَةِ، فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَلَا يَبْقَى مُنَافِقٌ، وَلَا مُنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ، فَتَنْفِى الْخَبَثَ مِنْهَا كَمَا يَنْفِى الْكِيرُ، خَبَثَ الْحَدِيدِ، وَيُدْعَى ذَلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْخَلَاصِ))

فَقَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ بِنْتُ أَبِى الْعَكَرِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ، وَجُلُّهُمْ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ، فَبَيْنَمَا إِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ يُصَلِّى بِهِمُ الصُّبْحَ، إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحَ، فَرَجَعَ ذَلِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ، يَمْشِى الْقَهْقَرَى، لِيَتَقَدَّمَ عِيسَى يُصَلِّى بِالنَّاسِ، فَيَضَعُ عِيسَى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: تَقَدَّمْ فَصَلِّ، فَإِنَّهَا لَكَ أُقِيمَتْ، فَيُصَلِّى بِهِمْ إِمَامُهُمْ، فَإِذَا انْصَرَفَ، قَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: افْتَحُوا الْبَابَ، فَيُفْتَحُ، وَوَرَاءَهُ الدَّجَّالُ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ يَهُودِىٍّ، كُلُّهُمْ ذُو سَيْفٍ مُحَلًّى وَسَاجٍ، فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ الدَّجَّالُ ذَابَ، كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِى الْمَاءِ، وَيَنْطَلِقُ هَارِبًا، وَيَقُولُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِى فِيكَ ضَرْبَةً، لَنْ تَسْبِقَنِى بِهَا، فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ اللُّدِّ

الشَّرْقِيِّ، فَيَقْتُلُهُ، فَيَهْزِمُ اللّٰهُ الْيَهُودَ، فَلَا يَبْقَى شَيْءٌ مِمَّا خَلَقَ اللّٰهُ يَتَوَارَى بِهِ يَهُودِيٌّ إِلَّا أَنْطَقَ اللّٰهُ ذَلِكَ الشَّيْءَ، لَا حَجَرَ، وَلَا شَجَرَ، وَلَا حَائِطَ، وَلَا دَابَّةَ، إِلَّا الْغَرْقَدَةَ، فَإِنَّهَا مِنْ شَجَرِهِمْ، لَا تَنْطِقُ، إِلَّا قَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ الْمُسْلِمَ هَذَا يَهُودِيٌّ، فَتَعَالَ اقْتُلْهُ))

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَإِنَّ أَيَّامَهُ أَرْبَعُونَ سَنَةً، السَّنَةُ كَنِصْفِ السَّنَةِ، وَالسَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَآخِرُ أَيَّامِهِ كَالشَّرَرَةِ، يُصْبِحُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَابِ الْمَدِينَةِ، فَلَا يَبْلُغُ بَابَهَا الْآخَرَ حَتَّى يُمْسِيَ، فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ الْقِصَارِ؟ قَالَ: تَقْدُرُونَ فِيهَا الصَّلَاةَ كَمَا تَقْدُرُونَهَا فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ الطِّوَالِ، ثُمَّ صَلُّوا، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَيَكُونُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أُمَّتِي حَكَمًا عَدْلًا، وَإِمَامًا مُقْسِطًا، يَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَذْبَحُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَتْرُكُ الصَّدَقَةَ، فَلَا يُسْعَى عَلَى شَاةٍ، وَلَا بَعِيرٍ، وَتُرْفَعُ الشَّحْنَاءُ، وَالتَّبَاغُضُ، وَتُنْزَعُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ، حَتَّى يُدْخِلَ الْوَلِيدُ يَدَهُ فِي فِي الْحَيَّةِ، فَلَا تَضُرَّهُ، وَتُفِرَّ الْوَلِيدَةُ الْأَسَدَ، فَلَا يَضُرُّهَا، وَيَكُونَ الذِّئْبُ فِي الْغَنَمِ كَأَنَّهُ كَلْبُهَا، وَتُمْلَأُ الْأَرْضُ مِنَ السِّلْمِ كَمَا يُمْلَأُ الْإِنَاءُ مِنَ الْمَاءِ، وَتَكُونُ الْكَلِمَةُ وَاحِدَةً، فَلَا يُعْبَدُ إِلَّا اللّٰهُ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا، وَتُسْلَبُ قُرَيْشٌ مُلْكَهَا، وَتَكُونُ الْأَرْضُ كَفَاثُورِ الْفِضَّةِ، تُنْبِتُ نَبَاتَهَا بِعَهْدِ آدَمَ حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الْقِطْفِ مِنَ الْعِنَبِ فَيُشْبِعَهُمْ، وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الرُّمَّانَةِ فَتُشْبِعَهُمْ، وَيَكُونَ الثَّوْرُ بِكَذَا وَكَذَا مِنَ الْمَالِ، وَتَكُونَ الْفَرَسُ بِالدُّرَيْهِمَاتِ))

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا يُرْخِصُ الْفَرَسَ؟ قَالَ لَا تُرْكَبُ لِحَرْبٍ أَبَدًا، قِيلَ لَهُ: فَمَا يُغْلِي الثَّوْرَ؟ قَالَ تُحْرَثُ الْأَرْضُ كُلُّهَا، وَإِنَّ قَبْلَ خُرُوجِ

الدَّجَّالِ ثَلاثَ سَنَوَاتٍ شِدَادٍ ، يُصِيبُ النَّاسَ فِيهَا جُوعٌ شَدِيدٌ ، يَأْمُرُ اللّٰهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الْأُولَى أَنْ تَحْبِسَ ثُلُثَ مَطَرِهَا ، وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا ، ثُمَّ يَأْمُرُ السَّمَاءَ ، فِي الثَّانِيَةِ فَتَحْبِسُ ثُلُثَيْ مَطَرِهَا ، وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا ، ثُمَّ يَأْمُرُ اللّٰهُ السَّمَاءَ ، فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ ، فَتَحْبِسُ مَطَرَهَا كُلَّهُ ، فَلَا تُقْطِرُ قَطْرَةً ، وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ ، فَتَحْبِسُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ ، فَلَا تُنْبِتُ خَضْرَاءَ ، فَلَا تَبْقَى ذَاتُ ظِلْفٍ إِلَّا هَلَكَتْ ، إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ ، قِيلَ : فَمَا يُعِيشُ النَّاسُ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ؟ قَالَ التَّهْلِيلُ ، وَالتَّكْبِيرُ ، وَالتَّسْبِيحُ ، وَالتَّحْمِيدُ ، وَيُجْرَى ذَلِكَ عَلَيْهِمْ مُجْرَى الطَّعَامِ))

سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے میں زیادہ تر دجال کے بارے میں گفتگو فرمائی، اور ہمیں اس سے ڈرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خطبے میں یہ بھی فرمایا:

حسن: رواه ابن ماجه: (4077) .

''اللہ تعالیٰ نے جب سے سیدنا آدم علیہ السلام کی اولاد کو پیدا فرمایا ہے، زمین میں دجال سے بڑا فتنہ ظاہر نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا، اس نے اپنی امت کو دجال سے ضرور ڈرایا۔ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔ وہ یقیناً تمہارے اندر ہی ظاہر ہوگا، اور دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ میں تمھیں اس کی ایسی علامتیں بتاؤں گا جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے نہیں بتائیں۔ وہ ابتدا میں کہے گا: میں نبی ہوں، حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ پھر وہ دوسرا دعویٰ کرتے ہوئے کہے گا: میں تمہارا رب ہوں، حالانکہ تم مرنے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتے۔ اور وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں۔ اس کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) کافر لکھا ہوا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن پڑھ لے گا۔

اس کے فتنے میں یہ چیز بھی ہے کہ اس کے ساتھ جنت اور جہنم ہوگی۔ اس کی جہنم (حقیقت

میں) جنت ہوگی اور اس کی جنت (اصل میں) جہنم ہوگی ۔ جسے اس کی جہنم کی آزمائش کا سامنا کرنا پڑے، وہ اللہ سے فریاد کرے اور سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، وہ اس کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جائے گی، جیسے سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر آگ (ٹھنڈی اور سلامتی والی) ہوگئی تھی ۔ اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہے کہ وہ ایک اعرابی سے کہے گا: اگر میں تیرے والدین کو زندہ کردوں تو کیا تو تسلیم کرلے گا کہ میں تیرا رب ہوں؟ وہ کہے گا: ہاں ۔ (فوراً) دو شیطان اس کے ماں باپ کی صورت میں ظاہر ہوں گے اور اسے کہیں گے: بیٹا! اس کی پیروی کرو، یہ تیرا رب ہے۔ اس کا ایک اور فتنہ یہ ہے کہ اسے ایک انسان پر قابو دیا جائے گا، وہ اسے قتل کرے گا، یعنی آرے سے چیر دے گا حتی کہ وہ انسان دو ٹکڑے ہوکر گر پڑے گا، پھر وہ (دوسرے لوگوں سے) کہے گا: میرے اس بندے کو دیکھنا، میں ابھی اسے زندہ کروں گا، وہ پھر بھی یہی کہے گا کہ اس کا میرے سوا کوئی اور رب ہے۔ اللہ تعالی اس شخص کو زندہ کردے گا۔ خبیث (دجال) اسے کہے گا: تیرا رب کون ہے؟ وہ (مومن) کہے گا: میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن ہے۔ تو دجال ہے۔ اللہ کی قسم! تیرے بارے میں جتنی سمجھ مجھے آج آئی ہے ، پہلے نہیں آئی تھی۔

اس کا فتنہ یہ بھی ہے کہ وہ ایک قبیلے کے پاس سے گزرے گا، وہ اس کے دعویٰ کو تسلیم نہیں کریں گے۔ تب ان کا کوئی مویشی نہیں بچے گا، سب ہلاک ہوجائیں گے۔ ایک اور قبیلے کے پاس سے گزرے گا، وہ اس کے دعویٰ کو تسلیم کرلیں گے۔ وہ آسمان سے بارش برسانے کا حکم دے گا تو آسمان سے بارش برس جائے گی۔ اور زمین کو نباتات اگانے کا حکم دے گا تو وہ اگائے گی۔ اسی دن ان کے مویشی شام کو (چرکر) واپس آئیں گے تو بہت موٹے تازے ہوں گے ۔ ان کی کوکھیں خوب پھولی ہوئی اور ان کے تھن دودھ سے خوب بھرے ہوئے ہوں گے۔ وہ ساری زمین پر گھومے گا اور اپنا تسلط جمائے گا، سوائے مکہ اور مدینہ کے ۔ وہ جس درے سے بھی وہاں آئے گا، آگے سے اسے فرشتے ننگی تلواریں لیے ملیں گے حتی کہ وہ شور (کلر) زمین کے آخر میں سرخ ٹیلے کے پاس پڑاؤ ڈالے گا۔ تب مدینہ میں تین بار زلزلہ

آئے گا تو ہر منافق مرد اور منافق عورت شہر سے نکل کر اس کے پاس جائیں گے۔ (اس طرح) مدینے سے (کفر و نفاق کی) گندگی اس طرح نکل جائے گی جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل کو نکال دیتی ہے۔ وہ دن یوم نجات کہلائے گا۔

سیدہ ام شریک بنت ابو عکر رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! اس وقت اہل عرب کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: اس دن وہ کم ہوں گے۔ اور تقریباً سبھی (عربی) بیت المقدس میں ہوں گے۔ ان کا امام ایک نیک آدمی ہوگا۔ ان کا امام انھیں صبح کی نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے گا کہ اچانک اسی صبح سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (زمین پر) اتر آئیں گے۔ ان کا امام الٹے پاؤں پیچھے ہٹے گا تاکہ عیسیٰؑ لوگوں کو نماز پڑھائیں لیکن سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اس کے کندھوں کے درمیان (کمر پر) ہاتھ رکھ کر اسے فرمائیں گے: آپ ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں کیونکہ اقامت آپ کے لیے کہی گئی ہے، چنانچہ ان کا امام انھیں نماز پڑھائے گا۔ جب وہ فارغ ہوگا تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: دروازہ کھولو۔ دروازہ کھولا جائے گا تو آگے دجال موجود ہوگا۔ اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے۔ ہر ایک کے پاس مزین تلوار اور سبز چادر ہوگی۔ جب دجال آپ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔ چنانچہ وہ فرار ہو جائے گا۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میں تجھے ایک ضرب لگاؤں گا، تو مجھ سے بھاگ کر اس سے بچ نہیں سکتا۔ آپ علیہ السلام اسے لُد شہر کے مشرقی دروازے پر جا پکڑیں گے اور قتل کر دیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے دے گا۔ اللہ کی پیدا کی ہوئی جس چیز کے پیچھے بھی کوئی یہودی چھپے گا اس چیز کو اللہ بولنے کی طاقت دے دے گا، خواہ وہ کوئی پتھر ہو یا درخت، باغ کی دیوار ہو یا جانور مگر غرقد، جوان (یہودیوں) کا درخت ہے، وہ نہیں بولے گا۔ باقی ہر چیز کہے گی: اے اللہ کے مسلمان بندے! یہ (میرے پیچھے) یہودی ہے آ کر اسے قتل کر دے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی مدت چالیس سال ہے۔ ایک سال چھ ماہ کے برابر ہوگا، ایک سال ایک مہینے جتنا، ایک سال ایک ہفتے جتنا اور اس کے آخری دن چنگاری کی طرح

ہوں گے۔ آدمی صبح کو شہر کے دروازے پر ہوگا اور دوسرے دروازے تک پہنچنے سے پہلے شام ہوجائے گی۔ عرض کیا گیا اللہ کے رسول! ہم ان چھوٹے چھوٹے دنوں میں نمازیں کس طرح پڑھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

جس طرح تم طویل دنوں میں اندازے سے نماز پڑھتے تھے، اسی طرح ان (مختصر) دنوں میں بھی (وقت کا) اندازہ کر کے نمازیں ادا کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ ابن مریمؑ میری امت میں انصاف کرنے والے جج اور عادل امام ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو ذبح کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے، صدقہ لینا بند کر دیں گے، اس لیے کسی بکری یا اونٹ کی زکاۃ نہیں لی جائے گی۔ آپس کی ناراضی اور دشمنی ختم ہوجائے گی۔ زہریلے جانوروں کا زہر نہیں رہے گا حتی کہ بچہ سانپ کے منہ میں ہاتھ ڈالے گا تو سانپ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔ اور بچی شیر کو بھگا دے گی، وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔ بھیڑ بکریوں میں ایسے ہوگا جیسے ریوڑ کا کتا ہوتا ہے۔ زمین امن سے اس طرح بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔ سب لوگ متحد ہوں گے۔ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کی جائے گی۔ جنگ نابود ہوجائے گی۔ قریش سے حکومت چھن جائے گی۔ زمین چاندی کے تھال کی طرح ہوجائے گی۔ اس کی پیداوار اسی طرح ہوگی جیسے آدم علیہ السلام کے زمانے میں ہوا کرتی تھی، حتی کہ کئی افراد مل کر انگوروں کا ایک خوشہ کھائیں گے تو سیر ہوجائیں گے۔ اور کئی افراد مل کر ایک انار کھائیں گے تو سیر ہوجائیں گے۔ ایک بیل اتنے اتنے مال کے بدلے ملے گا، اور ایک گھوڑا چند درہم کا مل جائے گا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے کہا: اللہ کے رسول! گھوڑا سستا کیوں ہوجائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر جنگ کے لیے سواری نہیں کی جائے گی۔ انھوں نے کہا: بیل کیوں مہنگا ہوگا؟ فرمایا ساری زمین پر کاشت کاری ہوگی۔ اور دجال کے ظاہر ہونے سے پہلے تین سخت سال آئیں گے۔ ان میں لوگوں کو سخت بھوک کا سامنا ہوگا۔ پہلے سال اللہ کے حکم سے آسمان تہائی بارش روک لے گا اور زمین تہائی پیداوار روک لے گی۔ دوسرے سال اللہ کے حکم سے آسمان دو

تہائی بارش روک لے گا اور زمین دوتہائی پیداوار روک لے گی۔ تیسرے سال اللہ کے حکم سے آسمان ساری بارش روک لے گا، ایک قطرہ بھی نہیں برسے گا۔ اور زمین ساری پیداوار روک لے گی۔ کوئی سبزہ نہیں اُگے گا، چنانچہ سارے مویشی ہلاک ہو جائیں گے مگر جو اللہ چاہے۔
عرض کیا گیا: اس زمانے میں لوگ کس طرح زندہ رہیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تہلیل و تکبیر اور تسبیح و تحمید کے ذریعے سے۔ یہ ان کے لیے کھانے کے قائم مقام ہو جائے گی۔

شرح الحديث:...... اس کے ایام چالیس سال تک ہوں گے۔ جس میں سال آدھے سال کی مانند ہوگا، اور سال ایک مہینے کے برابر ہوگا اور مہینہ ایک ہفتے کے برابر ہوگا۔
یہ مفہوم بیان کرنا خطا پر مبنی ہے۔ اس میں صحیح یہ بات یہ ہے دجال چالیس دن دنیا میں رہے گا۔ جس کا ایک دن سال کی مانند، پھر ایک دن مہینے کے برابر اور پھر ایک دن ہفتے کے مانند ہوگا اور باقی ایام تمہارے عام دنوں ہی طرح ہوں گے۔ یہی مفہوم صحیح روایات سے ثابت ہے۔

16047...... عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّةِ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ سِنِينَ، سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَ قَطْرِهَا، وَالْأَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا، وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا، وَالْأَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا، وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ، وَالْأَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ، فَلَا يَبْقَى ذَاتُ ضِرْسٍ، وَلَا ذَاتُ ظِلْفٍ مِنَ الْبَهَائِمِ، إِلَّا هَلَكَتْ وَإِنَّ أَشَدَّ فِتْنَةٍ، يَأْتِي الْأَعْرَابِيَّ فَيَقُولَ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ إِبِلَكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ قَالَ: فَيَقُولُ: بَلَى فَتَمَثَّلَ الشَّيَاطِينُ لَهُ نَحْوَ إِبِلِهِ كَأَحْسَنِ مَا تَكُونُ ضُرُوعُهَا، وَأَعْظَمِهِ أَسْنِمَةً قَالَ: وَيَأْتِي الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ أَخُوهُ، وَمَاتَ أَبُوهُ فَيَقُولُ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ أَبَاكَ، وَأَحْيَيْتُ لَكَ أَخَاكَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي رَبُّكَ فَيَقُولُ: بَلَى فَتَمَثَّلَ لَهُ الشَّيَاطِينُ نَحْوَ أَبِيهِ، وَنَحْوَ أَخِيهِ))
قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ لَهُ ثُمَّ رَجَعَ

قَالَتْ: وَالْقَوْمُ فِي اهْتِمَامٍ وَغَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ بِهِ قَالَتْ: فَأَخَذَ بِلُحْمَتَي الْبَابِ وَقَالَ: مَهْيَمْ أَسْمَاءُ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَقَدْ خَلَعْتَ أَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ قَالَ: وَإِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا حَيٌّ فَأَنَا حَجِيجُهُ، وَإِلَّا فَإِنَّ رَبِّي خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ قَالَتْ أَسْمَاءُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا وَاللّٰهِ لَنَعْجِنُ عَجِينَتَنَا فَمَا نَخْتَبِزُهَا حَتَّى نَجُوعَ، فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: يُجْزِيهِمْ مَا يُجْزِي أَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّقْدِيسِ))

وَزَادَ فِيهِ: فَمَنْ حَضَرَ مَجْلِسِي، وَسَمِعَ قَوْلِي فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ صَحِيحٌ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَأَنَّ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ، مَمْسُوحُ الْعَيْنِ، بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ))

حسن: رواه عبد الرزاق :(20821) وعنه أحمد: (27579).

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (ایک دن) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: ''دجال کے ظاہر ہونے سے پہلے تین سال ایسے ہوں گے کہ (ان میں برکت جاتی رہے گی اور لوگوں کے معاشی حالات میں ابتری پیدا کرنے والے مختلف حالات رونما ہوں گے۔ چنانچہ پہلے سال تو آسمان تہائی بارش کو اور زمین تہائی پیداوار کو روک لے گی (یعنی اور سالوں کے معمول کے برخلاف اس سال بارش ایک تہائی کم ہوگی اسی طرح زمین کی پیداوار میں بھی ایک تہائی کمی ہو جائے گی اگرچہ بارش کے پانی کے علاوہ دوسرے طریقوں سے زمین کی آبپاشی کی جائے گی) پھر دوسرے سال آسمان دو تہائی بارش کو اور زمین دو تہائی پیداوار کو روک لے گی اور پھر تیسرے سال آسمان تمام بارش کو اور زمین اپنی تمام پیداوار کو روک لے گی، یہاں تک کہ جس وقت دجال ظاہر ہوگا تو تمام روئے زمین پر قحط پھیل چکا ہوگا صرف انسان سخت ترین معاشی وغذائی بحران میں مبتلا ہونگے بلکہ مویشوں اور چوپایوں میں بھی بھکری پھیل چکی ہوگی۔

چنانچہ نہ تو کوئی گھر والا جانور باقی رہے گا اور نہ وحشی جانوروں میں سے کوئی دانت والا بلکہ سب ہلاک ہو جائیں گے اور اس کے برعکس اور وقت خزینے اور دفینے دجال کے تسلط میں ہوں گے اور غذائی ضروریات کی تکمیل اور آسائش وخوشحالی کے دوسرے ذرائع اس کے پاس ہوں گے، اس طرح لوگوں میں اپنی خدائی کا سکہ جمانے اور گمراہی کا سخت ترین فتنہ پھیلانے کے لیے وہ ان چیزوں کو استعمال کرے گا) چنانچہ اس کا سخت ترین فتنہ یہ ہوگا کہ وہ علم ودانائی سے بے بہرہ ایک دیہاتی کے پاس آئے گا اور اس سے کہے گا کہ مجھے بتا، اگر میں تیرے ان اونٹوں کو زندہ کر دوں (جو قحط کی وجہ سے مر گئے ہیں، تو کیا تو یہ تسلیم کرے گا کہ میں تیرا پروردگار ہوں: دیہاتی جواب دے گا کہ ہاں میں تجھے اپنا پروردگار مان لوں گا، تب دجال اس دیہاتی کے اونٹوں کی مانند شکل وصورت بنا کر لائے گا (اپنے تابعدار جنات اور شیاطین کو حکم دے گا کہ وہ اونٹوں کی شکل وصورت میں اس دیہاتی کے سامنے آجائیں، چنانچہ شیاطین اونٹ بن کر سامنے آجائیں گے) اور وہ اونٹ تھنوں کی درازی اور کوہانوں کی بلندی کے اعتبار سے اس کے اونٹوں سے بہتر معلوم ہوں گے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: (دجال کا اسی طرح کا ایک سخت ترین فتنہ یہ ہوگا کہ) پھر وہ ایک شخص کے پاس آئے گا جس کا باپ اور بھائی مر گئے ہوں گے۔ اور اس سے کہے گا کہ مجھے بتا، اگر میں تیرے (مرے ہوئے) بھائی اور باپ کو زندہ کر دوں تو کیا تو تسلیم کرے گا کہ میں تیرا پروردگار ہوں؟ وہ شخص جواب دے گا کہ ہاں! (میں تجھے اپنا پرودگار مان لوں گا) تب دجال (شیاطین کو) اس شخص کے بھائی اور باپ کی شکل وصورت میں پیش کر دے گا۔

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ فرما کر کسی ضرورت سے باہر تشریف لے گئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد مجلس میں تشریف لے آئے اس وقت حاضرین مجلس (دجال کے یہ حالات سن کر) فکر وغم کی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے حضرت اسماء کہتی ہیں کہ یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے تو (دجال کا ذکر کر کے) ہمارے دل نکال لیے ہیں (یعنی اس کا یہ حال سن کر ہمارے دل سخت مرعوب زدہ ہوگئے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا:

اگر (دجال نکلے اور فرض کرو) میں زندہ رہوں تو دلائل وحجت سے اس کو رفع کردوں گا، اور اگر وہ اس وقت نکلا جب میں دنیا میں موجود نہ ہونگا تو یقیناً میرا پروردگار ہر مؤمن کے لیے مرا وکیل وخلیفہ ہوگا (اس وقت اللہ تعالیٰ ہر صاحب ایمان کا حامی ومددگار ہوگا اور اس کے فتنہ وفساد سے محفوظ رکھے گا)۔ پھر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! بھوک کے وقت انسان کی بے صبری کا عالم تو یہ ہوتا ہے کہ ہم آٹا گوندھتے ہیں اور اس کی روٹی پکا کر فارغ بھی نہیں ہوتے ہیں کہ بھوک سے ہم بے چین ہو جاتے ہیں، تو (ایسی صورت میں اس وقت جب کہ قحط سالی پھیلی ہوئی ہوگی، غذائی اشیاء دجال کے تسلط میں ہوں گی اور کھانے پینے کی چیزیں صرف وہی شخص پا سکے گا جو دجال کی اتباع کرے گا) آخر مؤمنین کا کیا حال ہوگا (یعنی وہ اپنی بھوک پر کسی طرح قابو پائیں گے اور انہیں صبر و اقرار کس طرح ملے گا؟) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان کے لیے وہی چیز کافی ہوگی جو آسمان والوں یعنی فرشتوں کو کافی ہوتی ہے یعنی حق تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس۔"

ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: جو بھی میری مجلس میں حاضر ہے اور اس نے میری بات کو سن لیا ہے تو تم میں سے موجود شخص غائب تک یہ پیغام پہنچائے۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ بالکل صحیح ہیں، وہ بھینگا نہیں اور دجال آنکھ سے کانا ہے اور اس کی آنکھ ابھری ہوئی ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے جس کو ہر پڑھا لکھا اور جاہل مسلمان پڑھ لے گا۔

شرح الحدیث:...... (فَإِنَّ رَبِّی خَلِیفَتِی من بعدی) اس کا مفہوم یہ ہے کہ میرا رب میرے بعد دجال اور اس کے شر سے تمہاری حفاظت کرنے والا ہے۔

یہاں خلیفہ کا معنی محافظ ہے۔ جیسا کہ سفر کی دعا میں الفاظ ہیں: (والخلیفة فی الأهل) یعنی اللہ تعالیٰ گھر والوں کا محافظ ہے۔

16048......عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِی الدَّجَّالِ: ((أَعْوَرُ هِجَانٌ أَزْهَرُ كَأَنَّ رَأْسَهُ أَصَلَةٌ أَشْبَهُ النَّاسِ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَإِمَّا هَلَكَ الْهُلَّكُ فَإِنَّ رَبَّكُمْ تَعَالَى لَیْسَ بِأَعْوَرَ))

صحيح: رواه أحمد :(2148)، وابن خزيمة فى التوحيد: (54)، وابن حبان : (6796).

سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق فرمایا: ''وہ کانا ہوگا، سفید کھلتا ہوا رنگ ہوگا، اس کا سر سانپ کی طرح محسوس ہوگا، وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبدالعزی بن قطن کے مشابہہ ہوگا، اگر ہلاک ہونے والے ہلاک ہونے لگیں گے تو تم یاد رکھنا کہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔''

شرح الحديث:...... (هجان أزهر) کا معنی ہے: سفید اور کھلتا رنگ۔ (أصلة) حرف صاد اور لام پر زبر کے ساتھ ہے۔ جس کا معنی زہریلا سانپ جو چتکبرا ہو، جس کی گردن باریک اور سر چوڑا ہوتا ہے۔ اس لیے عرب چھوٹے سر والے شخص کو جو بہت حرکت دیتا ہے، سانپ کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں۔

16049...... عَنْ أَبِى بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الدَّجَّالُ أَعْوَرُ بِعَيْنِ الشِّمَالِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ الْأُمِّيُّ وَالْكَاتِبُ))

حسن: رواه أحمد : (20401).

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جسے ہر ان پڑھ اور پڑھا لکھا آدمی پڑھ لے گا۔''

16050...... عَنْ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَلَا إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا قَدْ حَذَّرَ الدَّجَّالَ أُمَّتَهُ هُوَ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُسْرَى بِعَيْنِهِ الْيُمْنَى ظُفْرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَخْرُجُ مَعَهُ وَادِيَانِ أَحَدُهُمَا جَنَّةٌ وَالْآخَرُ نَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ مَعَهُ مَلَكَانِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُشْبِهَانِ نَبِيَّيْنِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَوْ

شِئْتُ سَمَّيْتُهُمَا بِأَسْمَائِهِمَا وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمَا وَاحِدٌ مِنْهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَذَلِكَ فِتْنَةٌ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ أَلَسْتُ أُحْيِي وَأُمِيتُ فَيَقُولُ لَهُ أَحَدُ الْمَلَكَيْنِ كَذَبْتَ مَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا صَاحِبُهُ فَيَقُولُ لَهُ صَدَقْتَ فَيَسْمَعُهُ النَّاسُ فَيَظُنُّونَ إِنَّمَا يُصَدِّقُ الدَّجَّالَ وَذَلِكَ فِتْنَةٌ ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهُ فِيهَا فَيَقُولُ هَذِهِ قَرْيَةُ ذَلِكَ الرَّجُلِ ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الشَّامَ فَيُهْلِكُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ عَقَبَةِ أَفِيقَ))

حسن: رواه أحمد :(21929)، والطبرانيّ في الكبير: 7/98.

سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، یاد رکھو! اس کی بائیں آنکھ کانی ہوگی اور اس کی دائیں آنکھ پر ایک موٹی پھلی ہوگی ، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا ، اس کے پاس جنت اور جہنم کی تمثیلی دو وادیاں ہوں گے ، اگر میں چاہوں تو ان دونبیوں اور ان کے آباؤ اجداد کا نام بھی بتا سکتا ہوں ، ان میں سے ایک اس کی دائیں جانب ہوگا اور دوسرا بائیں جانب اور یہ ایک آزمائش ہوگی ۔

پھر دجال کہے گا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں ؟ کیا میں زندگی اور موت نہیں دیتا؟ ان میں سے ایک فرشتہ کہے گا تو جھوٹ بولتا ہے، لیکن یہ بات اس کے ساتھی فرشتے کے علاوہ کوئی انسان نہ سن سکے گا، اس کا ساتھی اس سے کہے گا کہ تم نے سچ کہا، اس کی آواز لوگ سن لیں گے اور یہ سمجھیں گے کہ وہ دجال کی تصدیق کر رہا ہے حالانکہ یہ ایک آزمائش ہوگی ، پھر وہ روانہ ہوگا یہاں تک کہ مدینہ منورہ جا پہنچے گا لیکن اسے وہاں داخل ہونے کی اجازت نہیں ملے گی اور وہ کہے گا کہ یہ اس آدمی کا شہر ہے، پھر وہ وہاں سے چل کر شام پہنچے گا اور اللہ تعالیٰ اسے افیق نامی گھاٹی کے قریب ہلاک کروادے گا۔“

16051...... عَنْعَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي ، فَقَالَ لِي : مَا يُبْكِيكِ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ، ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ

فبَكَيْتُ، فقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ يَخْرُجِ الدَّجَّالُ وَأَنَا حَيٌّ كَفَيْتُكُمُوهُ، وَإِنْ يَخْرُجْ بَعْدِي، فَإِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِي يَهُودِيَّةِ أَصْبَهَانَ، حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ فَيَنْزِلَ نَاحِيَتَهَا، وَلَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَكَانِ، فَيَخْرُجَ إِلَيْهِ شِرَارُ أَهْلِهَا حَتَّى الشَّامِ مَدِينَةٍ بِفِلَسْطِينَ بِبَابِ لُدٍّ))

وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ مَرَّةً: ((حَتَّى يَأْتِيَ فِلَسْطِينَ بَابَ لُدٍّ، فَيَنْزِلَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقْتُلَهُ، ثُمَّ يَمْكُثُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْأَرْضِ))

حسن: رواه أحمد: (24467).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جب میں رو رہی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تمہیں کس چیز نے رولایا ہے؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کیا تو میں رو پڑی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے ہوتے ہوئے دجال ظاہر ہو گیا تو میں تمہیں اس کا مقابل میں کافی ہو جاؤں گا۔ اگر وہ میرے بعد ظاہر ہوا تو تمہارا رب ایک آنکھ والا نہیں ہے، کیونکہ دجال اصفہان کے یہود میں نکلے گا، یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ آئے گا۔ اور اس کے اطراف می پڑاؤ ڈالے گا اور اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔ دجال کے پاس لوگوں میں سے بدترین لوگ اس کی طرف نکلیں گے یہاں تک کہ وہ فلسطین کے شہر لد کے دروازے پر آ جائے گا۔"

امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ کہا: یہاں تک کہ وہ مقام لد کے دروازے پر فلسطین میں آ جائے گا، اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اتر کر انہیں قتل کر دیں گے، پھر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک امام (حکمران) عادل، حاکم اور انصاف کرنے کے طور پر زمین پر رہیں گے۔"

16052...... عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ

أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمْ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ))

حسن: رواه الترمذی : (2237)، وابن ماجه: (4072)، وأحمد :(12)، والحاکم (4/527).

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: ''دجال مشرق (پورب) میں ایک جگہ سے نکلے گا جسے خراسان کہا جاتا ہے، اس کے پیچھے ایسے لوگ ہوں گے جن کے چہرے تہ بہ تہ ڈھال کی طرح ہوں گے۔''

شرح الحدیث:...... (يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ) اس کا مطلب ہے کہ جزیرہ عرب کے مشرقی جانب سے دجال کا ظہور ہوگا۔ جب کہ سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی صحیح مسلم (2937) میں یہ الفاظ نقل ہیں: کہ دجال شام اور عراق کے درمیانی کسی راہ سے نکلے گا۔

ان دونوں احادیث کے درمیان کوئی مخالفت اور تضاد نہیں ہے کہ وہ خراسان سے نکلے گا۔ کیوں کہ زمینی فاصلے بہت محدود ہو گئے ہیں، لمبی مسافت کو چند منٹوں / گھنٹوں میں طے کیا جا سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ دجال خراسان سے ظاہر ہو اور عراق و شام کے درمیانی راہ کو تھوڑے وقت میں پہنچ جائے، جس سے یہ گمان کیا جائے کہ وہ خراسان سے رونما ہوا ہے اور یہ بھی گمان کیا جائے کہ وہ عراق اور شام کے درمیانے کسی راستے سے نکلا ہے۔

16053...... عن أبی هريرة، عن النبی ﷺ قال: ((يخرج الدجال من هاهنا، وأشار نحو المشرق))

حسن: رواه ابن حبان :(6792) واللفظ له، والحاکم : (4/528).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال یہاں سے نکلے گا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ کے) مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔

16054 ...... عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا بِالْمَدِينَةِ وَقَدْ طَافَ النَّاسُ بِهِ وَهُوَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ: ((إِنَّ مِنْ بَعْدِكُمْ الْكَذَّابَ الْمُضِلَّ وَإِنَّ رَأْسَهُ مِنْ بَعْدِهِ حُبُكٌ حُبُكٌ حُبُكٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِنَّهُ سَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَمَنْ قَالَ لَسْتَ رَبَّنَا لَكِنَّ رَبَّنَا اللّٰهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْهِ أَنَبْنَا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكَ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهِ سُلْطَانٌ))

صحيح: رواه أحمد: (23159 ، 23487) .

ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں میں نے ایک آدمی کو دیکھا، جسے لوگوں نے اپنے حلقے میں گھیر رکھا تھا اور وہ کہہ رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (احادیث بیان کر رہا تھا) تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:
”تمہارے بعد ایک گمراہ کن کذاب آئے گا جس کے سر میں پیچھے سے راستے بنے ہوں گے اور وہ یہ دعویٰ کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں سو جو شخص یہ کہہ دے کہ تو ہمارا رب نہیں ہے ہمارا رب تو اللہ ہے ہم اسی پر توکل کرتے اور رجوع کرتے ہیں اور ہم تیرے شر سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں تو دجال کو اس پر تسلط حاصل نہیں ہوگا۔“

16055...... عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ، فقال: ((إِحْدَى عَيْنَيْهِ كأنها زُجَاجَةٌ خَضْرَاء ، وَتَعَوَّذُوْا بالله تبارك وتعالى من عذاب القبر))

صحيح: رواه أحمد :(21145، 21147) واللفظ له، والبخاري في التاريخ الكبير: (78 5/79) .

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اُس کی دو آنکھوں میں سے ایک آنکھ دجال کی آنکھ شیشے کی طرح سبز ہوگی اور تم اللہ تبارک وتعالیٰ سے عذاب قبر کی پناہ مانگا کرو۔“

16056...... عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: كُنْتُ بِالْكُوفَةِ، فَقِيلَ: خَرَجَ الدَّجَّالُ،

قَالَ: فَأَتَيْنَا عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ وَهُوَ يُحَدِّثُ، فَقُلْتُ: هَذَا الدَّجَّالُ قَدْ خَرَجَ، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَجلَستُ فَأَتَى عَلَيَّ الْعَرِّيفُ، فَقَالَ: هَذَا الدَّجَّالُ قَدْ خَرَجَ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ يُطَاعِنُونَهُ، قَالَ: اِجْلِسْ، فَجَلَسْتُ فَنُودِيَ إِنَّهَا كَذِبَةُ صَبَاغٍ، قَالَ: فَقُلْنَا يَا أَبَا سَرِيحَةَ مَا أَجْلَسْتَنَا إِلَّا لِأَمْرٍ فَحَدِّثْنَا، قَالَ: إِنَّ الدَّجَّالَ لَوْ خَرَجَ فِي زَمَانِكُمْ لَرَمَتْهُ الصِّبْيَانُ بِالْخَذْفِ، وَلَكِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ فِي بُغْضٍ مِنَ النَّاسِ، وَخِفَّةٍ مِنَ الدِّينِ، وَسُوءِ ذَاتِ بَيْنٍ، فَيَرِدُ كُلَّ مَنْهَلٍ، فَتُطْوَى لَهُ الْأَرْضُ طَيَّ فَرْوَةِ الْكَبْشِ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ، فَيَغْلِبُ عَلَى خَارِجِهَا وَيَمْنَعُ دَاخِلَهَا، ثُمَّ جَبَلَ إِيلِيَاءَ فَيُحَاصِرُ عِصَابَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَيَقُولُ لَهُمُ الَّذِينَ عَلَيْهِمْ مَا تَنْتَظِرُونَ بِهَذَا الطَّاغِيَةِ أَنْ تُقَاتِلُوهُ حَتَّى تَلْحَقُوا بِاللَّهِ أَوْ يُفْتَحَ لَكُمْ، فَيَأْتَمِرُونَ أَنْ يُقَاتِلُوهُ إِذَا أَصْبَحُوا، فَيُصْبِحُونَ وَمَعَهُمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ وَيَهْزِمُ أَصْحَابَهُ، حَتَّى إِنَّ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ وَالْمَدَرَ، يَقُولُ: يَا مُؤْمِنُ هَذَا يَهُودِيٌّ عِنْدِي فَاقْتُلْهُ))

قَالَ: وَفِيهِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: هُوَ أَعْوَرُ وَرَبُّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَمَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ أُمِّيٌّ وَكَاتِبٌ، وَلَا يُسَخَّرُ لَهُ مِنَ الْمَطَايَا إِلَّا الْحِمَارُ، فَهُوَ رِجْسٌ عَلَى رِجْسٍ، ثُمَّ قَالَ: أَنَا لِغَيْرِ الدَّجَّالِ أَخْوَفُ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ ، قَالَ: فَقُلْنَا: مَا هُوَ يَا أَبَا سَرِيحَةَ؟ قَالَ: فِتَنٌ كَأَنَّهَا قِطَعُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، قَالَ: فَقُلْنَا: أَيُّ النَّاسِ فِيهَا شَرٌّ؟ قَالَ: كُلُّ خَطِيبٍ مُصْقِعٍ، وَكُلُّ رَاكِبٍ مُوضِعٍ ، قَالَ: فَقُلْنَا: أَيُّ النَّاسِ فِيهَا خَيْرٌ؟ قَالَ: كُلُّ غَنِيٍّ خَفِيٍّ ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِالْغَنِيِّ وَلَا بِالْخَفِيِّ ، قَالَ: فَكُنْ كَابْنِ اللَّبُونِ لَا ظَهْرَ فَيُرْكَبَ، وَلَا ضَرْعَ فَيُحْلَبَ))

صحيح: رواه الحاكم (4/529530).

سیدنا ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کوفہ میں تھا کہ یہ کہا جانے لگا: دجال نکل آیا ہے، وہ کہتے ہیں: ہم سیدنا حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، جب کہ وہ حدیث بیان کر رہے تھے، میں نے کہا: دجال ظاہر ہو چکا ہے؟ انھوں نے کہا: تم بیٹھ جاؤ! چنانچہ میں بیٹھ گیا۔ مجھ پر ایک ایک نجومی میرے پاس آیا اور کہنے لگا: دجال ظاہر ہو گیا ہے اور کوفہ والوں نے اس کے خلاف جنگ شروع کر دی ہے۔ انہوں نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، میں پھر بیٹھ گیا، پھر منادی کی گئی کہ وہ جھوٹا ہے، کذاب ہے۔ آپ کہتے ہیں۔ ہم نے کہا: اے ابوسریحہ! آپ نے ہمیں جس کام سے بٹھایا ہوا ہے، آپ ہمیں اس بارے میں حدیث سنائیں۔ انہوں نے فرمایا: اگر تمہارے زمانے میں دجال ظاہر ہو جائے تو اس کو بچے ہی مار ڈالیں گے، دجال اس وقت نکلے گا جب لوگوں کا آپس میں بغض ہوگا اور دین کے معاملات بہت ہلکے سمجھے جائیں گے، آپس کے تعلقات درست نہیں ہوں گے، وہ ہر گھاٹ پر آئے گا، اس کے لیے زمین سمیٹ دی جائے گی، جیسا کہ مینڈھے کی کھال (اتار کر تہہ کر لی جاتی ہے حتی کہ وہ مدینہ میں آئے گا، وہ مدینہ کے باہر کے لوگوں پر غالب آ جائے گا اور اس کے اندر والوں پر غالب نہیں آ سکے گا۔ پھر وہ ایلیاء کی طرف جائے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت کا محاصرہ کر لے گا، یہ لوگ آپس میں مشورہ کریں گے کہ تم لوگ اس سرکش کے ساتھ جہاد کرنے میں کس بات کا انتظار کر رہے ہو؟ تم جہاد کرو اللہ تعالی سے جاملو، یا فتح حاصل کرلو، وہ یہ فیصلہ کرلیں گے کہ صبح کے وقت جنگ شروع کر دی جائے گی، لیکن جب صبح ہوئی تو سیدنا عیسی علیہ السلام یا ان کے ہمراہ ہوں گے، وہ دجال کو قتل کریں گے، اس کے ساتھیوں کو شکست دیں گے حتی کہ درخت، پھر اور جھاڑیاں پکار پکار کر کہیں گے: اے مومن! یہ میرے پاس یہودی ہے، اس کو قتل کر دو۔''

اس میں تین نشانیاں ہوں گی، وہ کانا ہوگا جبکہ تمہارا رب ایسا نہیں ہے، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا، ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ اس کو پڑھے گا، وہ صرف گدھے پر سواری کرے گا۔ وہ پلید در پلید ہوگا، پھر فرمایا: مجھے اپنے اوپر اور تم پر دجال کے علاوہ بھی ایک بہت بڑا ڈر ہے، ہم نے پوچھا: اے ابوسریحہ! وہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے فرمایا: اندھیری رات کی طرح فتنے آئیں

گے۔ ہم نے کہا: ان فتنوں میں سب سے برا شخص کون ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: ہر فصیح و بلیغ خطیب اور تیز اونٹ پر سواری کرنے والا۔ ہم نے کہا: ان فتنوں کے زمانے میں سب سے افضل کون ہوگا؟ فرمایا: ہر پوشیدہ مالدار۔ میں نے کہا: میں تو نہ ہی مالدار ہوں اور نہ ہی پوشیدہ ہوں، فرمایا: تو اونٹ کے چھوٹے بچے کی طرح ہو جا، نہ تو اس کی پشت پر بوجھ لا دا جاتا ہے اور نہ ہی اس میں دودھ دوہا جائے۔''

شرح الحديث:...... (حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ، فَيَغْلِبُ عَلَى خَارِجِهَا وَيَمْنَعُ دَاخِلَهَا، ثُمَّ جَبَلَ إِيلِيَاءَ فَيُحَاصِرُ عِصَابَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ) ''حتی کہ دجال مدینہ منورہ آئے گا اور اس کے اطراف پر غالب آجائے گا اور اندرون مدینہ سے رک جائے گا، پھر وہ ایلیاء یعنی بیت المقدس کے پہاڑ کی طرف آئے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت کا محاصرہ کرے گا۔''

مسند احمد میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث گزشتہ صفحات میں نقل ہو چکی ہے کہ (فَيَفِرُّ الْمُسْلِمُونَ إِلَى جَبَلِ الدُّخَانِ بِالشَّامِ فَيَأْتِيهِمْ، فَيُحَاصِرُهُمْ، فَيَشْتَدُّ حِصَارُهُمْ) ممکن ہے کہ قرب قیامت روئے زمین پر مد و جزر کی بنا پر بہت سارے تغیرات رونما ہوں، یا اس کے علاوہ دیگر طبعی اسباب کی وجہ سے زمین کے بعض حصے قریب اور بعض مقامات دور ہو جائیں۔

16057...... عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: ((إِنَّ الدَّجَّالَ خَارِجٌ، وَهُوَ أَعْوَرُ، عَيْنِ الشِّمَالِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، وَإِنَّهُ يُبْرِءُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ، وَيُحْيِي الْمَوْتَى وَيَقُولُ لِلنَّاسِ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَمَنْ قَالَ: أَنْتَ رَبِّي فَقَدْ فُتِنَ، وَمَنْ قَالَ: رَبِّيَ اللّٰهُ حَتَّى يَمُوتَ، فَقَدْ عُصِمَ مِنْ فِتْنَتِهِ، وَلَا فِتْنَةَ بَعْدَهُ) عَلَيْهِ، وَلَا عَذَابَ، فَيَلْبَثُ فِي الْأَرْضِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يَجِيءُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ، مُصَدِّقًا بِمُحَمَّدٍ، وَعَلَى مِلَّتِهِ، فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ، ثُمَّ إِنَّمَا هُوَ

قِيَامُ السَّاعَةِ))

حسن: رواه أحمد :(20151)، والطبراني في الكبير: 6918، 6918.)

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دجال اس حال میں نکلے گا کہ وہ دائیں آنکھ سے بھینگا (کانا) عیب دار ہو گا۔ اُس کی آنکھ پر موٹا سفید مائل گوشت کا کوئے ہو گا۔ دجال مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست اور مُردے کو زندہ کردے گا۔ اور لوگوں سے کہے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ پس جس نے دجال کو کہا: تو میرا رب ہے، وہ تو فتنہ میں مبتلا ہو گیا۔ اور جس نے کہا: میرا رب صرف اللہ ہے، حتی کہ وہ اسی پر فوت ہو گیا، تو اُس کے فتنہ سے بچ گیا۔ دجال کے فتنے اور عذاب سے بڑا کوئی فتنہ نہیں ہے۔ جب تک اللہ چاہے گا وہ زمین میں رہے گا، پھر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مغرب کی جانب سے آئیں گے جو جناب رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرنے والے ہوں گے، اور آپ ہی دین پر ہوں گے اور آپ علیہ السلام دجال کا قتل کریں گے، پھر اس کے بعد بالآخر قیامت قائم ہو جائے گی۔

3...... باب يتبع الدجال من يهود أصبهان سبعون ألفا

دجال کی پیروی کرنے والے اصفہان کے ستر ہزار یہودی ہوں گے

16058 ...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ))

صحيح: رواه مسلم: (2944).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اصبہان کے یہودیوں میں سے ستر ہزار (یہودی) دجال کی پیروی کریں گے، ان (کے جسموں) پر طیلسان کی قبائیں (چادریں) ہوں گی۔

شرح الحديث:...... طیالسہ، چادر کی ایک قسم ہے، جو عجم لوگ استعمال کرتے ہیں۔

4......باب أن الدجال لا يدخل مكة والمدينة

یہ باب اس بیان میں ہے کہ دجال مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ داخل نہیں ہو گا

16059 ......عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللّٰهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ))

متفق عليه: رواه البخاري :(1881)، ومسلم : (123: 2943).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہر شہر میں دجال کا گزر ہو گا مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں نہیں (آئے گا) کیونکہ ان کے تمام راستوں پر فرشتے صف بستہ پہرا دیں گے۔ پھر مدینہ طیبہ اپنے مکینوں کو تین بار خوب زور سے ہلائے گا اور اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو اس سے نکال دے گا۔''

شرح الحديث:...... صحیح مسلم میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: (فينزل بالسبخة) ''پھر وہ ایک شوریلی زمین میں اترے گا'' مزید ایک روایت میں یہ لفظ بھی ہیں: (فيأتي سبخة الجرف، فيضرب رواقه) وہ (دجال) جرف کی شوریلی زمین میں آ کر اپنا خیمہ لگائے گا۔

16060 ...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ قَالَ وَلَا الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ))

صحيح: رواه البخاري : (7133).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''دجال مدینہ طیبہ تک آئے گا تو یہاں فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا، چنانچہ اگر اللہ نے چاہا تو دجال اس کے قریب نہیں آ سکے گا اور نہ یہاں طاعون ہی پھیلے گا۔''

16061 ...... عَنْ أَبِى بَكْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ))

صحيح: رواه البخاري: (1879) .

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مدینہ طیبہ میں دجال کا رعب وخوف داخل نہیں ہوگا۔ اس وقت مدینہ طیبہ کے سات دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے پر دو فرشتے پہرہ دیں گے۔''

16062 ...... عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ))

متفق عليه: رواه مالك فى الجامع (16) والبخارى: (7133)، ومسلم :485: 1379

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مدینہ طیبہ کے راستوں پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں نہ تو یہاں طاعون آ سکتا ہے اور نہ دجال ہی کو آنے کی ہمت ہوگی۔''

16063 ...... عَنْ أَبِى سَعِيدٍ الخدرى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَأْتِى الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِى تَلِى الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِى حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِى الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّى الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ))

متفق عليه: رواه البخارى :(7132)، ومسلم: 112: 2938 .

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دجال آئے گا اور اس کے لیے ناممکن ہوگا کہ وہ مدینہ طیبہ کے راستوں میں داخل ہو، چنانچہ مدینہ طیبہ کے قریب کسی شوریلی زمین پر قیام کرے گا۔ اس دن اس کے پاس ایک مردمومن جائے گا جو سب لوگوں سے بہتر ہوگا: وہ کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دی تھی۔ اس پر دجال کہے گا: تم ہی بتاؤ اگر میں اسے قتل کر دوں، پھر اسے زندہ کروں تو کیا تمہیں میرے معاملے میں کوئی شک وشبہ باقی رہے گا؟ لوگ کہیں گے: نہیں، چنانچہ دجال اس کو قتل کر دیگا، پھر اسے زندہ کر لے گا۔ اب وہ آدمی کہے گا: اللہ کی قسم! آج سے زیادہ مجھے تیرے معاملے میں پہلے اتنی بصیرت کبھی حاصل نہیں تھی۔ اس کے بعد دجال اسے قتل کرنے کا ارادہ کرے گا لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔''

16064 ...... عَنْ أَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ فَتَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُولُونَ لَهُ أَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُولُ أَعْمِدُ إِلَى هَذَا الَّذِى خَرَجَ قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَوَ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُولُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُولُونَ اقْتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ قَالَ فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَّالِ فَإِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدَّجَّالُ الَّذِى ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشَبَّحُ فَيَقُولُ خُذُوهُ وَشُجُّوهُ فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ أَوَ مَا تُؤْمِنُ بِی قَالَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِى الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِى قَائِمًا قَالَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَتُؤْمِنُ بِی فَيَقُولُ مَا ازْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِی بِأَحَدٍ مِنْ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيُجْعَلَ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ

إِلَى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ))

صحيح: رواه مسلم: (2938: 113).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال نکلے گا تو مومنوں میں سے ایک شخص اس کا رخ کرے گا، اسے اسلحہ بردار محافظ یعنی دجال کے اسلحہ بردار محافظ ملیں گے اور اس سے پوچھیں گے۔کہا: جانا چاہتے ہو؟ وہ کہے گا۔میں اس شخص کی طرف جانا چاہتا ہوں جو (اب) نمودار ہوا ہے وہ اس سے کہیں گے۔کیا تم ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتے؟ وہ کہے گا، ہمارے رب (کی ربوبیت اور صفات) میں کوئی پوشیدگی نہیں وہ (اس کی بات پر مطمئن نہ ہوتے ہوئے) کہیں گے۔ اس کو قتل کردو۔پھر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے۔کیا ہمارے رب نے ہمیں منع نہیں کیا تھا کہ اس (کے سامنے پیش کرنے) سے پہلے کسی کو قتل نہ کرو۔

وہ اسے دجال کے پاس لے جائیں گے۔وہ مومن جب اسے دیکھے گا تو کہے گا لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو دجال اس کے بارے میں حکم دے گا تو اس (کے اعضاء) کو کھینچ کر باندھ دیا جائے گا پھر وہ کہے گا: اسے پکڑو اور اس کا سر اور منہ توڑ دو،تو (مار مار کر) اس کا پیٹ اور اس کی کمر چوڑی کردی جائے گی۔فرمایا: پھر وہ (دجال) کہے گا۔کیا تم مجھ پر ایمان نہیں لاؤ گے؟ فرمایا: تو وہ کہے گا تم جھوٹے (بناوٹی) مسیح ہو۔فرمایا: پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا۔تو اس کی پیشانی سے اسے آری کے ساتھ چیرا جائے گا۔یہاں تک کے اس کے دونوں پاؤں الگ الگ کردیے جائیں گے۔فرمایا: پھر دجال دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا۔ پھر اس سے کہے گا۔کھڑے ہوجاؤ چنانچہ وہ سیدھا کھڑا ہوجائے گا۔فرمایا: وہ پھر اس سے کہے گا کیا مجھ پر ایمان لاتے

ہو؟ وہ کہے گا۔ (اس سب کچھ سے) تمھارے بارے میں میری بصیرت میں اضافے کے سوا اور کچھ نہیں ہوا۔ فرمایا: پھر وہ شخص کہے گا لوگو! یہ (دجال) اب میرے بعد لوگوں میں کسی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکے گا۔ فرمایا: دجال اسے ذبح کرنے کے لیے پکڑے گا تو اس کی گردن سے اس کی ہنسلی کی ہڈیوں تک (کا حصہ) تانبے کا بنایا جائے گا، وہ کسی طریقے سے (اسے ذبح) نہ کر سکے گا۔ فرمایا: تو وہ اس کے دونوں پاؤں اور دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اسے پھینکے گا۔ لوگ سمجھیں گے اس (دجال) نے اسے آگ میں پھینک دیا ہے جبکہ (اصل میں وہ) جنت میں ڈال دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہادت میں رب العالمین کے سامنے یہ شخص سب لوگوں سے بڑا ہے۔"

16065...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ، حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ))

صحيح: رواه مسلم: (1380: 466).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مشرق کی جانب سے مسیح دجال آئے گا، اس کا ارادہ مدینہ (میں داخلے کا) ہوگا، یہاں تک کہ وہ احد پہاڑ کے پیچھے اترے گا، پھر فرشتے اس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہیں وہ ہلاک ہو جائے گا۔"

16066...... عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ: ذَهَبْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذْكَرُ فِي الدَّجَّالِ، وَلَا تُحَدِّثْنَا عَنْ غَيْرِهِ وَإِنْ كَانَ مُصَدَّقًا قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَنْذَرْتُكُمُ الدَّجَّالَ ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ أُمَّتَهُ، وَإِنَّهُ فِيكُمْ أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ وَإِنَّهُ جَعْدٌ آدَمُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ، وَمَعَهُ جَبَلٌ مِنْ خُبْزٍ وَنَهْرٌ مِنْ مَاءٍ، وَإِنَّهُ

يُمْطِرُ الْمطرَ، وَلا يُنْبِتُ الشَّجرَ، وَإِنَّهُ يُسَلَّطُ عَلَى نَفْسٍ فَيقْتُلُها، وَلا يُسَلَّطُ عَلَى غيْرِهَا، وَإِنَّهُ يمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَربعِين صَباحًا يَبْلُغُ فِيهَا كُلَّ مَنْهَلٍ، وَلا يَقْربُ أَرْبعَةَ مَساجِدَ مَسْجِدَ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدَ الْمَدِينَةِ، وَمَسْجِدَ الطُّورِ، وَمَسْجِدَ الْأَقْصَى، وَمَا يُشَبَّهُ عَلَيْكُمْ، فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْس بِأَعْوَرَ))

صحيح: رواه أحمد :(23685) واللفظ له، وابن أبي شيبة في مصنفه: (38661).

سیدنا جنادہ بن ابی امیہ ازدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور ایک انصاری شخص ایک صحابی رسول کے پاس گئے، اور ہم نے عرض کیا: ہمیں ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، اور اس میں دجال کا ذکر کیا گیا ہو اور ہمیں اس کے علاوہ کسی دوسرے سے بیان نہ کریں۔

صحابی رسول نے کہا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور تین مرتبہ فرمایا: میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں، مجھ سے پہلے ہر نبی نے اپنی امت کو دجال کے متعلق ڈرایا ہے۔ لیکن اے امت! وہ اسی امت (محمدیہ) میں آئے گا، وہ گھنگھرالے بالوں والا، گندمی رنگت اور اس کی دائیں آنکھ دھنسی ہوئی ہوگی۔ اُس کے ساتھ ایک جنت ہو اور ایک جہنم ہوگی۔ اس کی آگ جنت اور اس کی جنت دراصل جہنم ہوگی۔

اس کے ساتھ روٹی (رزق) کا ایک پہاڑ ہوگا اور پانی کی نہر ہوگی۔ وہ بارش برسائے گا لیکن وہ نباتات نہیں اگائے گا، وہ ایک شخص پر غالب آئے گا اور اس کو قتل کر دے، لیکن اس کے علاوہ کسی دوسرے پر وہ غالب نہیں آسکے گا۔ وہ روئے زمین پر چالیس روز تک قیام کرے گا، وہ ہر گھاٹ والی جگہ تک پہنچے گا، لیکن وہ چار مسجدوں کے قریب نہیں جا سکے گا: مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور مسجد طور، اور وہ تم پر مشابہت ڈالے گا، لیکن تمہارا رب کانا نہیں ہے۔"

شرح الحدیث:...... اس حدیث میں مسجد اقصیٰ اور مسجد طور کا ذکر غریب ہے۔ جب کہ صحیح روایات میں یہ ہے کہ دجال مسجد حرام اور مسجد نبوی میں داخل نہیں ہو سکے۔

5...... باب ما يُعْصَمُ به من الدجّال

جو چیز دجال کے فتنے سے بچائے گی

16067...... عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آیَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَۃِ الْکَہْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ))

صحیح: رواہ مسلم: (809).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس (مسلمان) نے سورہ کہف کی پہلی دس آیات حفظ کرلیں، اسے دجال کے فتنے سے محفوظ کرلیا گیا۔''

16068...... عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ، قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : ((یَسْتَعِیذُ فِی صَلَاتِہِ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ))

متفق علیہ: رواہ البخاری: (7129)، ومسلم :(587).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ اپنی نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے۔''

16069...... عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ ، یُحَدِّثُ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ ، فَلْیَنْأَ عَنْہُ ، فَوَاللّٰہِ إِنَّ الرَّجُلَ لَیَأْتِیہِ وَہُوَ یَحْسِبُ أَنَّہُ مُؤْمِنٌ ، فَیَتَّبِعُہُ مِمَّا یَبْعَثُ بِہِ مِنَ الشُّبُہَاتِ أَوْ لِمَا یَبْعَثُ بِہِ مِنَ الشُّبُہَاتِ))

وفی روایۃ : (مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فلینأ عنہ) ثلاثا یقولہا۔

صحیح: رواہ أبوداود: (4319)، وأحمد : (19875، 19968)، وصحّحہ الحاکم (4/531).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص دجال کے متعلق سنے تو اس سے دور رہے۔ اللہ کی قسم! آدمی اس کے پاس آئے گا جب کہ وہ سمجھتا ہوگا

کہ وہ صاحب ایمان ہے، مگر ان شبہات کی بنا پر جو اس کی طرف سے اٹھائے جائیں گے اس کی اتباع کر بیٹھے گا۔“

شرح الحدیث:...... اس حدیث میں فتنوں اور شبہات کے پھوٹنے کی جگہوں سے دور رہنے پر ترغیب ہے، اسی طرح ثابت شدہ اسلامی روایات سے نفرت کرنے والوں سے بھی دور رہنا چاہیے۔

6...... باب قصة الجسّاسة

یہ باب جساسہ کے متعلق ہے

16070...... عَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيِّ شَعْبُ هَمْدَانَ ، أَنَّهُ سَأَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ فَقَالَ حَدِّثِينِي حَدِيثًا سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تُسْنِدِيهِ إِلَى أَحَدٍ غَيْرِهِ، فَقَالَتْ لَئِنْ شِئْتَ لَأَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَهَا أَجَلْ حَدِّثِينِي فَقَالَتْ نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ فَأُصِيبَ فِي أَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا تَأَيَّمْتُ خَطَبَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَوْلَاهُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَكُنْتُ قَدْ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ أُسَامَةَ فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَمْرِي بِيَدِكَ فَأَنْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْتَقِلِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ وَأُمُّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيفَانُ فَقُلْتُ سَأَفْعَلُ فَقَالَ لا تَفْعَلِي إِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ كَثِيرَةُ الضِّيفَانِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ أَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ

سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ وَلَكِنْ انْتَقِلِى إِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِى فِهْرٍ فِهْرِ قُرَيْشٍ وَهُوَ مِنْ الْبَطْنِ الَّذِى هِىَ مِنْهُ فَانْتَقَلْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِى سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِى مُنَادِى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِى الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ فِى صَفِّ النِّسَاءِ الَّتِى تَلِى ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّى وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِى حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِى كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِى أَنَّهُ رَكِبَ فِى سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ فَلَعِبَ بِهِمْ الْمَوْجُ شَهْرًا فِى الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَئُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِى الْبَحْرِ حَتَّى مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِى أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِى الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِى فَأَخْبِرُونِى مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنْ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِى سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هَذِهِ فَجَلَسْنَا فِى

أَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لا يُدْرَى مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقُلْنَا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اعْمِدُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِى الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَقَالَ أَخْبِرُونِى عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ أَىِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِى عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ قُلْنَا عَنْ أَىِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِىَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ أَمَا إِنَّ مَاءَ هَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِى عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوا عَنْ أَىِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِى الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِىَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِى عَنْ نَبِىِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قَالُوا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنْ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّى مُخْبِرُكُمْ عَنِّى إِنِّى أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّى أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِى فِى الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِى الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِى أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَىَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِى مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِى عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِى الْمِنْبَرِ: هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِى الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِى حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِى كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنْ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِى بَحْرِ الشَّأْمِ أَوْ

بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صحيح: رواه مسلم: (2942).

عامر بن شراحیل شعبی رحمہ اللہ نے جن کا تعلق شعب ہمدان سے تھا، حدیث بیان کی، انھوں نے ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، وہ اولین ہجرت کرنے والوں میں سے تھیں کہ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (بلاواسطہ) سنی ہو۔ وہ بولیں کہ اچھا، اگر تم یہ چاہتے ہو تو میں بیان کروں گی۔ انہوں نے کہا کہ ہاں بیان کرو۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے ابن مغیرہ سے نکاح کیا اور وہ ان دنوں قریش کے عمدہ جوانوں میں سے تھے، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلے ہی جہاد میں شہید ہو گئے۔ جب میں بیوہ ہوگئی تو مجھے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے چند کے ساتھ آ کر نکاح کا پیغام دیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مولیٰ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے پیغام بھیجا۔ اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث سن چکی تھی کہ جو شخص مجھ سے محبت رکھے، اس کو چاہئے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے بھی محبت رکھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اس بارے میں گفتگو کی تو میں نے کہا کہ میرے کام کا اختیار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس سے چاہیں نکاح کر دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ام شریک کے گھر چلی جاؤ اور ام شریک انصار میں ایک مالدار عورت تھی اور اللہ کی راہ میں بہت زیادہ خرچ کرتی تھیں، اس کے پاس مہمان اترتے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ بہت اچھا، میں ام شریک کے پاس چلی جاؤں گی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ام شریک کے پاس مت جا اس کے پاس مہمان بہت آتے ہیں اور مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ کہیں تیری اوڑھنی گر جائے یا تیری پنڈلیوں پر سے کپڑا ہٹ جائے اور لوگ تیرے بدن میں سے وہ دیکھیں جو تجھے برا لگے گا۔ تم اپنے چچا کے بیٹے سیدنا عبداللہ بن عمرو ابن ام

مکتوم رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جاؤ اور وہ بنی فہر میں سے ایک شخص تھا اور فہر قریش کی ایک شاخ ہے اور وہ اس قبیلہ میں سے تھا جس میں سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ پھر سیدہ فاطمہ نے کہا کہ میں ان کے گھر میں چلی گئی۔

جب میری عدت گزر گئی تو میں نے پکارنے والے کی آواز سنی اور وہ پکارنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی تھا، وہ پکار رہا تھا کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ میں بھی مسجد کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں اس صف میں تھی جس میں عورتیں لوگوں کے پیچھے تھیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی تو منبر پر بیٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہ پر رہے۔ پھر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں اکٹھا کیا ہے؟ صحابہ بولے کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں نے تمہیں رغبت دلانے یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا، بلکہ اس لیے جمع کیا کہ تمیم داری ایک نصرانی تھا، وہ آیا اور اس نے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھ سے ایک حدیث بیان کی جو اس حدیث کے موافق ہے جو میں تم سے دجال کے بارے میں بیان کیا کرتا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ وہ یعنی تمیم سمندر کے جہاز میں تیس آدمیوں کے ساتھ سوار ہوا جو لخم اور جذام کی قوم میں سے تھے، پس ان سے ایک مہینہ بھر سمندر کی لہریں کھیلتی رہیں۔ پھر وہ لوگ سمندر میں ڈوبتے سورج کی طرف ایک جزیرے کے کنارے جا لگے۔ پس وہ جہاز سے پلوار (یعنی چھوٹی کشتی) میں بیٹھے اور جزیرے میں داخل ہو گئے وہاں ان کو ایک جانور ملا جو کہ بھاری دم، بہت بالوں والا کہ اس کا اگلا پچھلا حصہ بالوں کے ہجوم سے معلوم نہ ہوتا تھا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ اے کمبخت تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ میں جاسوس ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ جاسوس کیا؟ اس نے کہا کہ اس مرد کے پاس چلو جو دیر میں ہے، کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔ سیدنا تمیم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب اس نے مرد کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں شیطان نہ ہو۔ تمیم نے کہا کہ پھر ہم دوڑتے ہوئے (یعنی جلدی) دیر میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہاں ایک بڑے قد کا آدمی ہے

کہ ہم نے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے اور دونوں زانوں سے ٹخنوں تک لوہے سے جکڑا ہوا تھا۔ہم نے کہا کہ اے کمبخت! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا تم میری خبر پر قابو پا گئے ہو (یعنی میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جائے گا)، تم اپنا حال بتاؤ کہ تم کون ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہیں، سمندر میں جہاز میں سوار ہوئے تھے، لیکن جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو جوش میں پایا پھر ایک مہینے کی مدت تک لہر ہم سے کھیلتی رہی، پھر ہم اس جزیرے میں آ لگے تو چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے، پس ہمیں ایک بھاری دم کا اور بہت بالوں والا جانور ملا، ہم اس کے بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کا اگلا پچھلا حصہ نہ پہچانتے تھے۔ہم نے اس سے کہا کہ اے کمبخت! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ میں جاسوس ہوں۔ہم نے کہا کہ جاسوس کیا؟ اس نے کہا کہ اس مرد کے پاس چلو جو دیر (مقام) میں ہے اور وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔پس ہم تیری طرف دوڑتے ہوئے آئے اور ہم اس سے ڈرے کہ کہیں بھوت پریت نہ ہو۔پھر اس مرد نے کہا کہ مجھے بیسان کے نخلستان کی خبر دو۔ہم نے کہا کہ تو اس کا کون سا حال پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اس کے نخلستان کے بارے میں پوچھتا ہوں کہ پھلتا ہے؟ ہم نے اس سے کہا کہ ہاں پھلتا ہے۔اس نے کہا کہ خبردار رہو عنقریب وہ نہ پھلے گا۔ اس نے کہا کہ مجھے طبرستان کے دریا کے بارے میں بتلاؤ۔ہم نے کہا کہ تو اس دریا کا کون سا حال پوچھتا ہے؟

وہ بولا کہ اس میں پانی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اس میں بہت پانی ہے۔اس نے کہا کہ البتہ اس کا پانی عنقریب ختم ہو جائے گا۔پھر اس نے کہا کہ مجھے زغر کے چشمے کے بارے میں خبر دو۔ لوگوں نے کہا کہ اس کا کیا حال پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ اس چشمہ میں پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا کہ ہاں! اس میں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں۔اس نے کہا کہ مجھے امیین کے پیغمبر کے بارے میں خبر دو کہ وہ کر رہا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ وہ مکہ سے نکلے ہیں اور مدینہ میں گئے

ہیں ۔اس نے کہا کہ کیا عرب کے لوگ ان سے لڑے؟ ہم نے کہا کہ ہاں ۔اس نے کہا کہ انہوں نے عربوں کے ساتھ کیا کیا؟ ہم نے کہا کہ وہ اپنے گرد و پیش کے عربوں پر غالب ہوئے اور انہوں نے ان کی اطاعت کی ۔اس نے کہا کہ یہ بات ہو چکی؟ ہم نے کہا کہ ہاں ۔اس نے کہا کہ خبردار رہو یہ بات ان کے حق میں بہتر ہے کہ پیغمبر کے تابعدار ہوں ۔ اور البتہ میں تم سے اپنا حال کہتا ہوں کہ میں مسیح (دجال) ہوں۔اور البتہ وہ زمانہ قریب ہے کہ جب مجھے نکلنے کی اجازت ہو گی ۔پس میں نکلوں گا اور سیر کروں گا اور کسی بستی کو نہ چھوڑوں گا جہاں چالیس رات کے اندر نہ جاؤں ،سوائے مکہ اور طیبہ کے ، کہ وہاں جانا مجھ پر حرام ہے یعنی منع ہے ۔ جب میں ان دونوں بستیوں میں سے کسی کے اندر جانا چاہوں گا تو میرے آگے ایک فرشتہ بڑھ آئے گا اور اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہو گی ، وہ مجھے وہاں جانے سے روک دے گا اور البتہ اس کے ہر ایک ناکہ پر فرشتے ہوں گے جو اس کی چوکیداری کریں گے ۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چھڑی منبر پر مار کر فرمایا کہ طیبہ یہی ہے ،طیبہ یہی ہے ،طیبہ یہی ہے ۔یعنی طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے ۔خبردار رہو! بھلا میں تم کو اس حال کی خبر دے نہیں چکا ہوں؟ تو اصحاب رسول نے کہا: جی ہاں ۔ نبی کریم □ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تمیم رضی اللہ عنہ کی بات اچھی لگی جو اس چیز کے موافق ہوئی جو میں نے تم لوگوں سے دجال اور مدینہ اور مکہ کے حال سے فرما دیا تھا۔خبردار ہو کہ وہ شام یا یمن کے سمندر میں ہے؟ نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے ، وہ مشرق کی طرف ہے ، وہ مشرق کی طرف ہے (مشرق کی طرف بحر ہند ہے شاید دجال بحر ہند کے کسی جزیرہ میں ہو) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی طرف اشارہ کیا ۔سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ حدیث میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد رکھی ہے ۔''

شرح الحديث:...... اس حدیث میں : (الجساسة) جاسوسی کرنے والا اس لیے نام پڑا ہے کہ وہ دجال کے لیے جاسوسی کرتا ہے ۔مزید یہ کہ اس حدیث میں بحر شام کا ذکر ہے ،ممکن ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے بحر شام پھر بحر یمن کا ذکر کیا ہو ،لیکن بالآخر بذریعہ

وحی آپ کو بتایا گیا کہ وہ مشرق کی جانب سے رونما ہوگا۔

مذکورہ جزیرہ غالباً خلیج عرب میں واقع ہے۔ کیونکہ یہ مدینہ کے مشرق میں واقع ہے اور خراسان کے قریب ہونے کی وجہ سے جہاں سے دجال نکلے گا جیسا کہ دوسری احادیث سے ثابت ہے۔ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال ایک مخلوق ہے اور وہ قید ہے، زمین پر اپنی لعنت پھیلانے کے لیے باہر نکلنے کی اجازت کا انتظار کر رہا ہے۔

اس سے کوئی انکار نہیں؛ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

7...... باب ما جاء في ابن صياد

یہ ابن صیاد (یہودی بچہ) کے بارے میں ہے

16071...... عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ : أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ، ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ : تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ ؟ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ ، فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ ، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ ؟ فَرَفَضَهُ وَقَالَ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهِ ، فَقَالَ لَهُ : مَاذَا تَرَى ؟ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ : يَأْتِينِي صَادِقٌ ، وَكَاذِبٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا ، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ : هُوَ الدُّخُّ ، فَقَالَ : اخْسَأْ ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ))

وَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا، قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ، فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشٍ فِي قَطِيفَةٍ، لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: يَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ، هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ))

قَالَ سَالِمٌ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ، مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلٰكِنْ أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: تَعَلَّمُوا أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَأَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ يَوْمَ حَذَّرَ النَّاسَ الدَّجَّالَ: إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ، أَوْ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، وَقَالَ: تَعَلَّمُوا أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ))

متفق عليه: رواه البخاري: (1354: 1355)، 3055، 3057، ومسلم: (2930، 2931). والسياق لمسلم.

سیدنا سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انھیں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چند لوگوں میں ابن صیاد کے پاس گئے حتیٰ کہ اسے بنی مغالہ کے قلعے کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا، ان دنوں ابن صیاد جوانی کے قریب تھا۔ اس کو خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مارا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم امیّین کے رسول ہو (امی کہتے ہیں ان پڑھ اور بے تعلیم کو)۔ پھر ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا؟ (اور اس سے مسلمان ہونے کی درخواست نہ کی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مسلمان ہونے سے مایوس ہو گئے اور ایک روایت میں صاد مہملہ سے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لات سے مارا) اور فرمایا کہ میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟ وہ بولا کہ میرے پاس کبھی سچا آتا ہے اور کبھی جھوٹا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا کام گڑبڑ ہو گیا (یعنی مخلوط حق و باطل دونوں سے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تجھ سے پوچھنے کے لئے ایک بات دل میں چھپائی ہے۔ ابن صیاد نے کہا کہ وہ دخ (دھواں) ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذلیل ہو، تو اپنی قدر سے کہاں بڑھ سکتا ہے؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے چھوڑیئے میں اس کی گردن پر مارتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی (یعنی دجال) ہے تو تو اس کو مار نہ سکے گا اور اگر یہ وہ (دجال) نہیں ہے تو تجھے اس کا مارنا بہتر نہیں ہے۔"

سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے ہیں: اس (سابقہ واقعے) کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابی ابن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کھجوروں کے اس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد تھا، باغ میں داخل ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کے تنوں کی آڑ میں ہونے لگے تا کہ اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے آ

پ اس کی کوئی بات سن لیں، وہ بستر پر ایک نرم چادر میں (اسے اوڑھ کر لیٹا) ہوا تھا، اس کے اندر سے اس کی گنگاہٹ کی آواز آ رہی تھی۔

جب رسول اللہ ﷺ کھجور کے درختوں کی آڑ لے رہے تھے تو ابن صیاد کی ماں نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا اور وہ ابن صیاد سے کہنے لگی: صاف! اور یہ ابن صیاد کا نام تھا۔ یہ محمد ﷺ (آئے) ہیں۔ ابن صیاد اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اس کو (اُسی حالت میں) چھوڑ دیتی تو وہ (اپنا معاملہ) واضح کر دیتا۔''

سالم کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں میں (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف کی جس کا وہ اہل ہے، پھر آپ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: میں تمھیں اس سے خبر دار کر رہا ہوں، اور ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے خبر دار کیا ہے، بے شک سیدنا نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے خبر دار کیا، لیکن میں تمھیں اس کے متعلق ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی، اچھی طرح جان لو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کانا نہیں ہے۔''

16072...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِصِبْيَانٍ فِيهِمْ ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصِّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَرِبَتْ يَدَاكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ لَا بَلْ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنْ يَكُنْ الَّذِي تَرَى فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ))

وفي لفظ: قَالَ كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَقَالَ دُخٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنْ يَكُنْ الَّذِي تَخَافُ لَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ))

صحيح: رواه مسلم :(2924: 85) باللفظ الأول. ورواه (2924: 86) من طريق آخر باللفظ الثاني.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہم چند لڑکوں کے پاس سے گزرے، ان میں ابن صیاد بھی تھا، سب بچے بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھ گیا، تو ایسا لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند کیا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں! کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا: نہیں۔ بلکہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کو قتل کر دوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ وہی ہے جو تمہارا گمان ہے تو تم اس کو قتل نہیں کر سکو گے۔"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انھوں نے کہا: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے کہ ہم ابن صیاد کے پاس سے گزرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: میں تمہارے لیے (دل میں) ایک بات چھپائی ہے۔ وہ دُخ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دور دفع ہو جا! تو اپنی حیثیت سے کبھی نہیں بڑھ سکے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اجازت دیں تو میں اس کی گردن پر ماردوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، اگر یہ وہی ہے جس کا تمھیں خوف ہے تو تم اس کو قتل نہیں کر سکو گے۔"

16073...... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَقِيَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ هُوَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ مَا تَرَى قَالَ أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرَى قَالَ أَرَى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا أَوْ

كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ دَعُوهُ))

صحيح: رواه مسلم: (2925).

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: مدینہ کے ایک راستے میں رسول اللہ ﷺ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اس (ابن صیاد) سے ملاقات ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا تو یہ گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ پر، اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر ایمان لایا ہوں، تجھے کیا نظر آتا ہے؟ اس نے کہا: مجھے پانی پر ایک تخت نظر آتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سمندر پر ابلیس کا تخت دیکھ رہے ہو، تجھے اور کیا نظر آتا ہے؟ اس نے کہا: میں دو سچوں اور ایک جھوٹے کو یا دو جھوٹوں اور ایک سچے کو دیکھتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اس کا معاملہ خود) اس کے سامنے گڈ مڈ کر دیا گیا ہے، اسے چھوڑ دو۔"

16074...... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ: ((دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ))

صحيح: رواه مسلم: (2928: 93).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابن صیاد نے نبی کریم ﷺ سے جنت کی مٹی کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "باریک سفید، خالص کستوری (کی طرح) ہے۔"

16075...... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا أَوْ عُمَّارًا وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِيتُ أَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَحْشَةً شَدِيدَةً مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ وَجَاءَ بِمَتَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِي فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ فَلَوْ وَضَعْتَهُ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ

فَرُفِعَتْ لَنَا غَنَمٌ فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بِعُسٍّ فَقَالَ اشْرَبْ أَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ وَاللَّبَنُ حَارٌّ مَا بِي إِلَّا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ أَوْ قَالَ آخُذَ عَنْ يَدِهِ فَقَالَ أَبَا سَعِيدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آخُذَ حَبْلًا فَأُعَلِّقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ أَخْتَنِقَ مِمَّا يَقُولُ لِي النَّاسُ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَسْتَ مِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَقِيمٌ لَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ تَرَكْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حَتَّى كِدْتُ أَنْ أَعْذِرَهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ وَأَعْرِفُ مَوْلِدَهُ وَأَيْنَ هُوَ الْآنَ قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ)) قَالَ فَمَا زَالَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَأْخُذَ فِيَّ قَوْلُهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْآنَ حَيْثُ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ))

صحيح: رواه مسلم: (2927: 91). والرواية الثانية: رواه مسلم :(2927: 90).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: کہ ہم حج یا عمرہ کو نکلے اور ہمارے ساتھ ابن صیاد بھی تھا۔ ایک منزل میں ہم اترے، لوگ ادھر ادھر چلے گئے اور میں اور ابن صیاد دونوں رہ گئے۔ مجھے اس وجہ سے اس سے سخت وحشت ہوئی کہ لوگ اس کے بارے میں جو کہا کرتے تھے (کہ دجال ہے) ابن صیاد اپنا اسباب لے کر آیا اور میرے اسباب کے ساتھ رکھ دیا (مجھے اور زیادہ وحشت ہوئی) میں نے کہا کہ گرمی بہت ہے اگر تو اپنا اسباب اس درخت کے نیچے رکھے تو بہتر ہے۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر ہمیں بکریاں دکھلائی دیں۔ ابن صیاد گیا اور دودھ لے کر آیا اور کہنے لگا کہ ابو سعید! دودھ پی۔ میں نے کہا کہ گرمی بہت ہے اور دودھ

گرم ہے اور دودھ نہ پینے کی اس کے سوا کوئی وجہ نہ تھی کہ مجھے اس کے ہاتھ سے پینا برا معلوم ہوا۔

ابن صیاد نے کہا کہ اے ابوسعید! میں نے قصد کیا ہے کہ ایک رسی لوں اور درخت میں لٹکا کر اپنے آپ کو پھانسی دے لوں ان باتوں کی وجہ سے جو لوگ میرے حق میں کہتے ہیں۔ اے ابوسعید! رسول اللہ ﷺ کی حدیث اتنی کس سے پوشیدہ ہے جتنی تم انصار کے لوگوں سے پوشیدہ ہے۔ کیا تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو نہیں جانتے؟ کیا آپ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ دجال کافر ہو گا اور میں تو مسلمان ہوں۔ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال لاولد ہو گا اور میری اولاد مدینہ میں موجود ہے۔ کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال مدینہ میں اور مکہ میں نہ جائے گا اور میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ کو جا رہا ہوں؟

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ (اس کی ایسی باتوں کی وجہ سے) قریب تھا کہ میں اس کا طرفدار بن جاؤں (اور لوگوں کا اس کے بارے میں کہنا غلط سمجھوں) کہ پھر کہنے لگا البتہ اللہ کی قسم! میں دجال کو پہچانتا ہوں اور اس کے پیدائش کا مقام جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اب وہ کہاں ہے۔ کہا: میں نے اس سے کہا: باقی سارا دن تیرے لیے تباہی اور ہلاکت ہو (تیرا اس سے اتنا قرب کیسے ہوا؟

وہ (ابن صیاد) مسلسل ایسی باتیں کرتا رہا جن سے امکان تھا کہ اس کی بات میرے دل میں بیٹھ جاتی، کہا: پھر وہ کہنے لگا: اللہ کی قسم! اس وقت میں یہ بات جانتا ہوں کہ وہ کہاں ہے میں اس کے ماں باپ کو بھی جانتا ہوں۔ کہا: اس سے پوچھا گیا کہ کیا تمھیں یہ بات اچھی لگے گی کہ تمھی وہ (دجال) آدمی ہو؟ اس نے کہا، اگر مجھ کو اس کی پیش کش کی جائے تو میں اسے ناپسند نہیں کروں گا۔''

16077...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَقِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى الله عليه وسلم بن صَائِدٍ، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، قَالَ: وَابْنُ صَائِدٍ مَعَ الْغِلْمَانِ،

فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَشْهَدُ أَنِّى رَسُولُ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَتَشْهَدُ أَنِّى رَسُولُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ما تَرَى؟ قَالَ: أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ قَالَ: انْظُرْ مَا تَرَى قَالَ: أَرَى صَادِقِينَ وَكَاذِبِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لُبِسَ عَلَى نَفْسِهِ: فَدَعَاهُ))

صحيح: رواه مسلم :(2926)، وابن حبان :(6784).

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ملاقات ابن صائد سے ہوئی، جب کہ آپ ﷺ کے پاس سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ راوی کہتے ہیں: ابن صیاد اس وقت لڑکوں کے ساتھ کھیل کود رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: کیا اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں (نعوذ باللہ)۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ تعالی اور اس کے (حقیقی اور سچے) رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کیا دیکھتے ہو اس نے جواب دیا: میں پانی پر تخت دیکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں سمندر پر ابلیس کا تخت نظر آتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم کیا دیکھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں کچھ سچے اور کچھ جھوٹے لوگوں کو دیکھتا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا معاملہ مشتبہ ہو چکا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے چھوڑ دیا۔"

یہ الفاظ صحیح ابن حبان کے ہیں، امام مسلم نے ان الفاظ کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کے آخر میں لفظ (فدعاہ) کا معنی ترک کرنا، چھوڑ دینا۔

16077...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوحَةٌ عَيْنُهُ، طَالِعَةٌ نَاتِئَةٌ، فَأَشْفَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يكُونَ الدَّجَّالَ، فوَجدَهُ تحت قَطِيفَةٍ يُهَمْهِمُ، فَآذَنَتْهُ أُمُّهُ، فَقَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا أَبُو الْقَاسِمِ قَدْ جَاءَ، فَاخْرُجْ إِلَيْهِ، فَخرجَ مِنَ الْقَطِيفَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللَّهُ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ ، ثُمَّ قَالَ: يَا ابْنَ صَائِدٍ مَا تَرَى؟ قَالَ: أَرَى حَقًّا، وَأَرَى بَاطِلًا، وَأَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ، قَالَ: فَلَبِسَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ هُوَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ، ثُمَّ خَرَجَ وَتَرَكَهُ، ثُمَّ أَتَاهُ مَرَّةً أُخْرَى، فَوَجَدَهُ فِي نَخْلٍ لَهُ يُهَمْهِمُ، فَآذَنَتْهُ أُمُّهُ، فَقَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا أَبُو الْقَاسِمِ قَدْ جَاءَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللَّهُ، لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ ،قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْمَعُ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ كَلَامِهِ شَيْئًا، فَيَعْلَمُ هُوَ، هُوَ أَمْ لَا، قَالَ: يَا ابْنَ صَائِدٍ مَا تَرَى؟ قَالَ: أَرَى حَقًّا، وَأَرَى بَاطِلًا، وَأَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ، قَالَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ هُوَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ، فَلُبِسَ عَلَيْهِ، ثُمَّ خَرَجَ، فَتَرَكَهُ ثُمَّ جَاءَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَالْأَنْصَارِ وَأَنَا مَعَهُ، قَالَ: فَبَادَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَيْدِينَا وَرَجَا أَنْ يَسْمَعَ مِنْ كَلَامِهِ شَيْئًا، فَسَبَقَتْهُ أُمُّهُ إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا أَبُو الْقَاسِمِ قَدْ جَاءَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللَّهُ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ فَقَالَ: يَا ابْنَ صَائِدٍ مَا تَرَى؟ قَالَ: أَرَى حَقًّا، وَأَرَى بَاطِلًا، وَأَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ، قَالَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ: أَتَشْهَدُ أَنْتَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ، فَلُبِسَ

عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ابْنَ صَائِدٍ، إِنَّا قَدْ خَبَّأْنَا لَكَ خَبِيئًا فَمَا هُوَ؟ قَالَ: الدُّخُّ الدُّخُّ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْسَأْ اخْسَأْ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ائْذَنْ لِي فَأَقْتُلَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَهُ، إِنَّمَا صَاحِبُهُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَإِنْ لَا يَكُنْ، فَلَيْسَ لَكَ أَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ، قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا أَنَّهُ الدَّجَّالُ))

حسن: رواه أحمد: (14955).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں ایک یہودی عورت کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا، جس کی ایک آنکھ پونچھی ہوئی (صاف) تھی اور دوسری روشن ابھری ہوئی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں یہ دجال نہ ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک چادر میں لپٹا ہوا دیکھا کہ وہ کچھ گنگنا رہا ہے، لیکن اس کی ماں نے اسے بروقت مطلع کر دیا کہ عبداللہ! ابوالقاسم آئے ہیں، ان کے پاس آؤ، چنانچہ وہ اپنی چادر سے نکل آیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس عورت کو کیا ہو گیا، اس پر خدا کی مار ہو، اگر یہ اسے چھوڑ دیتی تو یہ اپنی حقیقت ضرور واضح کر دیتا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ اے ابن صائد! تو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں حق بھی دیکھتا ہوں اور باطل بھی، اور میں پانی پر ایک تخت دیکھتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر معاملہ مشتبہ ہو گیا۔ پھر پوچھا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے پلٹ کر پوچھا کہ کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے چھوڑ کر چلے گئے۔

اس کے بعد ایک مرتبہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور یہی حالات پیش آئے، پھر تیسری یا چوتھی مرتبہ مہاجرین و انصار کی ایک جماعت کے ساتھ جن میں حضرات ابوبکر

وعمر رضی اللہ عنہما بھی تھے اور میں بھی تھا، تشریف لائے اور یہی حالات پیش آئے، البتہ اس مرتبہ آخر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اے ابن صائد! ہم نے تیرے امتحان کے لیے اپنے ذہن میں ایک چیز چھپائی ہے، بتا وہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: دُخ، دُخ، اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دور ہو۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اسے قتل کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ وہی ہوا تو تم اس کے اہل نہیں، اس کے اہل سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہیں، اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو تمہیں کسی ذمی کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی، بہر حال! نبی کو ہمیشہ اندیشہ رہا کہ کہیں یہ دجال نہ ہو۔

شرح الحدیث:...... اس حدیث کے بعض الفاظ کی میں نے کوئی شاہد روایت نہیں پائی۔ اسی لیے علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے مسند احمد کی اس روایت کو درج کرنے کے بعد کہا ہے: اس سیاق کے ساتھ یہ حدیث غریب ہے۔ واللہ اعلم (النہایۃ لابن کثیر، 116117/1)

16078...... عَنْ نَافِعٍ، أَنَّه كَانَ قَالَ: ابْنُ صَيَّادٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَقِيتُهُ مَرَّتَيْنِ، قَالَ: فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ: هَلْ تَحَدَّثُونَ أَنَّهُ هُوَ؟ قَالَ: ا، وَاللهِ قَالَ: قُلْتُ: كَذَبْتَنِي، وَاللهِ لَقَدْ أَخْبَرَنِي بَعْضُكُمْ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَكُونَ أَكْثَرَكُمْ مَالًا وَوَلَدًا، فَكَذَلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ، قَالَ: فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ، قَالَ: فَلَقِيتُهُ لَقْيَةً أُخْرَى وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَتَى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرَى؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، قَالَ: قُلْتُ: لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ؟ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ هَذِهِ، قَالَ: فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ، قَالَ: فَزَعَمَ بَعْضُ أَصْحَابِي أَنِّي ضَرَبْتُهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعِيَ حَتَّى تَكَسَّرَتْ، وَأَمَّا أَنَا فَوَاللهِ مَا شَعَرْتُ، قَالَ: وَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَحَدَّثَهَا، فَقَالَتْ: مَا تُرِيدُ إِلَيْهِ؟ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يَبْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضَبُهُ))

وفي لفظ: قَالَ: لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَائِدٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ

قَوْلا أَغْضَبَهُ، فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السِّكَّةَ، فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا، فَقَالَتْ لَهُ: رَحِمَكَ اللَّهُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَائِدٍ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا؟

صحيح: رواه مسلم: (2932: 99) **باللفظ الأول**. ورواه مسلم :(2932: 98) باللفظ الثانی .

حضرت امام نافع رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ **ابن صیاد (اس کے بارے میں) سیدنا ابن عمر** رضی اللہ عنہما نے کہا: میں اس سے دوبارہ ملا ہوں۔ ایک بار ملا تو میں نے لوگوں سے کہا کہ تم کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے؟۔ انہوں نے کہا کہ نہیں، اللہ کی قسم! میں نے کہا کہ اللہ کی قسم! تم نے مجھے جھوٹا کیا۔ تم میں سے بعض لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ نہیں مرے گا، یہاں تک کہ تم سب میں زیادہ مالدار اور صاحب اولاد ہوگا، تو وہ آج کے دن ایسا ہی ہے۔

وہ کہتے ہیں پھر ابن صیاد نے ہم سے باتیں کیں۔ پھر میں ابن صیاد سے جدا ہوا۔ کہتے ہیں کہ جب دوبارہ ملا تو اس کی آنکھ پھولی ہوئی تھی۔ میں نے کہا کہ یہ تیری آنکھ کب سے ایسے ہے، جو میں دیکھ رہا ہوں؟ وہ بولا کہ مجھے معلوم نہیں۔ میں نے کہا کہ آنکھ تیرے سر میں ہے اور تجھے معلوم نہیں؟ وہ بولا کہ اگر اللہ چاہے تو تیری اس لکڑی میں آنکھ پیدا کر دے۔ پھر ایسی آواز نکالی جیسے گدھا زور سے کرتا ہے۔ انھوں نے کہا: میرے ساتھیوں میں سے ایک سمجھتا ہے کہ میرے پاس جو ڈنڈا تھا میں نے اسے اس کے ساتھ اتنا مارا کہ وہ ڈنڈا ٹوٹ گیا لیکن میں، واللہ! مجھے کچھ پتہ نہ چلا۔

نافع نے کہا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما **ام المؤمنین** (حفصہ رضی اللہ عنہا) کے پاس گئے اور ان سے یہ حال بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ ابن صیاد سے تیرا کیا کام تھا؟ کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اول چیز جو دجال کو لوگوں پر بھیجے گی، وہ اس کا غصہ ہے۔

حدیث کے دوسرے لفظ یوں ہے: سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک راستے میں ابن صیاد سے

ملے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے کوئی ایسی بات کہی جس نے اسے غصہ دلا دیا تو وہ اتنا پھول گیا کہ اس نے (پوری) گلی کو بھر دیا، پھر سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، ان کو یہ خبر مل چکی تھی، انھوں نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے! تم ابن صیاد سے کیا چاہتے تھے؟ کیا تمھیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: دجال غصہ آ جانے کی وجہ سے ہی (اپنی حقیقی صورت میں) برآمد ہوگا۔"

16079...... عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ أَنَّ ابْنَ الصَّائِدِ الدَّجَّالُ ، قُلْتُ : تَحْلِفُ بِاللّٰهِ ؟ ، قَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))

متفق علیه: رواه البخاری :(7355)، ومسلم : (2929) .

محدث محمد بن المنکدر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ابن صیاد کے واقعہ پر اللہ کی قسم کھاتے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کھاتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کی قسم کھاتے دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کوئی انکار نہیں فرمایا۔

شرح الحدیث:...... سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا اس بات پر قسم کھانا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ اس کے متعلق شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن صیاد کا معاملہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر مشکل ہو گیا تھا، انھوں نے یہ گمان کرلیا کہ وہ دجال ہے، جب کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے معاملے کو موخر کر دیا، حتی کہ بعد میں واضح ہو گیا ہے کہ وہ دجال (موعود) نہیں ہے، بلکہ وہ کاہنوں کی جنس سے ہے، جن پر شیطانی احوال کا غلبہ ہوتا ہے۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس خبر گیری کرنے اور آزمائش کرنے کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ (الفرقان بین أولیاء الرحمن وأولیاء الشیطان (ص:77)

16080...... عَنْ حُسَيْنِ بن علی رَضِیَ الله عَنْهما ، يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبأَ لابْنِ صايد دُخَانًا ، فَسأَلَهُ عَمَّا خَبأَ لَه ، فَقَالَ (لَه) : دُخٌّ ، فَقَالَ: اخسأْ ، فَلَنْ تَعْدُو قَدْرَكَ ، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قَالَ؟ فَقَالَ بَعْضُهم: دُخٌّ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: دِيْخ ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدِ اخْتَلَفْتُمْ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ ، وَأَنْتُمْ بَعْدِى أَشَدُّ اخْتِلَافًا))

صحيح: رواه عبدالرزاق :(20818) ومن طريقه إسحاق بن راهويه فى مسنده كما فى المطالب (4355) .

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد کے لیے سورت دخان کو (اپنے دل) میں چھپایا، پھر اُس سے چھپائی ہوئی چیز کے متعلق سوال کیا، تو اس نے کہا: دُخ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دور ہو جا، دفع ہو جا، تم اس پر قدرت حاصل نہ کر پاؤ۔ جب وہ پلٹا گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ابن صیاد نے کیا کہا تھا؟ بعض نے کہا کہ اُس نے دُخ کہا، بعض نے کہا: اُس نے دُیخ کہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اختلاف کیا، حالاں کہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں، جب کہ تم میرے بعد سب سے زیادہ اختلاف کرنے لگو گے۔''

8...... باب الآية الثالثة: خروج الدابة

تیسری نشانی: جانوروں کا نکلنا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ﴾ [النمل : 82]

''اور جب ہماری بات پوری ہونے کا وقت ان لوگوں پر آ پہنچے گا تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے بات کرے گا کہ لوگ ہماری

آیتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔“

16081...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى إِثْرِهَا قَرِيبٌ))

صحيح: رواه مسلم: (2941: 118).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک ایسی حدیث سنی ہے جس کو سننے کے بعد میں اسے بھولا نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: نمودار ہونے والی سب سے پہلے نشانی مغرب سے سورج کا طلوع ہونا اور دن چڑھے لوگوں کے سامنے زمین کے چوپائے کا نکلنا ہے۔ ان میں سے جو بھی نشانی دوسری سے پہلے ظاہر ہوگی، دوسری اس کے بعد جلد نمودار ہو جائے گی۔“

16082...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ، أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالُ، وَدَابَّةُ الْأَرْضِ))

صحيح: رواه مسلم: (158).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ہیں جب ان کا ظہور ہو جائے گا تو اس وقت کسی شخص کو، جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اپنے ایمان کے دوران میں کوئی نیکی نہ کی تھی، اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال اور دابۃ الارض (زمین سے ایک عجیب الخلقت جانور کا نکلنا۔“

16083...... عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَخْرُجُ الدَّابَّةُ فَتَسِمُ النَّاسَ عَلَى خَرَاطِيمِهِمْ، ثُمَّ يَغْمُرُونَ فِيكُمْ حَتَّى يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْبَعِيرَ فَيَقُولُ: مِمَّنْ اشْتَرَيْتَهُ؟ فَيَقُولُ: اشْتَرَيْتُهُ مِنْ أَحَدِ الْمُخَطَّمِينَ))

صحيح: رواه أحمد: (22308)، والبخاري في التاريخ الكبير: (6/172)، والبغوي في الجعديات :(3027).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک چوپایہ نکلے گا، وہ لوگوں کی ناک پر ایک علامت لگائے گا اور وہ لمبی عمریں پائیں گے، حتیٰ کہ ایک آدمی اونٹ خریدے گا۔ جب کوئی دوسرا اس سے پوچھے گا کہ تو نے یہ اونٹ کس سے خریدا ہے تو وہ جواب دے گا: میں نے یہ نشان زدہ لوگوں میں سے ایک آدمی سے خریدا تھا۔''

16084...... عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ، أُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ: تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ أَعْظَمِ الْمَسَاجِدِ حُرْمَةً، فَبَيْنَا هُمْ قُعُودٌ، إِذْ رَنَّتِ الْأَرْضُ، فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ تَصَدَّعَتْ))

حسن: رواه الطبراني في الأوسط : (1657).

حضرت ابوطفیل سیدنا حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، (ابوطفیل کا کہنا ہے) شاید انھوں نے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانور نکلے گا حرمت کے اعتبار سے سب سے عظیم مسجد سے، (مسجد حرام) جب کہ لوگ اسی طرح بیٹھے ہوں گے، اچانک زمین گھنٹی کی طرح بجے گی اور اچانک وہ پھٹ جائے گی۔''

شرح الحدیث:...... چوپائے کے ظاہر یا نکلنے کی جگہ یا مکان کے متعلق اہل علم کا اختلاف ہے۔ اس سلسلے میں سب سے درست بات یہ ہے کہ وہ مکہ سے نکلیں گے۔ اسی پر احادیث اور آثار دلالت کرتے ہیں۔ لیکن اس جانور کی نشانی، کیفیت اور ہیئت کیا ہوگی؟ اس بارے میں صحیح بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیسا ہوگا۔ کیوں کہ کسی

بھی صحیح حدیث اور دلیل میں اس جانور کے اوصاف کا ذکر نہیں ہے۔ باقی اس جانور کی علامت اور ہیئت کے متعلق جو کچھ بھی نقل ہے وہ سب ظن اور تخمینہ کی بنیاد پر ہے، اگرچہ ان اقوال کی نسبت حضرات صحابہ کرام کی طرف ہی ہے، مگر یہ اقوال ثابت نہیں ہیں۔

9......باب الآية الرابعة: طلوع الشمس من المغرب

یہ باب چوتھی نشانی کے بارے ہے کہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

16085...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ فَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ، فَذَلِكَ حِينَ: ﴿لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا﴾ [الأنعام: 158] وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلاَنِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلاَ يَتَبَايَعَانِهِ، وَلاَ يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلاَ يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيطُ حَوْضَهُ فَلاَ يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أَحَدُكُمْ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلاَ يَطْعَمُهَا))

متفق عليه: رواه البخاري: (6506) والسياق له، ومسلم مفرقا عقب الحديث: (157).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک سورج مغرب سے نہ نکلے گا۔ جب سورج مغرب سے نکلے گا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے، یہی وہ وقت ہو گا جب کسی کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو گا یا جس نے ایمان کے بعد عمل خیر نہ کیا ہو۔ پس قیامت آ جائے گی اور دو آدمی کپڑا درمیان میں (خرید وفروخت کے لیے) پھیلائے ہوئے ہوں گے۔ ابھی خرید وفروخت بھی نہیں ہوئی ہو گی اور نہ انہوں نے اسے لپیٹا ہی ہو گا (کہ

قیامت قائم ہو جائے گی) اور قیامت اس حال میں قائم ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر آ رہا ہو گا اور اسے پی بھی نہیں سکے گا اور قیامت اس حال میں قائم ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنا حوض تیار کرا رہا ہو گا اور اس کا پانی بھی نہ پی پائے گا۔ قیامت اس حال میں قائم ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنا لقمہ اپنے منہ کی طرف اٹھائے گا اور اسے کھانے بھی نہ پائے گا۔“

16086...... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((ثَلاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لا یَنْفَعُ نَفْسًا إِیمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ، أَوْ كَسَبَتْ فِی إِیمَانِهَا خَیْرًا: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالُ، وَدَابَّةُ الْأَرْضِ))

صحیح: رواه مسلم :(158).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ہیں جب ان کا ظہور ہو جائے گا تو اس وقت کسی شخص کو، جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اپنے ایمان کے دوران میں کوئی نیکی نہ کی تھی، اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال اور دابۃ الارض (زمین سے ایک عجیب الخلقت جانور کا نکلنا۔“

16087...... عَنْ أَبِی ذَرٍّ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمًا: ((أَتَدْرُونَ أَیْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ الشَّمْسُ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ تَجْرِی حَتَّى تَنْتَهِیَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا تَحتَ الْعَرْشِ، فَتَخِرُّ سَاجِدَةً، فَلا تَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى یُقَالَ لَهَا: ارْتَفِعِی، ارْجِعِی مِنْ حَیْثُ جِئْتِ، فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِهَا، ثُمَّ تَجْرِی حَتَّى تَنْتَهِیَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَخِرُّ سَاجِدَةً، وَلا تَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى یُقَالَ لَهَا: ارْتَفِعِی، ارْجِعِی مِنْ حَیْثُ جِئْتِ، فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِهَا، ثُمَّ تَجْرِی لَا یَسْتَنْكِرُ النَّاسَ مِنْهَا شَیْئًا حَتَّى تَنْتَهِیَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا ذَاكَ تَحْتَ الْعَرْشِ،

فَيُقَالُ لَهَا: ارْتَفِعِي أَصْبِحِي طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِكِ، فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَدْرُونَ مَتَى ذَاكُمْ؟ ذَاكَ حِينَ ﴿لا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا﴾

متفق عليه: رواه البخاريّ: (3199)، ومسلم: (159).

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن پوچھا: جانتے ہو یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ صحابہ نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ عرش کے نیچے اپنے مستقر پر پہنچ جاتا ہے، پھر سجدے میں چلا جاتا ہے، وہ مسلسل اسی حالت میں رہتا ہے حتی کہ اسے کہا جاتا ہے: اٹھو! جہاں سے آئے تھے ادھر لوٹ جاؤ، تو وہ واپس لوٹتا ہے اور اپنے مطلع سے طلوع ہوتا ہے، پھر چلتا ہوا عرش کے نیچے اپنی جائے قرار پر پہنچ جاتا ہے، پھر سجدہ ریز ہو جاتا ہے اور اسی حالت میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے کہا جاتا ہے: بلند ہو جاؤ اور جہاں سے آئے تھے، ادھر لوٹ جاؤ تو وہ واپس جاتا ہے اور اپنے مطلع سے طلوع ہوتا ہے، پھر (ایک دن سورج) چلے گا ،لوگ اس میں معمول سے ہٹی ہوئی کوئی چیز نہیں پائیں گے حتی کہ یہ عرش کے نیچے اپنے اسی مستقر پر پہنچے گا تو اسے کہا جائے گا: بلند ہو اور اپنے مغرب (جس طرف غروب ہوتا تھا، اسی سمت) سے طلوع ہو تو وہ اپنے مغرب سے طلوع ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا جانتے ہو یہ کب ہوگا؟ یہ اس وقت ہوگا جب کسی شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اپنے ایمان کے دوران نیکی نہیں کمائی تھی۔‘‘

16088...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا

فَالْأُخْرَى عَلَى إِثْرِهَا قَرِيبٌ))

صحيح: رواه مسلم: (2941: 118).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک ایسی حدیث سنی ہے، جس کو سننے کے بعد میں اسے بھولا نہیں ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: نمودار ہونے والی سب سے پہلے نشانی مغرب سے سورج کا طلوع ہونا اور دن چڑھے لوگوں کے سامنے زمین کے چوپائے کا نکلنا ہے۔ ان میں سے جو بھی نشانی دوسری سے پہلے ظاہر ہوگی، دوسری اس کے بعد جلد نمودار ہو جائے گی۔''

شرح الحدیث:...... حدیث میں مذکور ہے کہ نمودار ہونے والی سب سے پہلے نشانی مغرب سے سورج کا طلوع ہونا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ زمین و آسمان، سیاروں اور ستاروں کے نظام میں خلل واقع ہونے کے لحاظ سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا سب سے پہلے ہوگا۔ جب کہ دجال کا رونما ہونا، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور جانور کا نکلنا وغیرہ دیگر کئی نشانیاں سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے قبل رونما ہو چکی ہوں گی۔ واللہ اعلم

16089...... عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ الْخَيْوَانِيِّ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَدِمَ عَلَيْهِ قَهْرَمَانٌ مِنَ الشَّامِ، وَقَدْ بَقِيَتْ لَيْلَةٌ مِنْ رَمَضَانَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: هَلْ تَرَكْتَ عِنْدَ أَهْلِي مَا يَكْفِيهِمْ؟ قَالَ: قَدْ تَرَكْتُ عِنْدَهُمْ نَفَقَةً، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَمَا رَجَعْتَ وَتَرَكْتَ لَهُمْ مَا يَكْفِيهِمْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَفَى إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ الرَّجُلُ مَنْ يَقُوتُ. قَالَ: ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا، قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ إِذَا غَرَبَتْ سَلَّمَتْ وَسَجَدَتْ وَاسْتَأْذَنَتْ، قَالَ: فَيُؤْذَنُ لَهَا، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمًا غَرَبَتْ، فَسَلَّمَتْ وَسَجَدَتْ وَاسْتَأْذَنَتْ، فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا، فَتَقُولُ: أَيْ رَبِّ، إِنَّ الْمَسِيرَ بَعِيدٌ، وَإِنِّي لَا يُؤْذَنُ لِي، لَا أَبْلُغُ، قَالَ: فَتُحْبَسُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُقَالُ لَهَا: اطْلُعِي مِنْ حَيْثُ غَرَبْتِ، قَالَ: فَمِنْ

يَوْمَئِذٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴿لا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾ [الأنعام:158]
قَالَ: وَذَكَرَ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ قَالَ: مَا يَمُوتُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ حَتَّى يُولَدَ لَهُ مِنْ صُلْبِهِ أَلْفٌ، وَإِنَّ مِنْ وَرَائِهِمْ ثَلَاثَ أُمَمٍ مَا يَعْلَمُ عِدَّتَهُمْ إِلَّا اللّٰهُ، مَنْسِكَ وَتَاوِيلَ وَتَأْوِيسَ))

حسن: رواه عبدالرزّاق فی المصنف: (20810).

وھب بن جابر خیوانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ اُن کے پاس شام سے امیر کا منشی آیا، جو حساب وکتاب رکھتا تھا۔ جب کہ رمضان المبارک سے ایک رات باقی تھی۔ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اُسے کہا: کیا تم اپنے اہل خانہ کے پاس اتنا نفقہ (اشیاء خورد نوش) چھوڑ کر آئے ہو جو انھیں کافی ہوں؟ اُس نے کہا: میں نے اُن کے پاس اتنا نفقہ چھوڑ کر آیا ہوں۔ پھر سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہیں عزم ہے کہ واپس پلٹنے تک کافی نفقہ تم اُن کے پاس چھوڑ کر آئے ہو۔ میں نے اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ جن کے کھانے پینے کا ذمہ دار ہے، اُسے ضائع کردے۔ پھر وہ ہمیں حدیث بیان کرنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک جب سورج جب غروب ہو جاتا ہے، وہ سلام کرتا ہے، سجدہ کرتا ہے اور پھر طلوع ہونے کے لیے اجازت طلب کرتا ہے۔ اس کے بعد اُسے اجازت دی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ ایک دن آئے گا کہ سورج غروب ہوگا، سجدہ ریز ہوگا اور دوبارہ طلوع ہونے کی اجازت طلب کرے گا تو اُسے اجازت نہیں دی جائے گی۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! واپس پلٹنے کی مسافت کافی دور ہے، مجھے اجازت بھی نہیں دی گئی اور میں منزل تک واپس نہیں پہنچ سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے روکا جائے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر سورج سے کہا جائے گا: تم غروب والی جگہ سے طلوع ہو جاؤ۔ فرمایا: اُس دن سے قیامت تک کے لیے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: یہ اس وقت ہوگا جب کسی شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا جو

اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اپنے ایمان کے دوران نیکی نہیں کمائی تھی۔

دوسری روایت میں آپ نے یاجوج وماجوج کا تذکرہ کیا، کہ اُن میں ایک آدمی مرے گا تو اُس کے پشت سے ایک ہزار بچے پیدا ہوں گے۔ جب کہ اُن کے بعد تین گروہ ہوں گے: اُن کی درست تعداد اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ ایک گروپ منسک، دوسرا تاویل اور تیسرا تاویس ہوگا۔

16090...... عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنْ قِبَلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَابًا مَفْتُوحًا، عَرْضُهُ سَبْعُونَ سَنَةً، فَلا يَزَالُ ذَلِكَ الْبَابُ مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ، فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ نَحْوِهِ، لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيمَانُهَا، لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ، أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا))

حسن: رواه ابن ماجه (4070)، والترمذي: 3535، 3536)، وأحمد :(18095)، وصحّحه ابن حبان: 1321.

سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج غروب ہونے کی سمت میں ایک کھلا ہوا دروازہ ہے جس کی چوڑائی ستر سال (میں طے ہونے والا فاصلہ) ہے۔ وہ دروازہ توبہ کے لئے کھلا رہے گا حتی کہ سورج اس کی طرف سے طلوع ہو۔ جب وہ اِدھر سے طلوع ہو گیا تو کسی ایسے شخص کو ایمان سے فائدہ نہیں ہوگا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لا چکا ہوگا یا جس نے ایمان لاکر نیکی نہیں کی ہوگی۔''

10 ......باب الآية الخامسة: نزول عيسى بن مريم

پانچویں نشانی: سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول

16091...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ

الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ ، يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا [النساء:159]

متفق عليه: رواه البخاريّ : (3448)، ومسلم: (155) .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہو گا۔ پھر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو: اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہو گا جو عیسیٰ کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔

شرح الحدیث:...... (قَبْلَ مَوْتِهِ) اس فرمان باری تعالیٰ میں ضمیر کا مرجع سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی جانب ہے۔ یہی بات درست ہے۔ ترجمان قرآن سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر اصحاب سے یہی مروی ہے۔ لیکن جس نے یہ کہا: کہ ضمیر کا مرجع اہل کتاب ہے، تو اُس نے بہت دور کی تاویل سے کام لیا ہے۔

16092...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ))

صحيح: رواه مسلم: (155: 243)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً قریب ہے کہ سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تم میں اتریں گے،

انصاف کرنے والے حاکم ہوں گے، پس وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور مال کی فراوانی ہو جائے گی حتی کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔"

شرح الحديث:...... اس حدیث میں لفظ: (القلاص) قلوص کی جمع ہے، جواں سال اونٹنی کو کہتے ہیں، خلاف قیاس جمع ہے، جس طرح فتاۃ کی جمع نساء آتی ہے۔ کثرت مال کی وجہ سے اِسے حاصل کرنے سے بے پرواہی نہیں برتی جاسکتی۔ قلاص یعنی جوان سال اونٹنی کا ذکر اس لیے کیا گیا ہے کہ عرب کے ہاں یہ پسندیدہ اور عمدہ مال شمار ہوتا ہے۔

16093...... عن أبي هريرة ، عن النبي ﷺ قال: ((طُوبَى لعيشٍ بعْدَ المسيحِ يؤذَنُ للسماءِ في القُطْرِ ، ويؤذَنُ للأرْضِ في النباتِ ، حتى لو بذرْتَ حَبَّكَ على الصفَا لنَبَتَ ، وحتَّى يَمُرَّ الرجلُ على الأسَدِ فلا يضرُّهُ ، ويطَأَ على الحيَّةِ فلا تضرُّهُ ، ولا تَشَاحَّ ، ولا تحاسُدَ ، ولا تباغُضَ))

صحيح: رواه أبو سعيد النقَّاش في فوائد العراقيين :(28) وأبو بكر الأنباري في حديثه : (1/6/12) .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوش خبری ہے اُس شخص کے لیے جو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بعد زندہ رہا، آسمان کو بارش اور زمین کو نباتات کی اجازت دی جائے گی۔ حتی کہ اگر آپ ایک بیج پہاڑ پر بھی بوئیں گے تو وہ اُگ جائے گا۔ حتی کہ آدمی شیر کے پاس سے گزرے گا لیکن وہ اُسے تکلیف نہیں دے گا، آدمی سانپ کو روند کر چلا جائے گا لیکن وہ اُسے کاٹے گا نہیں، نہ بخیلی، نہ باہمی حسد اور نہ ہی آپس کا بغض ونفرت ہوگا۔

16094...... عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ لِي : مَا يُبْكِيكِ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ يَخْرُجِ الدَّجَّالُ وَأَنَا حَيٌّ كَفَيْتُكُمُوهُ، وَإِنْ يَخْرُجْ بَعْدِي، فَإِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ

لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِي يَهُودِيَّةِ أَصْبَهَانَ، حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ فَيَنْزِلَ نَاحِيَتَهَا، وَلَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَكَانِ، فَيَخْرُجَ إِلَيْهِ شِرَارُ أَهْلِهَا حَتَّى الشَّامِ مَدِينَةِ بِفِلَسْطِينَ بِبَابِ لُدٍّ))

وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ مَرَّةً: ((حَتَّى يَأْتِيَ فِلَسْطِينَ بَابَ لُدٍّ، فَيَنْزِلَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقْتُلَهُ، ثُمَّ يَمْكُثُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْأَرْضِ))

حسن: رواه أحمد: (24467).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جب میں رو رہی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تمہیں کس چیز نے رولایا ہے؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کیا تو میں رو پڑی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے ہوتے ہوئے دجال ظاہر ہو گیا تو میں تمہیں اس کے مقابل میں کافی ہو جاؤں گا۔ اگر وہ میرے بعد ظاہر ہوا تو تمہارا رب ایک آنکھ والا نہیں ہے، کیونکہ دجال اصفہان کے یہود میں نکلے گا، یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ آئے گا۔ اور اس کے اطراف می پڑاؤ ڈالے گا اور اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔ دجال کے پاس لوگوں میں سے بدترین لوگ اس کی طرف نکلیں گے یہاں تک کہ وہ فلسطین کے شہر لد کے دروازے پر آ جائے گا۔"

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ کہا: یہاں تک کہ وہ مقام لد کے دروازے پر فلسطین میں آ جائے گا، اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اتر کر انہیں قتل کر دیں گے، پھر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک امام (حکمران) عادل، حاکم اور انصاف کرنے کے طور پر زمین پر رہیں گے۔"

16095...... عن عبد الله بن عمرو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ

عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّأْمِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِيبُونَ فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوْ الظِّلُّ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَاكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَذَلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ))

صحيح: رواه مسلم: (2940).

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں دجال نمودار ہوگا اور چالیس مجھے یاد نہیں کہ چالیس دن (فرمائے) یا چالیس مہینے یا چالیس سال رہے گا تو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیج دیں گے۔ وہ اس طرح ہیں جیسے حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ اسے ڈھونڈیں گے اور اسے ہلاک کر دیں گے پھر لوگ سات سال تک اس حالت میں رہیں گے۔ کہ کوئی سے دو آدمیوں کے درمیان دشمنی تک نہ ہوگی پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا چلائے گا تو روئے زمین پر ایک بھی ایسا آدمی نہیں رہے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی یا ایمان ہوگا۔ مگر وہ ہوا اس کی روح قبض کرے گی

یہاں تک کہا اگر تم میں سے کوئی شخص پہاڑ کے جگر میں گھس جائے گا تو وہاں بھی وہ (ہوا) داخل ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ اس کی روح قبض کر لے گی۔

انھوں نے کہا: یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ آپ نے فرمایا: پرندوں جیسا ہلکا پن اور درندوں جیسی عقلیں رکھنے والے بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے۔ نہ اچھائی کو اچھا سمجھیں گے نہ برائی کو برا جانیں گے۔ شیطان کوئی شکل اختیار کر کے ان کے پاس آئے گا اور کہے گا: کیا تم میری بات پر عمل نہیں کرو گے؟ وہ کہیں گے۔ تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے؟ وہ انھیں بت پوجنے کا حکم دے گا وہ اسی حالت میں رہیں گے ان کا رزق اترتا ہوگا ان کی معیشت بہت اچھی ہوگی پھر صور پھونکا جائے گا۔ جو بھی اسے سنے گا وہ گردن کی ایک جانب کو جھکائے گا اور دوسری جانب کو اونچا کرے گا (گردنیں ٹیڑھی ہو جائیں گی) سب سے پہلا شخص جو اسے سنے گا وہ اپنے اونٹوں کے حوض کی لپائی کر رہا ہوگا۔ وہ پچھاڑ کھا کر گر جائے گا۔ اور دوسرے لوگ بھی گر (کر مر) جائیں گے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک بارش نازل فرمائے گا۔ جو ایک پھوار کے مانند ہوگی۔ یا سائے کی طرح ہوگی۔ شک کرنے والے نعمان (بن سالم) ہیں اس سے انسانوں کے جسم اُگ آئیں گے۔ پھر صور میں دوسری بار پھونک ماری جائے گی۔ تو وہ سب لوگ کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے، (زندہ ہو جائیں گے) پھر کہا جائے گا لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ! اور (فرشتوں سے کہا جائے گا ان کو لا کھڑا کرو ان سے سوال پوچھے جائیں گے۔ حکم دیا جائے گا۔ آگ میں بھیجے جانے والوں کو (اپنی صفوں سے) باہر نکالو پوچھا جائے گا۔ کتنوں میں سے (کتنے؟) کہا جائے گا: ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے۔ انھوں نے کہا: تو یہ وہ دن ہوگا جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ اور وہی دن ہوگا جب پنڈلی سے پردہ ہٹا (کر دیدار جمال کرایا) جائے گا۔"

16096...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافُّوا قَالَتِ الرُّومُ خَلُّوا

بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمْ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّأْمَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ))

صحيح: رواه مسلم : (2897) .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہو گی ، یہاں تک کہ رومی (عیسائی) اعماق (شام میں حلب اور انطاکیہ کے درمیان ایک پر فضا علاقہ جو دابق شہر سے متصل واقع ہے) یا دابق میں اتریں گے ۔ ان کے ساتھ مقابلے کے لیے (دمشق) شہر سے (یا مدینہ سے) اس وقت روئے زمین کے بہترین لوگوں کا ایک لشکر روانہ ہو گا جب وہ (دشمن کے سامنے) صف آراء ہوں گے تو رومی (عیسائی) کہیں گے تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنھوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنایا ہوا ہے ہم ان سے لڑیں گے تو مسلمان کہیں گے۔

اللہ کی قسم ! نہیں ہم تمھارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے ۔ چنانچہ وہ ان (عیسائیوں) سے جنگ کریں گے ۔ ان (مسلمانوں) میں سے ایک تہائی شکست تسلیم کر لیں گے اللہ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں فرمائے گا اور ایک تہائی قتل کر دیے جائیں گے ۔ وہ اللہ کے نزدیک افضل ترین شہداء ہوں گے اور ایک تہائی فتح حاصل کریں گے ۔ وہ کبھی فتنے میں مبتلا

نہیں ہوں گے۔(ہمیشہ ثابت قدم رہیں گے) اور قسطنطنیہ کو (دوبارہ) فتح کریں گے۔(پھر) جب وہ غنیمتیں تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنے ہتھیار انھوں نے زیتون کے درختوں سے لٹکائے ہوئے ہوں گے تو شیطان ان کے درمیان چیخ کر اعلان کرے گا۔ مسیح (دجال) تمھارے پیچھے تمھارے گھر والوں تک پہنچ چکا ہے وہ نکل پڑیں گے مگر یہ جھوٹ ہوگا۔ جب وہ شام (دمشق) پہنچیں گے۔ تو وہ نمودار ہو جائے گا۔

اس دوران میں جب وہ جنگ کے لیے تیاری کر رہے ہوں گے۔ صفیں سیدھی کر رہے ہوں گے تو نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی اس وقت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے تو ان کا رخ کریں گے پھر جب اللہ کا دشمن (دجال) ان کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلیگا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے اگر وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اسے چھوڑ بھی دیں تو وہ پگھل کر ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے ان (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور لوگوں کو ان کے ہتھیار پر اس کا خون دکھائے گا۔"

16097...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي عِيسَى، وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ))

حسن: رواه أبو داود :(4324) وصحّحه ابنُ حبان (6821)، والحاكم : (2/595).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اور ان (عیسیٰ علیہ السلام) کے درمیان کوئی نبی نہیں، یقیناً وہ اتریں گے، جب تم انہیں دیکھنا تو پہچان لینا، وہ ایک درمیانی قد و قامت کے شخص ہوں گے، ان کا رنگ سرخ و سفید ہوگا، ہلکے زرد رنگ کے دو

کپڑے پہنے ہوں گے، ایسا لگے گا کہ ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے گو وہ تر نہ ہوں گے، تو وہ لوگوں سے اسلام کے لیے جہاد کریں گے، صلیب توڑیں گے، سور کو قتل کریں گے اور جزیہ معاف کر دیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں سوائے اسلام کے سارے مذاہب کو ختم کر دے گا، وہ مسیح دجال کو ہلاک کریں گے، پھر اس کے بعد دنیا میں چالیس سال تک زندہ رہیں گے، پھر ان کی وفات ہوگی تو مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔''

16098...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا ، فَيَقُولُ: لَا ، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ))

صحيح: رواه مسلم :(156) .

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کا ایک گروہ مسلسل حق پر (قائم رہتے ہوئے) لڑتا رہے گا ، وہ قیامت کے دن تک (جس بھی معرکے میں ہوں گے) غالب رہیں گے ، کہا: پھر عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اتریں گے تو اس طائفہ (گروہ) کا امیر کہے گا: آئیں ہمیں نماز پڑھائیں ، اس پر عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے: نہیں ، اللہ کی طرف سے اس امت کو بخشی گئی عزت وشرف کی بنا پر تم ہی ایک دوسرے پر امیر ہو۔''

11......باب فی ظهور المهدی وهو خليفة آخر الزمان

یہ باب حضرت امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ کے ظہور میں ہے کہ وہ آخر زمانہ میں خلیفہ ہوں گے

16099...... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ))

حسن: رواه أبو داود: (4285) والسياق له، والحاكم (4/557).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی میری اولاد میں سے کشادہ پیشانی، اونچی ناک والے ہوں گے، وہ روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جیسے کہ وہ ظلم و جور سے بھر دی گئی ہے، ان کی حکومت سات سال تک رہے گی۔''

16100...... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَمْتَلِءَ الْأَرْضُ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا قَالَ: ثُمَّ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي، أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي- مَنْ يَمْلَؤُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا))

صحيح: رواه أحمد (11313)، وصحّحه ابن حبان: (6823)، والحاكم: (4/557).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ ساری زمین ظلم وعداوت سے بھر جائے گی، پھر میرے خاندان سے یا اہل خانہ سے ایک آدمی ظاہر ہوگا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جیسا کہ وہ پہلے ظلم وعداوت ہوئی تھی۔''

16101...... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، أَجْلَى أَقْنَى، يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ قَبْلَهُ ظُلْمًا، يَكُونُ سَبْعَ سِنِينَ))

حسن: رواه أحمد (11130)، وابن حبان: (6826).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ میرے اہل خانہ میں سے ایک شخص حاکم بنے گا، اُس کی پیشانی فراخ اور ناک بلند ہو گا۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ جس طرح کہ وہ پہلے ظلم سے بھری پڑی تھی، یہ

سات سال تک حکومت کرے گا۔

16102...... عَنْ أَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم : ((یَخْرُجُ فِی آخِرِ أُمَّتِی الْمَهْدِیُّ، یَسْقِیهِ اللّٰهُ الْغَیْثَ، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا، وَیُعْطِی الْمَالَ صِحَاحًا، وَتَكْثُرُ الْمَاشِیَةُ وَ تَعْظُمُ الْأُمَّةُ یَعِیشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِیًا یَعْنِی حِجَجًا))

صحیح: رواه الحاکم : (4/557558).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے آخری دور میں مہدی پیدا ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ان پر خوب بارش برسائے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دیں گے۔ ان کے زمانہ (خلافت) میں مویشیوں کی کثرت اور امت کی عظمت ہوگی (وہ خلافت کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہیں گے۔

16103...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا إِلَّا یَوْمٌ، لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذَلِكَ الْیَوْمَ، حَتَّی یَبْعَثَ فِیهِ رَجُلًا مِنِّی أَوْ مِنْ أَهْلِ بَیْتِی یُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِی وَاسْمُ أَبِیهِ اسْمَ أَبِی زَادَ فِی حَدِیثِ فِطْرٍ یَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا))

وفی روایة: ((لَا تَذْهَبُ، أَوْ لَا تَنْقَضِی، الدُّنْیَا حَتَّی یَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَیْتِی، یُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِی))

حسن: رواه أبو داود :(4282)، والترمذی: (2320، 2231)، وأحمد: (3571-3573)، وصحّحه ابن حبان (5954)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دنیا کا ایک دن بھی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا، یہاں تک کہ اس میں ایک شخص کو مجھ سے یا میرے اہل بیت میں سے اس طرح کا برپا کرے گا کہ اس کا نام میرے نام پر، اور اس کے

والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا، وہ عدل وانصاف سے زمین کو بھر دے گا، جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر دی گئی ہے۔"

دنیا اس وقت تک فنا نہیں ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی عرب پر حاکم نہ بن جائے۔ اس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا۔

16104...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا لَيْلَةٌ، لَمَلَكَ فِيهَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))

حسن: رواه ابن حبان :(5953)، والداني في الفتن : (573).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ دنیا کے ختم ہونے میں ایک رات باقی رہ جائے پھر بھی میرے خاندان میں سے شخص حاکم بنے گا۔

16105...... عَنْ عَلِيٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَؤُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا .

حسن: رواه أبو داود (4283)، وأحمد : (773).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر زمانہ سے ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا وہ اسے عدل وانصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسے یہ ظلم وجور سے بھر دی گئی ہے۔

16106...... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ

حسن: رواه أبو داود: (4284) واللفظ له، وابن ماجه: (4086)، والحاكم : (4/557).

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

مہدی میری نسل سے فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔''

شرح الحدیث:...... کئی احادیث سے ثابت ہے کہ امام مہدی علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے خاندان سے ہوں گے۔ جب کہ نبی اکرم ﷺ کی نسل صرف سیدہ فاطمہ سے جاری ہوئی ہے۔ لہٰذا سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مخالف نہیں ہے۔

16107...... عَنْ جَابِرٍ قَالَ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمُ الْمَهْدِيُّ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَيَقُولُ لا إِنَّ بَعْضَهُمْ أَمِيرُ بَعْضٍ تَكْرِمَةُ اللهِ لِهَذِهِ الأُمَّةِ))

حسن: رواه الحارث بن أبى أسامة فى مسنده كما فى المنار المنيف (ص 147148).

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیسی بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے، مسلمانوں کے امیر ان کو کہیں گے: آئیں اور ہمیں نماز پڑھائیں۔ وہ جواب دیں گے: نہیں، بلکہ تم خود ایک دوسرے کے امام ہو، یہ اللہ کی طرف سے اس امت کو بخشی گئی عزت و شرف کی بنا پر ہے۔''

☆...... اس حدیث کی اصل صحیح مسلم میں ہے، جیسا کہ آئندہ حدیث میں نقل ہے۔

16108...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ))

صحيح: رواه مسلم: (156).

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کا ایک گروہ مسلسل حق پر (قائم رہتے ہوئے) لڑتا رہے گا، وہ قیامت کے دن

تک (جس بھی معرکے میں ہوں گے) غالب رہیں گے، کہا: پھر عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اتریں گے، تو اس طائفہ (گروہ) کا امیر کہے گا: آئیں ہمیں نماز پڑھائیں، اس پر عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے: نہیں، اللہ کی طرف سے اس امت کو بخشی گئی عزت و شرف کی بنا پر تم ہی ایک دوسرے پر امیر ہو۔

16109...... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ))

متفق عليه: رواه البخاريّ: (3449)، ومسلم: (155: 244) .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب عیسیٰ ابن مریم تم میں اتریں گے (تم نماز پڑھ رہے ہو گے) اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔“

شرح الحدیث:...... امام مسلم نے اپنی صحیح میں کتاب الایمان (245) میں دوسری سند سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ((كَيْفَ أنتم إذا نزل ابن مريم فيكم وأَمَّكم)) تمہارا کیا حال ہوگا جب سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے اور وہ تمہاری امامت کروائیں گے۔“ اسی طرح امام مسلم نے اپنی صحیح میں کتاب الایمان (246) میں مزید ایک سند ولید بن مسلم، وہ ابن ابی ذئب سے، وہ ابن شہاب سے اپنی سند سے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں: ((كيف أنتم إذا نزل فيكم ابنُ مريم فأَمَّكم منكم؟ فقلتُ لابن أبى ذئب: إنّ الأوزاعيّ حدّثنا عن الزّهريّ، عن نافع، عن أبى هريرة: (وإمامكم منكم؟ قال ابنُ أبى ذئب: تدرى ما أمّكم منكم؟ قلت: تُخبرنى، قال: فأَمَّكم بكتاب ربكم تبارك وتعالى، وسنّة نبيكم)) ”تم کیسے ہو گے جب ابن مریم علیہ السلام تم میں اتریں گے، اور تم میں سے (ہوکر) تمہاری امامت کرائیں گے۔“ میں (ولید بن مسلم) نے ابن ابی ذئب رحمہ اللہ سے پوچھا: اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں زہری رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث سنائی، انہوں نے نافع رحمہ اللہ سے اور انہوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح بیان کیا: اور تمہارا

امام تمہیں میں سے ہوگا۔ (اور آپ کہہ رہے ہیں: ابن مریم امامت کرائیں گے) ابن ابی ذئبؒ نے (جواب میں) کہا: جانتے ہو! تم میں تمہاری امامت کرائیں گے کا مطلب کیا ہے؟ میں نے کہا: آپ مجھے بتا دیجیے۔ انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے رب عزوجل کی کتاب اور تمہارے نبی ﷺ کی سنت کے ساتھ (تم میں ایک فرد کی حیثیت سے یا تمہاری امت کا فرد بن کر) تمہاری قیادت یا امامت کریں گے۔

16110 ...... عَنْ أَبِی سَعِیدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَكُونُ فِی آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ))

صحيح: رواه مسلم :(2914، 2913: 69).

سیدنا ابوسعید اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال تقسیم کرے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا۔''

16111...... عَنْ أَبِی سَعِیدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :((مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيفَةٌ يَحْثُو الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدَدًا))

صحيح: رواه مسلم: (2914).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمھارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہوگا جو چلوں بھر بھر کر مال دے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا۔''

16112...... عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ: يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا مِنْ أَيْنَ ذَاكَ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُونَ ذَاكَ ثُمَّ قَالَ: يُوشِكُ أَهْلُ الشَّأْمِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدْیٌ قُلْنَا مِنْ أَيْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّومِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُونُ فِی آخِرِ أُمَّتِی خَلِيفَةٌ يَحْثِی الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدَدًا . قَالَ قُلْتُ لِأَبِی نَضْرَةَ وَأَبِی الْعَلَاءِ أَتَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا: لَا))

صحیح: رواه مسلم: (2913: 67).

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے پاس تھے کہ انھوں نے کہا: وہ وقت قریب ہے کہ اہل عراق کے پاس کوئی قفیز (پیمانہ) آئے گا نہ درہم۔ ہم نے پوچھا کہاں سے؟ انھوں نے کہا: عجم سے۔ وہ اس کو روک لیں گے۔ پھر کہا: عنقریب اہل شام کے پاس کوئی دینار آئے گا نہ مدی (پیمانہ) ہم نے پوچھا: کہاں سے؟ انھوں نے کہا: روم کی جانب سے پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے آخر (کے دور) میں ایک خلیفہ ہوگا جو چلوں بھر بھر کے مال دے گا اور اس کی گنتی نہیں کرے گا۔

(جریری نے) کہا: میں نے ابونضرہ اور ابوالعلاء سے پوچھا: کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو دونوں نے کہا: نہیں۔

12...... باب الآیة السادسة: خروج یأجوج ومأجوج

قیامت کی چھٹی نشانی: ماجوج وماجوج کا نکلنا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ o وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ﴾ [الانبیاء: 96، 97]

''یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کھول دیے جائیں گے اور وہ ہر اونچی جگہ سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ اور سچا وعدہ بالکل قریب آجائے گا تو اچانک یہ ہوگا کہ ان لوگوں کی آنکھیں کھلی رہ جائیں گی جنھوں نے کفر کیا۔ ہائے ہماری بربادی! بے شک ہم اس سے غفلت میں تھے، بلکہ ہم ظلم کرنے والے تھے۔''

دوسرے مقام پر ارشادِ ربانی ہے:

﴿قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ

نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا۝﴾

انھوں نے کہا اے ذوالقرنین ! بے شک یاجوج اور ماجوج اس سرزمین میں فساد کرنے والے ہیں، تو کیا ہم تیرے لیے کچھ آمدنی طے کر دیں، اس (شرط) پر کہ تو ہمارے درمیان اور ان کے درمیان ایک دیوار بنادے۔

﴿قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا﴾

''اس نے کہا: جن چیزوں میں میرے رب نے مجھے اقتدار بخشا ہے وہ بہتر ہیں، اس لیے تم قوت کے ساتھ میری مدد کرو کہ میں تمہارے درمیان اور ان کے درمیان ایک موٹی دیوار بنادوں۔''

﴿اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا﴾

''تم میرے پاس لوہے کے بڑے بڑے ٹکڑے لاؤ، یہاں تک کہ جب اس نے دونوں پہاڑوں کا درمیانی حصہ برابر کر دیا تو کہا ''دھونکو'' یہاں تک کہ جب اس نے اسے آگ بنادیا تو کہا لاؤ میرے پاس کہ میں اس پر پگھلا ہوا تانبا انڈیل دوں۔''

﴿فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا﴾

''پھر نہ ان میں یہ طاقت رہی کہ اس پر چڑھ جائیں اور نہ وہ اس میں کوئی سوراخ کر سکے۔''

﴿قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا﴾

''کہا یہ میرے رب کی طرف سے ایک رحمت ہے، پھر جب میرے رب کا وعدہ آ گیا تو وہ اسے زمین کے برابر کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ ہمیشہ

سے سچا ہے۔"

﴿وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا﴾ [الکهف : 64، 99]

"اور اس دن ہم ان کے بعض کو چھوڑیں گے کہ بعض میں ریلا مارتے ہوں گے اور صور میں پھونکا جائے گا تو ہم ان کو جمع کریں گے، پوری طرح جمع کرنا۔"

شرح الحدیث:...... یہ آیات دلالت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ذوالقرنین کے لیے مسخر کر دیا تھا کہ وہ بہت بڑی دیوار بنا دیں، تا کہ وہ ماجوج وماجوج اور باقی لوگوں کے درمیان حائل بن جائے۔ قیامت کے قریب یہ دیوار بھی حکم ربی سے گر جائے گی، پھر یاجوج وماجوج بہت بڑی تعداد کے ساتھ نکلیں گے، وہ لوگوں میں موجوں کی طرح فتنہ وفساد برپا کریں گے۔

16113...... عَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّأْمِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا

إِسْرَاعُهُ فِى الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِى عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِى الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَىْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِى كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِىَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِى حَيْثُ يَنْتَهِى طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِى الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَى عِيسَى إِنِّى قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِى لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِى إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ وَيُحْصَرُ نَبِىُّ اللّٰهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِىُّ اللّٰهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِى رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِىُّ اللّٰهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِى الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِىُّ اللّٰهِ

عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ))

وَفِي رِوَايَةٍ بَعْدَ قَوْلِهِ: لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا))

صحيح: رواه مسلم: (2937).

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر کیا۔ آپ نے اس (کے ذکر کے دوران) میں کبھی آواز دھیمی کی کبھی اونچی کی۔ یہاں تک کہ ہمیں ایسے لگا جیسے وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ جب شام کو ہم آپ کے پاس (دوبارہ) آئے تو آپ نے ہم میں اس (شدید تاثر) کو بھانپ لیا۔ آپ نے ہم سے پوچھا: تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ کے رسول اللہ ﷺ! صبح کے وقت آپ نے دجال کا ذکر فرمایا تو آپ کی آواز میں (ایسا) اتار چڑھاؤ تھا کہ ہم نے سمجھا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تم لوگوں (حاضرین) پر دجال کے علاوہ دیگر (جہنم کی طرف بلانے والوں) کا زیادہ خوف ہے اگر وہ نکلتا ہے اور میں

تمھارے درمیان موجود ہوں تو تمھاری طرف سے اس کے خلاف (اس کی تکذیب کے لیے) دلائل دینے والا میں ہوں گا اور اگر وہ نکلا اور میں موجود نہ ہوا تو ہر آدمی اپنی طرف سے حجت قائم کرنے والا خود ہوگا اور اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ (خود نگہبان) ہوگا۔ وہ گچھے دار بالوں والا ایک جوان شخص ہے اس کی ایک آنکھ بے نور ہے۔ میں ایک طرح سے اس کو عبد العزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں تم میں سے جو اسے پائے تو اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے وہ عراق اور شام کے درمیان ایک رستے سے نکل کر آئے گا۔ وہ دائیں طرف بھی تباہی مچانے والا ہوگا اور بائیں طرف بھی۔

اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! زمین میں اس کی سرعت رفتار کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہو۔ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا انھیں دعوت دے گا وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی باتیں مانیں گے۔ تو وہ آسمان (کے بادل) کو حکم دے گا۔ وہ بارش برسائے گا اور وہ زمین کو حکم دے گا تو وہ فصلیں اگائے گی۔ شام کے اوقات میں ان کے جانور (چراگاہوں سے) واپس آئیں گے تو ان کے کوہان سب سے زیادہ اونچے اور تھن انتہائی زیادہ بھرے ہوئے اور کوکھیں پھیلی ہوئی ہوں گی۔ پھر ایک (اور) قوم کے پاس آئے گا اور انھیں (بھی) دعوت دے گا۔ وہ اس کی بات ٹھکرا دیں گے۔ وہ انھیں چھوڑ کر چلا جائے گا تو وہ قحط کا شکار ہو جائیں گے۔ ان کے مال مویشی میں سے کوئی چیز ان کے ہاتھ میں نہیں ہوگی۔ وہ (دجال) بنجر زمین میں سے گزرے گا تو اس سے کہے گا: اپنے خزانے نکال تو اس (بنجر زمین) کے خزانے اس طرح (نکل کر) اس کے پیچھے لگ جائیں گے۔ جس طرح شہد کی مکھیوں کی رانیاں ہیں پھر وہ ایک بھرپور جوان کو بلائے گا اور اسے تلوار۔ مار کر (یکبارگی) دو حصوں میں تقسیم کر دے گا جیسے نشانہ بنایا جانے والا ہدف (یکدم ٹکڑے ہو گیا) ہو۔ پھر وہ اسے بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر دیکھتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا۔ وہ (دجال) اسی عالم میں ہوگا جب اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرما دے گا۔ وہ دمشق کے حصے میں ایک سفید مینار کے قریب

دو کیسری کپڑوں میں دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے گریں گے۔ اور سر اٹھائیں گے تو اس سے چمکتے موتیوں کی طرح پانی کی بوندیں گریں گی۔ کسی کافر کے لیے جو آپ کی سانس کی خوشبو پائے گا مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ اس کی سانس (کی خوشبو) وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔ آپ علیہ السلام اسے ڈھونڈیں گے تو اسے لُد کے دروازے پر پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔ پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس وہ لوگ آئیں گے جنھیں اللہ نے اس (دجال کیدام میں آنے) سے محفوظ رکھا ہوگا تو وہ اپنے ہاتھ ان کے چہروں پر پھیریں گے۔ اور انھیں جنت میں ان کے درجات کی خبر دیں گے۔ وہ اسی عالم میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائے گا: میں نے اپنے (پیدا کیے ہوئے) بندوں کو باہر نکال دیا ہے، ان سے جنگ کرنے کی طاقت کسی میں نہیں۔ آپ میری بندگی کرنے والوں کو اکٹھا کر کے طور کی طرف لے جائیں اور اللہ یاجوج ماجوج کو بھیج دے گا، وہ ہر اونچی جگہ سے اڈتے ہوئے آئیں گے۔ ان کے پہلے لوگ (میٹھے پانی کی بہت بڑی جھیل) بحیرہ طبریہ سے گزریں گے اور اس میں جو (پانی) ہوگا، اسے پی جائیں گے پھر آخری لوگ گزریں گے تو کہیں گے۔ کبھی اس (بحیرہ) میں (بھی) پانی ہوگا۔ اللہ کے نبی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہو کر رہ جائیں گے۔ حتیٰ کہ ان میں سے کسی ایک کے لیے بیل کا سر اس سے بہتر (قیمتی) ہوگا جتنے آج تمھارے لیے سو دینار ہیں۔

اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی گڑگڑا کر دعائیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان (یاجوج ماجوج) پر ان کی گردنوں میں کیڑوں کا عذاب نازل کر دے گا تو وہ ایک انسان کے مرنے کی طرح (یکبارگی) اس کا شکار ہو جائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اتر کر (میدانی) زمین پر آئیں گے تو انھیں زمین میں بالشت بھر بھی جگہ نہیں ملے گی۔ جو ان کی گندگی اور بدبو سے بھری ہوئی نہ ہو۔ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ کے سامنے گڑگڑائیں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کے جیسی لمبی گردنوں کی طرح (کی گردنوں

والے) پرندے بھیجے گا جو انھیں اٹھائیں گے اور جہاں اللہ چاہے گا جا پھینکیں گے ۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش بھیجے گا جس سے کوئی گھر اینٹوں کا ہو یا اون کا (خیمہ) اوٹ مہیا نہیں کر سکے گا۔ وہ زمین کو دھو کر شیشے کی طرح (صاف) کر چھوڑے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکت لوٹا لاؤ تو اس وقت ایک انار کو پوری جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں (اتنی) برکت ڈالی جائے گی کہ اونٹنی کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کی ایک بڑی جماعت کو کافی ہوگا اور گائے کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کے قبیلے کو کافی ہوگا اور بکری کا ایک دفعہ کا دودھ قبیلے کی ایک شاخ کو کافی ہوگا ۔ وہ اسی عالم میں رہ رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک عمدہ ہوا بھیجے گا وہ لوگوں کو ان کی بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی ۔ اور ہر مومن اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے وہ وہ گدھوں کی طرح (برسر عام) آپس میں اختلاط کریں گے تو انھی پر قیامت قائم ہوگی۔''

اور اس جملے کے بعد 'اس میں کبھی پانی تھا' مزید بیان کیا: پھر وہ (آگے) چلیں گے) یہاں تک کہ وہ جبل خمر تک پہنچیں گیا اور وہ بیت المقدس کا پہاڑ ہے تو جو کوئی بھی زمین میں تھا ہم نے اسے قتل کر دیا آؤ! اب اسے قتل کریں جو آسمان میں ہے پھر وہ اپنے تیروں (جیسے ہتھیاروں) کو آسمان کی طرف چاہیں گے ۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے ہتھیاروں کو خون آلود کر کے انھی کی طرف واپس بھیج دے گا۔

شرح الحديث:...... اس حدیث میں لفظ (النَّغَف) اسے عین پر زبر کے ساتھ پڑھا جائے گا، یہ اونٹ اور بکری کے ناک میں ایک قسم کا کیڑا ہوتا ہے، اس لفظ کی واحد (نغفة)

اسی طرح لفظ فرسی ہے، یہ قتلی کے وزن ہے، اس کا واحد فریس آتا ہے، گیدڑ پر بکری پر حملہ کر کے اُسے اچک لینا اور قتل کر دینا۔

اس حدیث میں لفظ (زَهَمُهم) ھا پر حرکت کے ساتھ ہے، جیسا کہ کہا جاتا ہے: اُس کا ہاتھ گوشت کی بو کی وجہ سے بددار بن گیا ہے۔ انتہائی بدبودار مادہ کو کہتے ہیں، جس کا مفہوم

ہے کہ یاجوج وماجوج کے تعفن کی وجہ سے ساری زمین بدبودار ہو جائے گی۔

اس میں لفظ (بِنُشَّابِهِم) یہ نشابہ کی واحد ہے، جس کا معنی تیر ہے۔

16114...... عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سَيُوقِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيِّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَنُشَّابِهِمْ وَأَتْرِسَتِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ))

صحيح: رواه ابن ماجه : (4076).

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قریب ہے کہ مسلمان یاجوج وماجوج کے تیر، کمان، اور ڈھال کو سات سال تک جلائیں گے۔“

16115...... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُفْتَحُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ، يَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ، كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: (مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ) [الأنبياء: 96]، فَيَغْشَوْنَ الْأَرْضَ، وَيَنْحَازُ الْمُسْلِمُونَ عَنْهُمْ إِلَى مَدَائِنِهِمْ وَحُصُونِهِمْ، وَيَضُمُّونَ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ، وَيَشْرَبُونَ مِيَاهَ الْأَرْضِ، حَتَّى إِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَمُرُّ بِالنَّهَرِ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهِ، حَتَّى يَتْرُكُوهُ يَبَسًا، حَتَّى إِنَّ مَنْ بَعْدَهُمْ لَيَمُرُّ بِذَلِكَ النَّهَرِ فَيَقُولُ: قَدْ كَانَ هَاهُنَا مَاءٌ مَرَّةً، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا أَحَدٌ فِي حِصْنٍ أَوْ مَدِينَةٍ قَالَ قَائِلُهُمْ: هَؤُلَاءِ أَهْلُ الْأَرْضِ، قَدْ فَرَغْنَا مِنْهُمْ، بَقِيَ أَهْلُ السَّمَاءِ، قَالَ: ثُمَّ يَهُزُّ أَحَدُهُمْ حَرْبَتَهُ ثُمَّ يَرْمِي بِهَا إِلَى السَّمَاءِ، فَتَرْجِعُ إِلَيْهِ مُخْتَضِبَةً دَمًا، لِلْبَلَاءِ وَالْفِتْنَةِ، فَبَيْنَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللهُ دُودًا فِي أَعْنَاقِهِمْ، كَنَغَفِ الْجَرَادِ الَّذِي يَخْرُجُ فِي أَعْنَاقِهِمْ، فَيُصْبِحُونَ مَوْتَى لَا يُسْمَعُ لَهُمْ [ص:258] حِسًّا، فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: أَلَا رَجُلٌ يَشْرِي لَنَا نَفْسَهُ فَيَنْظُرَ مَا فَعَلَ هَذَا الْعَدُوُّ. قَالَ: فَيَتَجَرَّدُ رَجُلٌ مِنْهُمْ لِذَلِكَ مُحْتَسِبًا لِنَفْسِهِ قَدْ أَظَنَّهَا عَلَى أَنَّهُ مَقْتُولٌ، فَيَنْزِلُ، فَيَجِدُهُمْ مَوْتَى

بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، فَيُنَادِي: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، أَلَا أَبْشِرُوا، فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ كَفَاكُمْ عَدُوَّكُمْ. فَيَخْرُجُونَ مِنْ مَدَائِنِهِمْ، وَحُصُونِهِمْ، وَيُسَرِّحُونَ مَوَاشِيَهُمْ، فَمَا يَكُونُ لَهَا رَعْيٌ إِلَّا لُحُومُهُمْ، فَتَشْكَرُ عَنْهُ كَأَحْسَنِ مَا تَشْكَرُ عَنْ شَيْءٍ مِنَ النَّبَاتِ أَصَابَتْهُ قَطُّ))

حسن: رواه ابن ماجه :(4079)، وأحمد :(11731) والسياق له، وصحّحه ابن حبان :(6830)، والحاكم: (4/489).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا جوج اور ماجوج کی دیوار ہٹادی جائے گی وہ لوگوں میں آئیں گے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ﴾ ہر اونچی جگہ سے پھسلے ہوئے آئیں گے۔ مسلمان ان سے بچنے کے لئے اپنے شہروں اور قلعوں میں بند ہو جائیں گے، اپنے مویشی اپنے ساتھ لے جائیں گے یا جوج ماجوج زمین کا پانی پی جائیں گے، حتیٰ کہ اگر ان میں سے کوئی دریا کے پاس سے گزرے گا تو وہ سارا پانی پی کر اسے خشک کر دے گا، اور جو اس کے بعد آنے والا آئے گا وہ اس دریا کے پاس آئے گا تو کہے گا، یہاں پر کبھی پانی ہوا کرتا تھا، حتیٰ کہ جب قلعوں یا شہروں میں پناہ گزین لوگوں کے علاوہ کوئی باقی نہیں بچے گا تو ان میں سے کوئی کہے گا: یہ زمین والے تھے ان سے تو تم فارغ ہو گئے، باقی آسمان والے بچے ہیں، پھر ان میں سے کوئی ایک اپنے نیزے کو حرکت دے گا، پھر اسے آسمان کی طرف پھینکے گا تو وہ خون میں لت پت، مصیبت اور فتنہ لے کر آئے گا، وہ اسی حالت میں ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایسا کیڑا پیدا کر دیگا جیسے ٹڈیاں ہوتی ہیں، جس سے وہ مر جائیں گے اور ان کی آواز تک نہ سنی جائے گی۔ مسلمان کہیں گے: کیا کوئی شخص ہے جو خطرہ مول لے کر دیکھے کہ اللہ نے اس دشمن کے ساتھ کیا کیا ہے؟ ان میں سے ایک شخص ثواب کی نیت سے علیحدہ ہوگا اور اس کا خیال ہوگا کہ وہ قتل کر دیا جائے گا۔ وہ نیچے اترے گا تو انہیں مردہ حالت میں پائے گا، ایک دوسرے پر گرے پڑے ہوں گے، وہ پکارے گا: اے مسلمانوں کی جماعت! خوش ہو جاو، اللہ تعالیٰ تمہارے لیے

تمہارے دشمن کے لیے مقابلے میں کافی ہوگیا ہے۔ تب مسلمان اپنے شہروں اور قلعوں سے نکلیں گے اور اپنے مویشی چرائیں گے، ان کے لیے ان کے گوشت کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہوگا، وہ اس سے اس قدر موٹے تازے ہوجائیں گے جتنا کہ بہترین چارہ کھا کر وہ ہو سکتے تھے۔"

16116...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ يَحْفِرُونَ كُلَّ يَوْمٍ حَتَّى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ ارْجِعُوا فَسَنَحْفِرُهُ غَدًا فَيُعِيدُهُ اللّٰهُ أَشَدَّ مَا كَانَ حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ مُدَّتُهُمْ وَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ حَفَرُوا حَتَّى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ ارْجِعُوا فَسَتَحْفِرُونَهُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى وَاسْتَثْنَوْا فَيَعُودُونَ إِلَيْهِ وَهُوَ كَهَيْئَتِهِ حِينَ تَرَكُوهُ فَيَحْفِرُونَهُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ فَيُنْشِفُونَ الْمَاءَ وَيَتَحَصَّنُ النَّاسُ مِنْهُمْ فِي حُصُونِهِمْ فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ عَلَيْهَا الدَّمُ الَّذِي اجْفَظَّ فَيَقُولُونَ قَهَرْنَا أَهْلَ الْأَرْضِ وَعَلَوْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ نَغَفًا فِي أَقْفَائِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ دَوَابَّ الْأَرْضِ لَتَسْمَنُ وَتَشْكَرُ شَكَرًا مِنْ لُحُومِهِمْ))

صحيح: رواه الترمذي: (3153)، وابن ماجه: (4080)، وأحمد: (10632)، وصحّحه ابن حبان: (6829).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یاجوج ماجوج روزانہ (دیوار) کھودتے ہیں حتی کہ جب (اتنی کم موٹی رہ جاتی ہے کہ) انہیں سورج کی روشنی (اس کے آر پار) نظر آنے کے قریب ہوتی ہے، تو ان کا افسر کہتا ہے: واپس چلو، اس (باقی دیوار) کو ہم کل کھود ڈالیں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے پھر پہلے سے بھی انتہائی سخت کر دیتا ہے۔ جب ان کا مقرر وقت آئے گا اور اللہ تعالیٰ کی منشاء ہوگی کہ انہیں لوگوں تک پہنچنے دے تو وہ

کھودیں گے، جب وہ سورج کی روشنی دیکھنے کے قریب ہوں گے تو ان کا افسر کہے گا: چلو، اس کو ہم کل کھودلیں گے ان شاء اللہ۔ وہ اللہ کی مرضی کا ذکر کریں گے تو (اس کی یہ برکت ہو گی کہ) جب (صبح کو) واپس آئیں گے تو اسے اسی حالت میں پائیں گے جیسی چھوڑ کر گئے تھے۔ وہ اسے کھود کر لوگوں کے سامنے نکل آئیں گے، اور پانی پی کر ختم کر دیں گے۔ لوگ ان سے بچاؤ کے لئے قلعہ بند ہو جائیں گے۔ وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے تو تیر خون سے تربتر واپس آئیں گے۔ تب وہ کہیں گے: ہم نے زمین والوں کو زیر کرلیا اور آسمان والوں پر غالب آ گئے۔ تب اللہ ان کی گدیوں میں کیڑے پیدا کر دے گا جن سے وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! زمین کے جانور ان کا گوشت کھا کھا کر موٹے ہو جائیں گے اور ان پر چربی چڑھ جائے گی۔''

16117۔۔۔۔ عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَیُحَجَّنَّ الْبَیْتُ وَلَیُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ یَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ))

صحیح: رواه البخاری: (1593).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بیت اللہ کا حج اور عمرہ یاجوج اور ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی ہوتا رہے گا۔''

16118۔۔۔۔ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَیْقَظَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ یَقُولُ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَیْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدْ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَدْمِ یَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ سُفْیَانُ تِسْعِینَ أَوْ مِائَةً قِیلَ أَنَهْلِكُ وَفِینَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ))

متفق علیه: رواه البخاری: (7059)، ومسلم: (2880).

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا نبی کریم ﷺ نیند سے

بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ سرخ تھا اور آپ فرما رہے تھے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ عربوں کی تباہی اس بلا سے ہوگی جو قریب ہی آ لگی ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں سے اتنا سوراخ ہو گیا اور سفیان نے نوے یا سو کے عدد کے لیے انگلی باندھی پوچھا گیا کیا ہم اسکے باوجود ہلاک ہو جائیں گے کہ ہم میں صالحین بھی ہوں گے؟ فرمایا: ہاں جب بدکاری بڑھ جائے گی (تو ایسا ہی ہوگا۔"

16119...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((فَتَحَ اللّٰهُ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هٰذَا وَعَقَدَ بِيَدِهِ تِسْعِينَ))

متفق عليه: رواه البخاري: (3347)، ومسلم: (2881).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ پاک نے یاجوج ماجوج کی دیوار سے اتنا کھول دیا ہے، پھر آپ نے اپنی انگلیوں سے نوے کا عدد بنا کر بتلایا۔"

13...... باب الآيات السابعة والثامنة والتاسعة: الخسوفات الثلاثة

ساتویں، آٹھویں اور نویں نشانی: تین خسف ہوں گے

16120...... عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ: ((مَا تَذَاكَرُونَ قَالُوا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَها: وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ))

صحيح: رواه مسلم: (2901).

سیدنا حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور ہم باتیں کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم

نے کہا کہ قیامت کا ذکر کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ دس نشانیاں اس سے پہلے نہیں دیکھ لو گے۔ پھر ذکر کیا، تین جگہ خسف کا یعنی زمین کا دھنسنا ایک مشرق میں، دوسرے مغرب میں، تیسرے جزیرہ عرب میں۔"

16121 ...... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: ذُكِرَ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَسْفٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ، فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، يُخْسَفُ بِأَرْضٍ فِيهَا الْمُسْلِمُونَ؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ، إِذَا كَانَ أَكْثَرُ أَهْلِهَا الْخُبُثَ))

حسن: رواه الطبرانی فی الصغیر: (1/82)، والأوسط: (1862)، والدانی فی الفتن: (342).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں مشرق کی جانب سے زمین کا دھنسنا ہوگا، کچھ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ایسی زمین بھی دھنسادی جائے گی جس میں مسلمان ہوں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ □ نے فرمایا: ہاں، جب مسلمانوں کی اکثریت فسق وفجور میں مبتلا ہو جائے گی۔"

14...... باب الآية العاشرة: خروج النار التی تحشر الناس

دسویں نشانی کا باب: آگ کا نکلنا جو لوگوں کو جمع کرے گی

16122...... عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذَاكَرُونَ قَالُوا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَهَا: ((وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ))

وفی رواية: ((ونارٌ تخرج من قُعرة عدن ترحل الناس))

وفی رواية((تنزل معهم إذا نزلوا، وتقيل معهم إذا قالوا))

وفی رواية((وريح تُلقى النّاس فی البحر))

صحيح: رواه مسلم فی الفتن: (2901).

سیدنا حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم باتیں کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے کہا کہ قیامت کا ذکر کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ دس نشانیاں اس سے پہلے نہیں دیکھ لو گے۔ پھر ذکر کیا۔ اور ان سب نشانیوں کے بعد ایک آگ پیدا ہوگی جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانکتی ہوئی ان کے (میدان) محشر کی طرف لے جائے گی۔"

ایک روایت میں ہے: وہ آگ عدن کے گھڑے سے نکلے گی جو لوگوں کو چلائے گی۔

مزید ایک روایت میں ہے کہ وہ آگ لوگوں کے ساتھ ہوگی یہاں بھی لوگ پڑاو ڈالیں گے، جب لوگ قیلولہ کریں گے تو آگ بھی اُن کے ساتھ قیلولہ کرے گی۔

وہ آگ لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی۔

شرح الحدیث:...... اس حدیث میں (تنزل معهم) یہ آگ کی نشانی ہے، جیسا کہ اس کی وضاحت مصنف ابن شیبہ میں ہے: (38697)۔

حدیث میں یہ کہنا کہ آخری علامت یہ ہوگی کہ وہ آگ یمن سے نکلے گی: اس حدیث میں ذکر کردہ نشانیوں کے اعتبار سے یہ ترتیب ہے۔

لیکن سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل حدیث میں یوں آیا ہے: پہلی علامت قیامت یہ ہے کہ آگ لوگوں کو جمع کرے گی۔ اس میں اولیت کا مطلب ہے کہ اس کے بعد امور دنیا میں سے کچھ باقی نہیں بچے گا بلکہ اس کے بعد صور کو پھونکا جائے گا۔

16123...... عَنْ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِقُدُومِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ

إِلَى أُمِّهِ ؟ قَالَ : أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِيلُ آنِفًا ، قَالَ: جِبْرِيلُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ [البقرة:97]
أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ ، فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ ، فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ ، قَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ، يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ ، وَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَبْهَتُونِي ، فَجَاءَتْ الْيَهُودُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ فِيكُمْ ؟ قَالُوا : خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا ، وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا ، قَالَ : أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ ؟ فَقَالُوا : أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ ، فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ، فَقَالُوا : شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَانْتَقَصُوهُ ، قَالَ : فَهَذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللَّهِ .

صحيح: رواه البخاريّ: (4480).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (جو یہود کے بڑے عالم تھے) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (مدینہ) تشریف لانے کی خبر سنی تو وہ اپنے باغ میں پھل توڑ رہے تھے۔ وہ اسی وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آپ سے ایسی تین چیزوں کے متعلق پوچھتا ہوں، جنہیں نبی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ بتلائیے! قیامت کی نشانیوں میں سب سے پہلی نشانی کیا ہے؟ اہل جنت کی دعوت کے لیے سب سے پہلے کیا چیز پیش کی جائے گی؟ بچہ کب اپنے باپ کی صورت میں ہوگا اور کب اپنی ماں کی صورت پر؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ابھی جبرائیل نے آ کر ان کے متعلق بتایا ہے۔ عبداللہ بن سلام بولے جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، عبداللہ بن سلام نے کہا کہ وہ تو یہودیوں

کے دشمن ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی من كان عدوا لجبريل فإنه نزله على قلبك اور ان کے سوالات کے جواب میں فرمایا: قیامت کی سب سے پہلی نشانی ایک آگ ہو گی جو انسانوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کر لائے گی۔ اہل جنت کی دعوت میں جو کھانا سب سے پہلے پیش کیا جائے گا وہ مچھلی کے جگر کا بڑھا ہوا حصہ ہو گا اور جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غلبہ کر جاتا ہے تو بچہ باپ کی شکل پر ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غلبہ کر جاتا ہے تو بچہ ماں کی شکل پر ہوتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بول اٹھے: أشهد أن لا إله إلا الله، وأشهد أنك رسول الله میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ (پھر عرض کیا) یا رسول اللہ! یہودی بڑی بہتان باز قوم ہے، اگر اس سے پہلے کہ آپ میرے متعلق ان سے کچھ پوچھیں، انہیں میرے اسلام کا پتہ چل گیا تو مجھ پر بہتان تراشیاں شروع کر دیں گے۔ بعد میں جب یہودی آئے تو نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ عبداللہ تمہارے یہاں کیسے آدمی سمجھے جاتے ہیں؟ وہ کہنے لگے، ہم میں سب سے بہتر اور ہم میں سب سے بہتر کے بیٹے! ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ اسلام لے آئیں پھر تمہارا کیا خیال ہو گا؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ اس سے انہیں پناہ میں رکھے۔ اتنے میں سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے ظاہر ہو کر کہا أشهد أن لا إله إلا الله، وأن محمدا رسول الله کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اب وہی یہودی ان کے بارے میں کہنے لگے کہ یہ ہم میں سب سے بدتر ہے اور سب سے بدتر شخص کا بیٹا ہے اور ان کی توہین شروع کر دی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! یہی وہ چیز تھی جس سے میں ڈرتا تھا۔"

16124...... عَنْ أنس قال: قال النبی: ((أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ المَشْرِقِ إلى المَغْرِبِ))

صحيح: رواه البخاري: (3938).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو انسانوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔''

شرح الحديث:...... اس حدیث میں (تحشر الناس من المشرق إلى المغرب) اس سے عام حشر مراد ہے کہ ہر مکان سے لوگ نکلیں گے، یمن، مشرق، مغرب اور مدینہ کے قرب وجوار وغیرہ سے، جیسا کہ مختلف روایات میں آیا ہے۔

آگ لوگوں کو میدان محشر میں جمع کرے گی۔

حشر دنیا کے بالکل آخر میں، قیامت اور صور پھونکے جانے سے کچھ دیر پہلے ہوگا۔ جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ [ابراهيم:48]

''جس دن یہ زمین اور زمین سے بدل دی جائے گی اور سب آسمان بھی اور لوگ اللہ کے سامنے پیش ہوں گے، جو اکیلا ہے، بڑا زبردست ہے۔''

اس فرمان باری میں (بَرَزُوْا) کا معنی ہے کہ وہ اپنی قبروں سے نکلیں گے، ایسا قیامت کے دن ہوگا۔

16125...... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ، أَوْ مِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ))

صحيح: رواه الترمذي: (2217)، وأحمد: (5146)، وصحّحه ابن حبان: (7305).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت سے پہلے حضرموت یا

حضرموت کے سمندر کی طرف سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس وقت آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں، آپ نے فرمایا: تم شام چلے جانا۔"

16126...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ ، وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ ، وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ ، وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ ، وَيَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ ، تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا ، وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا ، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا ، وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا))

متفق عليه: رواه البخاري: (6522)، ومسلم : (2861) .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں کا حشر تین فرقوں میں ہو گا (ایک فرقہ والے) لوگ رغبت کرنے نیز ڈرنے والے ہوں گے۔ (دوسرا فرقہ ایسے لوگوں کا ہوگا کہ) ایک اونٹ پر دو آدمی سوار ہوں گے کسی اونٹ پر تین ہوں گے، کسی اونٹ پر چار ہوں گے اور کسی پر دس ہوں گے۔

اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی (اہل شرک کا یہ تیسرا فرقہ ہوگا) جب وہ قیلولہ کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہری ہوگی جب وہ رات گزاریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ وہاں ٹھہری ہوگی جب وہ صبح کریں گے تو آگ بھی صبح کے وقت وہاں موجود ہوگی اور جب وہ شام کریں گے تو آگ بھی شام کے وقت ان کے ساتھ موجود ہوگی۔"

16127...... عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: إِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَنِي: أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ ثَلَاثَةَ أَفْوَاجٍ: فَوْجٌ رَاكِبِينَ طَاعِمِينَ كَاسِينَ، وَفَوْجٌ تَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى وُجُوهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ، وَفَوْجٌ يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ يُلْقِي اللَّهُ الْآفَةَ عَلَى

الظَّهْرِ فَلا يَبْقَى حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَتَكُونُ لَهُ الْحَدِيقَةُ يُعْطِيهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا))

حسن: رواه النسائي : (2086) وأحمد : (21456) والبزار في مسنده : (3891) والحاكم : (4/564).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان کیا کہ لوگ (قیامت کے دن) تین گروہ میں جمع کیے جائیں گے: ''ایک گروپ سوار ہوگا، کھاتے (اور) پہنتے اٹھے گا، اور ایک گروہ کو فرشتے اوندھے منہ گھسیٹیں گے، اور انہیں آگ گھیر لے گی، اور ایک گروہ پیدل چلے گا (بلکہ) دوڑے گا۔ اللہ تعالیٰ سواریوں پر آفت نازل کردے گا، چنانچہ کوئی سواری باقی نہ رہے گی، یہاں تک کہ ایک شخص کے پاس باغ ہوگا جسے وہ ایک پالان والے اونٹ کے بدلے میں دیدے گا جس پر وہ قادر نہ ہو سکے گا۔''

16128...... عَنْ مُعَاوِيَةَ بن حيدة أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي حَلَفْتُ بِعَدَدِ أَصَابِعِي أَلَّا أَتَّبِعَكَ وَلَا أَتَّبِعَ دِينَكَ، فَأَنْشُدُكَ اللهَ مَا الَّذِي بَعَثَكَ اللّٰهُ بِهِ؟ قَالَ: ((الْإِسْلَامُ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، أَخَوَانِ نَصِيرَانِ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ أَحَدٍ تَوْبَةً أَشْرَكَ بِاللّٰهِ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، قَالَ: فَمَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: تُطْعِمُهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ، وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْهُ، وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الشَّامِ، فَقَالَ: هَاهُنَا إِلَى هَاهُنَا تُحْشَرُونَ، رُكْبَانًا، وَمُشَاةً، وَعَلَى وُجُوهِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلَى أَفْوَاهِكُمُ الْفِدَامُ، تُوفُونَ سَبْعِينَ أُمَّةً، أَنْتُمْ آخِرُهَا وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ، وَإِنَّ أَوَّلَ مَا يُعْرِبُ عَلَى أَحَدِكُمْ فَخِذُهُ))

حسن: رواه أحمد :(20011)، والنسائي في الكبرى: (11367) والسياق له.

سیدنا معاویہ بن حیدہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے محمد! میں اپنی انگلیوں کے تعداد کے برابر قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں آپ کی اور آپ کے دین کی پیروی نہیں کروں گا۔ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کس چیز کے ساتھ مبعوث کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اسلام کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، محمد اللہ کے رسول ہیں، تم نماز کو قائم کرو، زکوۃ ادا کرو۔ یہی دونوں چیزیں مددگار ہیں اور اللہ اس شخص کی توبہ قبول نہیں کرتا جو اسلام قبول کرنے کے بعد دوبارہ شرک میں مبتلا ہو جائے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم پر اپنی بیوی کا کیا حق بنتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم کھاؤ تو اسے کھلاؤ، جب تم پہنو تو اسے بھی پہناؤ، اس کے چہرے پر نہ مارو، اسے گالیاں مت دو اور اس سے قطع تعلقی اگر کرو تو صرف گھر کی حد تک رکھو۔ پھر فرمایا تم سب یہاں (شام کی طرف اشارہ کیا) جمع کئے جاؤ گے، تم میں سے بعض سوار ہوں گے، بعض پیدل اور بعض چہروں کے بل۔ قیامت کے دن جب تم لوگ پیش ہو گے تو تمہارے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور سب سے پہلے جو چیز بولے گی، وہ ران ہو گی۔"

شرح الحدیث:...... اس حدیث میں یہ لفظ کہ (لا يقبل الله من أحد توبةً أشرك بالله بعدَ إسلامه) اللہ تعالیٰ کسی ایسے بندے کی توبہ قبول نہیں کریں گے جس نے اسلام لانے کے بعد شرک کیا ہو۔ (پھر وہ اسی شرک پر مرا ہو)۔ ایسی توبہ کے ساتھ اسلام میں داخل ہونا اللہ کے ہاں مقبول نہیں ہے۔

علوم الحدیث پر ہماری مطبوعہ کتب

کتب حدیث:

1۔ الجامع الكامل فی الحديث الصحيح الشامل محدث، عبداللہ الاعظمی۔ عربی (۱۹ جلدیں)

2۔ شرح مسند حمیدی ابن بشير الحسينوی، اردو (انصار السنۃ پبلی کیشنز)

3۔ شرح صحيفة همام بن منبه، پروفیسر سعید مجتبی السعیدی (اردو)

4۔ كتاب الطهارة من الجامع الكامل، (عربی)

5۔ كتاب الجنائز من الجامع الكامل، (عربی)

6۔ شرح صحیح مسلم ابن بشير الحسينوی، مکتبہ قدوسیہ 6 جلدوں میں شائع کررہا ہے۔

7۔ مسند احمد بن حنبل، طبع دار السلام (ٹیم ورک)

کتب علوم حدیث:

8۔ المدخل الى الجامع الكامل (عربی)

9۔ المدخل الى السنن الكبير للبيهقي (عربی)

10۔ جرح وتعدیل کے اصول وضوابط، ابن بشیر الحسینوی

11۔ علل الحدیث کے اصول وضوابط، ابن بشیر الحسینوی

12۔ عجالۂ نافعہ، محدث عبدالعزیز محدث دہلوی (اردو)

13۔ دفاع حدیث کے راہنما اصول، دکتور عبداللہ بن عبدالعزیز الفالح۔

14۔ عربی مخطوطات کی تحقیق وتدوین کے اصول وقواعد، دکتور فاروق عبداللہ نراین پوری۔

15۔ المرسل بين القبول والرد (عربی)

16۔ تدوین سنت ڈاکٹر محمد بن مطر (اردو)

17۔ الجامع فی المراسیل، محدث ابواسحق السمنودی (عربی)

18۔ تقریب مصطلح الحدیث، دکتور عبداللہ بن عید الجربوعی (عربی)

19۔ النکت علی نزھة النظر تعلیقات، امام البانی ومحدث علی حسن الحلبی (عربی)

20۔ من اطیب المنح فی علم المصطلح، محدث عبدالمحسن العباد شیخ عبدالکریم المراد (عربی)

21۔ مجموعة الرسائل، محدث محمد عبداللہ الاعظمی المعروف بالضیاء (عربی)

22۔ تخریج وتحقیق کے اصول وضوابط، ابن بشیر الحسینوی

23۔ جرح وتعدیل کا ابتدائی قاعدہ، ابن بشیر الحسینوی

24۔ الالماع فی اثبات السماع، محدث ابواسحق السمنودی (عربی)

25۔ علل الحدیث کا ابتدائی قاعدہ، ابن بشیر الحسینوی

27۔ منتھی الامانی بفوائد مصطلح الحدیث، للمحدث الالبانی

الحمدللہ مزید درجنوں کتب لکھی جا چکی ہیں، اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق سے وہ بھی جلد شائع ہوں گی۔ ان شاء اللہ

آئیں خدمت علوم حدیث کی اس منفرد کاوش میں ہمارے دست و بازو بنیں۔ جزاکم اللہ خیرا

اخوکم

محمد ابراھیم بن بشیر الحسینوی

0302-4056187

ialhusainwy@gmail.com